

سلسلہ مطوعات کماحقہ ریاست دامور ۴۰۳

دستور الفصاحت

(مقدمہ و حاشیہ)

مترجمہ

حکیم سید احمد علی خان اکبر بن سید احمد علی خان لکھنوی

تصحیح

امینار علی خان عرشی

باطم کماحقہ دامور

حسب الحکم و سرکاری روای رامپور، دام امالہم و ملاکہم

ہندوستان پریس، رامپور

۱۹۴۳ع

مضامین

۱۱۷-۱		۱- تراجم صحیح
۲۸-۲۳	رمانہ نالیف	۶-۱ محمد
۳-۲۸	آحمد کتاب	۱۲-۷ سوانح مصنف
۳۳-۳	حمد نکات	۱۵-۱۲ کہانت مسجود
۱۱۷-۳۳	مآخذ حواشی	۲۳-۱۵ برائے مصنفین
۱۳-۱		۱- مقدمہ ذاب
۱۲۵-۱۴		۲- حاتمہ کتاب
۷۱-۱۴		۳- طبعہ اول
۶۲-۶	۷- نانان	۲۲-۱۴ ۱- خودا
۶۴-۶۲	۸- عشق	۳۵-۲۲ ۲- ہیر
۶۷-۶۴	۹- نعان	۴۳-۳۶ ۳- درد
۷-۶۸	۱۰- نہیں	۵-۴۳ ۴- فام
۷۱-۷	۱۱- حاتم	۵۷-۵ ۵- سور
	۱۲-	۶- ۵۸
۹۸-۷۲		۲- طبعہ ثانی
۸۴-۸۲	۷- نان	۷۴-۷۲ ۱- حسرت
۸۷-۸۵	۸- حس	۷۶-۷۴ ۲- بیدار
۸۹-۸۷	۹- نثار	۷۷-۷۶ ۳- مدوی
۹۳-۸۹	۱۰- مست	۷۸-۷۷ ۴- تجلی
۹۶-۹۳	۱۱- مصحفی	۷۹-۷۸ ۵- سحران
۹۸-۹۶	۱۲- رنگیں	۸۲-۸۰ ۶- دعا

مارا اول ۱۹۴۳ع

حمله حقوق محفوظ هئ

بسم الله الرحمن الرحيم

دماغہ

۴۴

اردو شعری اوئی کے ابتدائی دور میں گجرات، دکن، بھارت اور دوائے کے شاعر، مہاراجا اور خصوصاً محاوروں میں شعری لہجے سے حب رسوں صدی ہجری کے آگے بھگ، دلی لے ادبی مرکز کی حُب احسان کی، و سروں رھلی کے اہل سخن کو بھی شہنشاہان اور نا دور مرہہ کہا اڑا، تاکہ اس میں الا وائی نئی دانا لے سہارے، ملک پھر سے راہ سخن حاصل کریں

مرکز سے دور دسے والے ماعروں اور اردوں کو دلی کے محو، ص حاوروں اور اصطلاحوں کے سمجھنے میں حو دشواران پس آئی ہوئی، اون کو دور کرے کے لے دانا کے ماہروں لے اردو لعل بوسی کی نا ڈالی، اور سہمساه عالمگیر کے وب سے شاہ پھر آخری احدار دھلی، اک معبر داناں اس میں لکھی گئیں، جس میں سے وہ لانا عبدالواسع ہاسوی کی کتاب «سرائب اللعاب» اس مبارک کوشش کا پہلا پھل ہے

اگرے کے مشہور حق ادب، ساح الدس علی حان آردو لے ۱۱۵۶ھ (۱۷۴۳ع) میں اس کتاب پر اصلاحی نظر ڈالی اور ہاسوی کی کواہوں کو حاحا طاہر کر کے، اس مجموعے کا نام «وادرا لالاعط»

۱۲۵-۹۸		۳-طبعة ثالث
۱۱۳-۱۱۳	۷-لصحر	۱-حرأب ۱۱-۹۸
۱۱۷-۱۱۴	۸-مستطير	۲-اسوس ۱۱-۳-۱
۱۱۷	۹-رئب	۳-السا ۱۱-۳-۸
۱۱۹-۱۱۷	۱-عصيفر	۴-لوا ۱۱-۱-۱۱
۱۲-۱۱۹	۱۱-۷	۵-مروانه ۱۱-۱۱۱
۱۲۳-۱۲	۱۲-فر	۶-لسيكس ۱۱۲-۱۱۳
۱۳-۱۲۷		مهرست اشخاص
۱۳-۱۳۷		مهرست مقامات
۱۳۸-۱۴		مهرست كمب
۱۵۱-۱۴۹		مهرست جمع و اسيدراك

مئی ۱۹۳۹ء میں سند احمد علی نکسا لکھنوی کی «دستورالقصاحت» نام کی انک کہاب، کہاب حائے عالئہ رامپور کے لیے خریدی گئی، تو اوس کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ اشیا کی «درای لطافت» سے پہلے اوس کی نالغ کا کام شروع کر دنا کنا تھا، اور عالما اس سے مل شی احام بھی نا لنا تھا مگر اسکا کی حوس بھی کہ اوس کی کہاب تمام شوکر دنگ ہر دیں بھل گئی، اور نکسا کی بدقسمتی کہ اولاً تو برسوں کے بعد مسودہ صاف کرے کی مہلت ملی، بالنا مسودہ صاف ہو کر بھی ۱۹۳۹ء تک کوسئہ گمنامی سے باہر نہ آسکا۔ دستورالقصاحت اسکا کہاب کی طرح دلچسپ تو ہیں کہیں حاسکمی، مگر حمانک فی اوری حائب کا بعلو ہے، اوس سے کسی طرح کم بھی ہیں۔ اس کے شروع دیں مصنف نے اردو زبان کی پداش، ترقی، اور حائے ار سے بحث کی ہے اس کے بعد چند انواب اور ذیلی انصاں قائم کر کے، صرف، حقو، دعائی، نان، بدع، عروص اور فافے کے قواعد و ضوابط بیان کئے ہیں حایے میں ۳۰ اسے ساعروں کا ذکر کا ہے جس کے سر کہاب کے اندر سند میں مش کئے گئے ہیں۔

چونکہ کہاب کا مقدمہ اردو زبان کی تاریخ پر مقدم روسی شالنا تھا، در حایے کے مباحث شعرا کے بارے میں متعدد دلچسپ اور اہم دانوں اور نکمون پر مشمل تھے، اس سائر حسب امانے ہدگان ہمانوں اعلیٰ مصرب فرمان رواے رامپور، دام امانہم و ہاکہم، نہ دونوں حصے تصحیح و تحسیہ کسانہو نکسا سابع کئے جارہے ہیں۔

اصل نسخے دیں کہابت کی بہ سی علطمان ناٹی حاتی ہیں، ہر

رکھا (۱) آردو کے بعد ۱۱۱۸ھ (۱۷۶۶ع) میں رندہ الاسماء، ۱۲۷ھ (۱۷۹۲ع) میں طسّر کی سمس السان، ۱۲۴۶ھ (۱۸۲ع) میں مصباح اللغات عرف نام مالا، ۱۲۴۸ھ (۱۸۳۲ع) میں واصف کی دلیل ساطع، ۱۲۵۳ھ (۱۸۳۷ع) میں ناگرمی کی نفاس اللغات، ۱۲۵۶ھ (۱۸۴۰ع) میں رسک کی نفس اللغات، ۱۲۶۱ھ (۱۸۴۵ع) میں انفس النفاس اور ۱۲۶۲ھ (۱۸۴۶ع) میں اس کے اصلاح شدہ نسخہ موسومہ بہ «مصحح النفاس» کی تالیف و ترتیب عمل میں آئی

مگر افسوس کہ ملک بھر میں اردو کے فوائد صرف و نحو کی طرف سے عرصے تک عملت بری گئی جب یورپ کے اردو راویوں نے اس مصمموں پر حاتمہ فرسانی کر لی، تب دسی ادبوں کو احساس ہوا، اور انہوں نے بھی وہ وہ رفہ اس راہ کی گامی شروع کی حاتمہ عام طور پر، ہندوستانیوں کی سب سے پہلی فوائد اردو کی کتاب، میرا ساء اللہ جان اساک کی «درای لطاف» شمار کی جاتی ہے، جو سررا دل کی مدد سے ۱۲۲۲ھ (۱۸۷۸ع) میں تمام ہوئی بھی

(۱) ملاحظہ ہو مجمع النفاس ۵۵ الف مگر عام طور پر یہ عربی اللغات ہی کہلاتی ہے کتاب حاتمہ عالمہ رامور میں اس کتاب کے متعدد علمی سطحے محفوظ ہیں ان میں سے ایک کے اندر، دوسرے تمام سطحوں کے برخلاف، ہر ردیف کے لغات کے بعد اوسے ردیف سے تعلق رکھنے والے علمہ معل کی نگما کے خاور سے «فصل» درج کئے گئے ہیں اگر یہ فصلیں الخافی ہیں ہیں (حسنا کہ طاهران کر الخافی کے کی کران وحہ موجود بھی ہیں)، تو ہم ان کے درجے سے ۱۱۵۶ھ سے دل کی گمانی زبان سے بخوبی روشناس ہو جائے ہیں

رنگیں نے بھی «خاوران نگما» کے نام سے اسی مصرعوں کا ایک رسالہ لکھا تھا، جو عرصہ ہوا حاتمہ کا ہے آردو کی فصلاں سے اس رسالے کے لغات کا مقابلہ کرے، بنا چلا کہ رنگیں کا رسالہ آردو کی فصلوں کا لفظی ترجمہ ہے، جس میں کہیں کہیں صرف لفظوں کی ترتیب میں فرق آگیا ہے مگر یہ فرق اس درجہ نا قابل ملاحظہ ہے کہ رنگیں سرریہ کے المرام سے کسی طرح بری نہیں ہوا

ہو، کیا حسوں میں ع آگاہ کا اور ا نام رہا؟
 ادب کا وہ بے باک، اس لیے کہ ان کی سرگرمیوں نے حسوں
 استعمال سے گئے ہیں، یہیں ماحول کی حالت میں سرگرمیوں کے نام
 کے بعد راکٹ میں لاسر بھی کر رہے ہیں محضات نے۔ لیکن میں دج

ملا بھی ہندم انداز کا ہے حقیر مصحح نے ان دونوں کی اصلاح کر کے بعض جگہ اس طرف اشارہ بھی کر دیا ہے، اور میں میں حادثہ جو الفاظ رہ گئے ہیں، انہیں انہی طرف سے پورا کیا ہے جہاں کہیں کوئی لفظ بڑھانا پڑا ہے، وہاں اصافے کو رکھ میں لکھا ہے کہات کا دوسرا نسخہ دسمات ہوئے کی دایر داری میں کی مسیح خاطر حواہ میں ہو سکی ہے البتہ اسمعار کی صحت میں واوین یا دوسرے دیکھوں سے کہیں کہیں مدد لی ہے

حواشی میں کوشش کی گئی ہے کہ سر اعر کے معاق نہ مارا جائے کہ اور ان سب کاموں میں اس کا تذکرہ ملتا ہے۔ لرحہ اس بارے میں یہ کہیں کہا جاسکتا کہ حلاب سمرا سے معلق جملہ حوالے دیکھئے اے میں، ناہم نہ ضرور ہے کہ اہم پرانے کرنے اور تاریخ کی دسماتیں نظر انداز میں ہوئے ناہی میں ان کاموں میں سے جو طبع سوچتی ہیں، ان کے۔ بچوں کا حوالہ دیا گیا ہے، اور جو چھپی ہیں اور یہ ہر جگہ دسمات سوئی ہیں، ان کی ردی پوری ساریں نقل کر دی ہیں، تاکہ آمدہ حتمی کام کرے والوں کو رحمت اٹھانا نہ پڑے نہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ جس مطبوعہ دیکھوں کے نامی نسخہ ہمارے میں موجود ہے، ان کا حوالہ دینے وہ نامی نسخوں کو سامنے رکھا ہے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ مہربان کے شائع ہوئے سے پہلے ہی ملک نے ادبوں کو ہمارے ان نسخوں کا علم ہو جائے حوالہ دیکھ کر عام حروف پہنچی پر مرتب ہوئے ہیں، امید ہے کہ مطبوعہ بچوں میں ان شاعروں کی تلاش موجب رحمت نہ ہوگی اصل کہات سے پہلے نصف کا حال، نسخہ رامپور کی

سوانح مصنف

مصنف کا نام سید احمد علی، محاصر نکسا اور باب کا نام سید احمد علی خان ہے (۱) اوس کی پیدائش گاہ کا ہمیں پتہ نہیں ہے، مگر یہ تقریباً امر ہے کہ برورش لکھنؤ ہی میں ہوئی، اور اس کی ابتدائی تعلیم ہوئی اوس کے استادوں میں سے صرف حکیم آد محمد نور اس حکیم معالج خان کسمیری کا نام معلوم ہے، جس سے اوس نے مرید بن کر افسوس کی ہمدردی میں برسوں طب پڑھی تھی (۲)

علاؤ اوس کا دوسرا طالب تھا (۳)، اور لکھنؤ کے فاضل دینس، مرزا محمد الدین احمد خان بہادر، عرف مرزا سہرہ، اور ان کے بڑے بھائی، مرزا محمد الدین احمد خان بہادر، عرف مرزا حاجی، پھر محاصر، نے دامنِ روات سے وابستگی بھی مرزا حاجی کے بد کرے میں اس بعلی کی طرف بانی الفاظ اشارہ کا ہے (۴) :

”باصا ادر علیا پروردہ رجب گردہ اس جانان سب“

مرزا حاجی، قبل کے شہنشاہ اور ناسیح کے مرید بھیے رنگر نمبرا اور آدموں نے بھی ان کے حوالہ کرم سے راہ رانی کی تھی ماری الدین حیدر کے عہد میں، آغا پیر کے ہاتھوں نہ جانداں مصائب کا شکار ہوا، تو نکسا بھی سالہا سال ایک رسوی پریشانی سے نہ

(۱) - ر ۲ امار کا اس میں شاہد پر مرزا علی خان رعا نے اس سے

الہامی

(۲) - رسو ۱۱

(۳) - کا اس کے آخری دور پر حکیم سید احمد علی خان صاحب کے حوالے سے حاجی کا اہل حق جو مرید تھا، ذات بانی کا واس اسی پھر رہتا تھا۔

(۴) - دس ۲۲ الف

نصیف کے لحاظ سے ہندم و باحر رنی گئی ہے جو باتیں
ریب و طاعب کے بعد معلوم ہوئیں، اوں علطنوں کے ساتھ، جو مجھے
سے نا کنورٹر سے سررد ہوئی تھیں، «اسدراك و نصحيح» کے
ماحت آخر میں شامل کردی گئی ہیں

اس کتاب کی نصحيح و تحسیہ میں حباب ڈاکٹر عبدالستار
صاحب صدہی (صدر تنعہ عربی و فارسی، الہ آباد یونیورسٹی) اور
حباب فاضلی عبدالودود صاحب نارائٹلا (نانکی پور، پٹنہ) نے بڑے
قیمتی مسورے عطا فرمائے ہیں ان برگوں کا محمد سکر
کرار ہوں حراہما للہ حراہلہاء۔

امسار علی عرسی

باطم کا احارہ

کتاب حابہ، قلعة معلی، رامپور

۱ اکتس سنہ ۱۹۴۲ ع

دوسرا شعر کسی عرب کا ہے (۱)؛

چمن مشو کہ در افواہ حاص و عام امی

رحلی شرم کی اکوں، آگ، مروب بست

سرا شعر دنیاچے کے احز میں اکھا ہے، جو اسی موقع

کے لیے فی البدیہہ کہا گیا ہوگا:

بدل عفو ہو بند سسہای مرا

کراہ کسکد محویہ جور سہای مرا

اردو معنیوں میں سے چند چے ہوئے اشعار یہ ہیں:

ہر انک دم نہ جو ہو د ہے و خدا، پارے

ماتو کھل کے، کہ ہے مہری کیا خطا پارے

جو چاہیے ہو کہ دل میں کسی کے راہ کرو

جو مسکرا کے اسے، یہی کبھی دکاہ کرو

عکس لب ہے ساعر میں، یا نہ سرخیء مل ہے

راہ نکھری ہے رح پر، سا نگوں پہ سسل ہے

حب سے کیا پہلو سے وہ، دل کی حکمہ

پہلو میں اک انک کی چٹاری ہے

بوڑھا ہی ہمیں گر شیشہ دل بھا مرا

شکل ساعر، مجھے نہ منہ نہ دکاہا ہوا

اب بھی تو وہ دکاہ ہی منظور ہے مدام

دل جس کے درد میں سے رخسار ہے مدام

حب سے جھکا ہے ترے عارض نورانی سے

(۱) اما ۲۵ ب ان کے اسرار، ایک دفعہ تاریخ الفباء میں

دکور ہے

چھوٹا اس زمانے میں اوس کے فوای فکری اس درجہ ناکارہ ہو گئے
ہے، کہ دستور الفصاح و نظر ثانی تک یہ کرسکا (۱)

نصر الدین حیدر، والیء اودہ، کے دربار سے توسل بنا کر
کی خاطر اوس نے انک مدحہ قصیدہ بھی لکھ کر پیش کیا تھا (۲)۔

دساحے کے منقسی فقرے، امام صاحب الزمان کی تعریف کے
اسعار، ہر جائزہ کتاب میں ہر طبقے کے اندر بارہ بارہ ساعروں
کا تذکرہ، یہ فراں زمانے میں کہ نکما کا مذہب اما عسری تھا -

نکما اردو، فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہا تھا، لیکن اوسے
خود اعتراف ہے کہ اس میں اوسے کامل دستگاہ حاصل نہیں -
اسی حال سے اوس نے حامی میں ساعروں کسانہہ اما حال اور
انے کلام کا انتخاب تک پیش نہیں کیا ہے (۳) الہ کتاب کے اندر
انے مہت سے شعر مثالوں میں درج کیے ہیں۔ ان کے دیکھنے
سے وہ اوسط درجے کا شیخ گو ناب ہونا ہے

عالم اوس کی شخصیت انے زمانے میں مہار بہ بھی، اس نے
نارخ اور تذکرے کے صفحے اوس کے ذکر سے خالی ہیں

ہم ہائے اوس کے فارسی شعر لکھتے ہیں ان میں سے پہلا
نصر الدین حیدر کی مدح میں ہے:

ای نصر الدین جہان محسی کہ ار اقبال ہست

بع عالمگیر نو، رورطغر، مالک رہاب

(۱) دستور ۲۲۱ ب

(۲) اما ۱۷۳ الف

(۳) اما ۲۲۱ ب

چہر کر بل کو مرے، دور کا پہلو سے
اوس سے جو ہوسکا، مجھ پر وہ بلا لائے گیا

دسا دسا

جب بدلتا اوٹھا بکدگر کا چھوٹا
مے مرے کا رشہ سارا ٹوٹا
ہر اس، او۔، کس نے دکھا ہے؟ کہ اب
'ہر وصل کا ہرے سم سے لوٹا
اے اگلے مہیں حاضر ہم اس
وہاں، پروں کا پر دکھے ہے وسواس
مہ اپنے بھی لمسح ہوں با صحت
دکان کو دو نکال، اجوف و ہراس
اے بھروا نہ اس عافل سوؤ
اوٹو، چو بکو، ٹک اسامہ ہو دھوؤ
دنا میں اہسو کے اوائے سیدھے، کب تک؟
اسا نہ ہر، مہ نہ ہا بہہ دھر کر روؤ
دیکھا، جہان کا، بوے اس، لیل و ہار
رہا، نہ مل کسی سے، عافل، رہا
مہی ہی امی، نہ، عرص کے، مہ لوگ
ہا ار سی دسا، ارے، ہر دم ہسار
اے، اے، اے، وہا وہ شہد سے سرار
رار نہ ہوا، او نا کرنا بکرار
بکرار سے اوس کی، دل حلے ہے اس

دیباچہ مصحح

حس کو سک ہوا یوسف کعبانی سے
 طے، کیا یہ آف ہے کہ حس کو چاہتا ہوں میں
 وہی دسہن مرا دبا میں دوبا صد سے ہوتا ہے
 نام سے میرے اوس سک ہے، اب بوجھو کوئی
 حس پر اپنے وہ ان روزوں سے معروف بہت
 سی کے باغ کا بارہ شخص، علی کا ہال
 ہمار حصر رہا، حس کے دل کا ہمار
 وصی حس کا رس العما کے دل کا حس
 علوم باہر و حصر اوس میں سب مصد
 رمور موسیٰ کالم سے، حوں علی اگاہ
 امام سب صاب کا احمر ابود
 معاویہ اوس میں بھی کی بھی کا حلم و وہار
 جہان میں سہرہ، حس عسکری کا بود بطار
 وہی ہے، کہے میں حس کو حلیۃ الرحمن
 امام بارہواں، بھی بھی سعمہ
 سکے باساری، رہاہ سے
 بولہ دھاسی میں، ہوں میں گذار
 در بدر سہ صورت در باب
 حوار صاب اک بھروں، برای زیار
 کا ہو، کر لطف ہوا، اے مدوح
 کرے، اکسر ساں، مجھے ممتاز
 اوس سے بو بوجھا سب مجھے سب جانکر
 پر آنکھوں میں بھری نہ مری، جواب آف کر

گریہ گریسہ بود، نصحرائی مندوبد
 راع سسہ و ہنگ، آب گریہ را بدد
 حوب راع را گرفت، نظر موش و فاد
 حواہد کہ موس گردد، راع ار دہان برد
 حالی کہ بود رلب، ران سہد بی چکد
 ہنگام بوسہ دادن، آن حال را کرد
 در آسہ بدد، آب حال را بدد
 حیران حہان مہاند کہ راع اردہان برد

اسعار کے سجے لکھا ہے: «کاب الحروف بدہ سج دلاور علی
 مہاری مقام موہاری» اس سے معلوم ہوا ہے کہ یہ سجہ صوتہ مہار کا
 بھی سہر کر حکا ہے وری ۲ ب سادہ ہے ۳ الف کے نالابی
 ناہن گو سے ہیں «مولفہ سنہ ۱۲۴۹ ہجری ار نالف سہد احد علی نکما
 لکھوی» مندرج ہے غالباً یہ رعنا کے فلم کی تحریر ہے اسی فلم
 سے وری ۲۲۱ ب میں قطعہ نارج کے مادے کے اور اعداد ۱۲۴۹
 لکھے گئے ہیں

حاشیوں پر متعدد توضیحی نوٹ بھی دیے جاتے ہیں یہ سب
 عربی لغات کی تشریح کرے ہیں اور مسح وعبرہ عربی لغت
 کی کتابوں کے احساس ہیں کہیں کہیں دیں کے اندر نا
 حاشیوں پر کما سی غلطیوں کی بھی اصلاح کی گئی ہے ناہم
 ب میں بہ سی املائی غلطیاں ناہی ہیں

آخر میں کتب کے اس نام اسطرح لکھا ہے: «الکتاب الخامہ
 ہدایت علی الوہابی» اس سے معلوم ہوا ہے کہ کتب موہاب
 (صوتہ متحدہ) کا تعلق یہ اور عربی دان تھا مگر وہ

اسا میں تسوہ، ورہ، ریحش رہار
میں دل سے ہوں ناعت اوس کا، لے کاوش و کد
حس لے جسے محسی ہے سعادت کی سد
معلوم ہو صاف اوس کا اسم احمد
دیکھیں سر مصرع، گر نہ رب و عدد

سجہ کی کیفیت

یہ سجہ $\frac{1}{9} \times \frac{1}{6} \times \frac{1}{3}$ باب کے ۲۱۹ ورقوں پر مشتمل ہے
سروع میں دو، اور آخر میں ایک نہ بن ورق فاصل لگے ہوئے ہیں،
حس کی رو سے کل تعداد اوراں ۲۲۲ ہونی ہے ورق ۳ ب
سے کتاب کا آغاز ہونا ہے ہر صفحہ میں ۱۵ سطروں ہیں خط
معمولی سبعلی اور کہیں کہیں سفعا آمدہ ہے طرز بحر پر سے
اندازہ ہوا ہے کہ دو کادوں لے ماکر لکھا ہے متن سیاہ اور
عنوانات سبگرفی ہیں ہر ما ہر صفحہ پر کر محوردگی کے سیاہ
ہیں کہنا محالے میں اس کی نئی جلد بنا کر تے وت، چند اسدائی
احرا کا حوصہ اور کل کا نسخہ بنا ڈالدا گیا ہے

پہلے صفحہ پر بواب مرداب علی حاب رعنا مراد آبادی
(بلمد مررا غالب) کی سیاہ مربع مہر ہے، جس کے چاروں گوشے
کسفدر سے ہوئے کے ناعت مہر میں سکل ندا ہو گئی ہے
مہر کے اندر: «اللہ حافظ مہر کسجائہ مجد مرداب علی حاب
رعنا ۱۲۸۲ھ» منقوس ہے

ورق اب اور ۲ الف پر کتاب کا پھوڑا سا دساجہ نقل کیا گیا
ہے اس کے بعد ترچھی سطروں میں حسب دہل اشعار بعنوان
رباعی تحریر ہیں:

اے والد! نہ، نہ ہوئے کسی نے لی؟

اس بعد و بدل کے پس نظر، میرا حال ہے کہ ہمارا سجدہ مصنف کے اوس سجے کی نقل ہے، جو مصنف علی لکھنوی نے بار کما تھا۔ غالباً اس میں بعض مقامات مسسہ رہ گئے تھے، جس کے مقابل حاسے و مصنف نے اپنا سک ظاہر کیا تھا۔ ہمارے سجے کے کاتب نے حاشیے کی عبارتوں کو بھی نقل کر لیا۔ جب یہ سجدہ مصنف نے دیکھا، تو حاسوں کو فہرہ کر کے متن میں اوب مقامات کی تصحیح کردی۔ پھر اس نظر میں وہ غلطیاں بھی درست کردیں، جو پہلے سجے کے مطالعے کے وقت حال میں نہ آئی تھیں۔

مذکورہ حال کی ثبوت اس امر سے ہوئی ہے کہ ہمارے سجے کے آخر میں انک وری مصمم ہے، جس پر چٹنی کا انک سجدہ «حباب حکیم سید احمد علی باب صاحب قبلہ» کا محور کما ہوا درج ہے۔ میرے نزدیک ان حکیم صاحب سے، ہمارا نکما مراد ہے، جو حکیم آقا محمد ابراہیم لکھنوی سے اسے علم طب کے حصول کا حود ذکر کرنا ہے۔ اگر میرا فاس درست ہے، جس کے خلاف ہمنا کوئی دلیل نہیں، تو دستورالاصاحت کا یہ سجدہ قابل قدر ہے۔

رب مصمم

حمد و نعت کے بعد، مصنف نے عرض بالف باب کی ہے۔ بعد ازاں اصل مباحث کو انک مقدمے، باج ابواب اور انک حامے میں منقسم کیا ہے۔

مقدمہ (وری ۳ ب-۱۲ الف)

اس میں رب اردو کا معنی، اوس کی ہدایت کے

صرف جامعہ کتاب کا کاتب معلوم ہونا ہے ابتدائی ابواب کے کاتب کا نام مذکور نہیں ہے حالانکہ وہ تسبیح دلاور علی شہاری ہوگا ورنہ ۱۴۵ ب پر اسمعہام تحریری کی بحث ہیں، مرسور کا یہ شعر میں کے اندر مذکور تھا:

یو حو کہتا ہے: «گلہ میرا کس جس سے ہے»

کب کہا؟ کس کا کہا؟ کس وقت؟ کس دم؟ کس سے؟

اس شعر کے محاذ میں حاشیے پر لکھا ہے: «معلوم نادر کہ شعر مرسور مسلم پر اسمعہام انکاری بود از سہو خود در تحریری نوشتہ شدہ ۱۲» اس عبارت کے بعد، خط تسبیح میں تحریر ہے: «القول کالاصل» بعد ازاں کچھ اور بھی بخط تسبیح میں درج تھا، مگر وہ حاشیے کے ساتھ کٹ گیا ہے۔ ہمارے نسخے میں سور کا شعر اور حاشیے کی دونوں عاریتوں خط ردہ میں

ورنہ ۱۷۲ الف پر «صبت رد العجز من العروس مع التکرار و الجس» کی مثال میں مصنف نے اسی یہ رباعی لکھی تھی: میں فرص کا کہ اب بھر آوے لیلی

وہ شخص کہاں، کہ جس کو بھاوے لیلی

نک بھی اوسے سد میں جو آوے لیلی

باحس نہ و س کو اوٹھاوے لیلی

اس رباعی پر خط کھینچ کر، حاشیے پر حسب دہل رباعی بحر کی گئی ہے:

بے ممل بھی، گو، بھکر پس لیلی

یو حسا ہے، بار، کب بھی اسی لیلی

سد اوڑگئی جس سے میرے لیلی و س کی

فصل دوم (ورق ۷۷ الف - ۷۹ ب) میں معروف و مجهول اور گردباؤں کا باب ہے

فصل سوم (ورق ۷۹ ب - ۸۱ الف) میں بعض اوب الفاط سے بحث کی ہے، ح کے ماضی و حال کے صیغوں میں لفظی اختلاف نانا جانا ہے

فصل چہارم (ورق ۸۱ الف - ۸۲ ب) میں لارم اور معدی کا باب ہے

فصل پنجم (ورق ۸۲ ب - ۸۳ ب) میں صماہر کا ذکر ہے
فصل ششم (ورق ۸۳ ب) میں نہ نانا ہے کہ اردو زبان میں، ہندی الفاط کے ساتھ عربی و فارسی لفظ بھی ملے جاتے استعمال کے حائے ہیں

اس باب کی فصلوں کے ساتھ، اول و دوم وغیرہ الفاط استعمال میں آتے ہیں اس کے اس نظر، بسری اور چھٹی فصل کے متعلق، میں سمجھاؤں کہ نہ فائدے ہیں، ح کے آثار میں ار راہ سمہو کاتب لے لفظ فصل لکھنا ہے
باب سوم (ورق ۸۳ ب - ۹۲ الف)

اس باب میں اردو زبان کے قواعد نحو سے بحث ہے
بہ باب انک تمہید اور ۱۶ فصلوں میں منقسم ہے؛

تمہید (ورق ۸۳ ب - ۸۷ ب) میں علم نحو کی تعریف، ربس فاعل و مفعول اور علامات فاعل و مفعول سے بحث ہے

فصل ۱ (ورق ۸۷ ب - ۸۸ الف) حال و دو الحال کے باب میں،

فصل ۲ (ورق ۸۸ الف) شرط و حرا کے باب میں،

فصل ۳ (ورق ۸۸ الف - ۸۹ ب) مرکب عربی اور اوس کے

اسباب، خالص اور مسند رباب کے مراکز اور حروف مہجی سے بحث کی ہے اس کتاب کی تصنیف نیک لکھنوی ڈکسٹر کے سکون کو رواج عام کی سبب حاصل ہیں ہوئی تھی، اس لیے مصنف نے ساہیاباد کے محاوروں اور وہاں کے فصحا کی بولچال کو مسند مابا ہے

باب اول (ورق ۱۲ الف - ۳۳ ب)

اس میں فارسی رباب کے اوپر قواعد صرف و نحو سے بحث ہے، جس کا علم رباب اردو کے طالب علم کے لیے ضروری ہے یہ باب ۴ فصلوں پر مشتمل ہے؛
فصل اول (ورق ۱۲ الف - ۳۳ الف) حروف مفردہ کے باب میں ہے

فصل دوم (ورق ۳۳ الف - ۴۵ ب) مخصوص دو حرفی اور سہ حرفی کلمات کے باب میں ہے
فصل سوم (ورق ۴۵ ب - ۴۷ الف) میں اوپر کلمات کا ذکر ہے، جو حدا گاہ محلوں میں رہا استعمال کیے جاتے ہیں
فصل چہارم (ورق ۴۷ الف - ۴۹ ب) میں مشرقی فوائد کا تذکرہ ہے

باب دوم (ورق ۴۹ ب - ۸۲ ب)

اس میں اردو رباب کے قواعد صرف سے بحث ہے اور باب انک تمہید اور ۶ فصلوں میں منقسم ہے؛
تمہید (ورق ۴۹ ب - ۵۵ ب) میں اعط کی تقسیم اور فصلوں کی تعریف باب کی ہے
فصل اول (ورق ۵۵ ب - ۷۴ الف) میں صغوں کا بیان ہے

فصل اول (وری ۹۲ الف - ۱۲۱ الف) میں عروض سے تفصیلی بحث ہے جو بحرں اردو اور فارسی دونوں زبانوں کے شاعروں نے ترک کردی ہیں، انہیں چھوڑ دیا ہے بعض فارسی میں مسعمل بحرں، ہندی دوں و بوری میں اوتریں، اس لیے اسانہ اردو نے اب میں شعر میں کہے ہیں اسے مواقع و ممال کے لیے خود مصنف نے اشعار کہہ کر اس کے ہیں بعض بحروں کے ذکر میں یہ بھی مانا ہے کہ میر تقی میر نے اس میں بہت عمدہ غزلیں لکھی ہیں

فصل دوم (وری ۱۲۱ الف - ۱۲۹ الف) میں علم فاوہ سے بحث ہے

باب سجم (وری ۱۲۹ الف - ۱۸۷ الف)

اس باب میں معانی، سب اور بدیع سے بحث ہے نہ چار فصاوں و مسعمل ہے:

فصل ۱ (وری ۱۲۹ - ۱۳ ب) میں فصاحت و بلاغت کی تعریف ہے

فصل ۲ (وری ۱۳ ب - ۱۵۱ الف) میں علم معانی سے بحث ہے اسے مصنف نے چند فوائد میں تقسیم کر دیا ہے

فصل ۳ (وری ۱۵۱ الف - ۱۵۹ الف) میں علم بان سے بحث ہے

فصل ۴ (وری ۱۵۹ الف - ۱۸۷ الف)، جس میں علم بدیع کا ذکر ہے، دو قسموں و مشتمل ہے قسم اول (وری ۱۵۹ الف - ۱۶۹ ب) میں معنوی صبعین اور قسم دوم (وری ۱۵۹ ب - ۱۸۷ الف) میں لفظی صبعین بان کی گئی ہیں

اسام کے ناں میں،

فصل ۴ (وری ۵۹ ب-۶۱ الف) مرکب اصافی کے ناں میں،

فصل ۵ (وری ۶۱ الف-۶۵ الف) مرکب اعدادی کے ناں میں،

فصل ۶ (وری ۶۵) حروف بدا کے ناں میں،

فصل ۷ (وری ۶۵ ب) ممر کے ناں میں،

فصل ۸ (وری ۶۵ ب-۶۷ ب) عطف کے ناں میں،

فصل ۹ (وری ۶۷ ب) ناکد و موکد کے ناں میں،

فصل ۱۰ (وری ۶۷ ب-۶۸ الف) صلابہ و موصول کے ناں میں،

فصل ۱۱ (وری ۶۸ الف-۶۹ ب) اسم فاعل، صفت منقسمہ،

مستثنیٰ اور قسم کے ناں میں،

فصل ۱۲ (وری ۶۹ ب) الفاظ کماۃ کے ناں میں،

فصل ۱۳ (وری ۶۹ ب-۷۰ ب) معروفہ کے ناں میں،

فصل ۱۴ (وری ۷۰ ب-۷۱ ب) اسم و فعل و حرف کے

ناں میں،

فصل ۱۵ (وری ۷۱ ب-۷۲ ب) صمائر کے ناں میں، اور

فصل ۱۶ (وری ۷۲ ب-۹۲ الف) حرف کے ناں میں ہے

اب فصلوں کے ساتھ بھی ہماری الفاظ مذکور ہیں ہیں،

اس لیے چھوٹی چھوٹی فصلوں کے، معانی اجمال ہے کہ وہ دراصل

یاد دے ہوں، اور کاتب نے غلطی سے اب کے عنوانوں میں

فصل لکھ دیا ہو

باب چہارم (وری ۹۲ الف-۱۲۹ الف)

اس باب میں اعروض و فائدہ سے بحث کی گئی ہے وہ

دو فصلوں میں منقسم ہے:

ورق ۶۷ الف ی مر راحان طیس کے نہ اشعار ذکر کیے ہیں
حب طش کو نہ ملی ہوئے کی اوس لب سے حر
ب قصروں کی طرح، شعر نہ پڑھا وہ چلا
لے ہوا ہیں، کسی پر رور ہیں، نا محبوبا
دیوے اوس کا بھی بھلا، جو نہ دے اوس کا بھی بھلا
۸۴ ب ی آتشمہ کا نہ شعر لکھا ہے:

مرے میں ملے وہ، دل، تو مر حک
ارباب رہے نہ نہ بھی، کر حک
ورق ۹ الف ی مر یواب کا حسب دلی شعر ملا ہے:
اسا کس کام کا آنا؟ ارے حل، دور، چچے
حب کہ کہا ہی نہ مانا، ارے حل، دور، چچے
ورق ۱۱۷ الف اور ۱۶۴ ب ی محشر کے نہ دو شعر علی الربیع
نقل کیے ہیں:

نارے، محشر، بھے رہر کا بھٹا ہے حام
جی نہ چہا، مری حان، اب نہ نا چاہے
دور میں اوس چشم کے، گردوں کی آسائیں ہیں
کس گھڑی، کس دم، اٹھے وے کی فرمائش ہیں؟
ورق ۱۵۹ ب ی حمام کا نہ شعر لکھا ہے:
رفوں ی، میان، ٹٹا ہے ب سو سو گھڑے نابی
بلا حمام کو، حس رور م حمام کرے ہو
ورق ۱۶۲ الف ی ی کا نہ شعر مندرج ہے:
ربیع، صد سے، عث کنا بداع حلما ہے؟
کہیں بھی کالے کے آگے چراغ حلما ہے؟

حائمه (ورق ۱۸۷ الف - ۲۱۹ ب)

اس میں اوں ساعروں کے حالات اور مسح اسعار پیش کیے گئے ہیں، جس کا کلام کتاب میں بطور مثال حائحا مذکور ہے۔ یہ ساعر، جس کی مجموعی تعداد ہمارے نسخے کے مطابق ۳۵ ہے، بس طہوں میں منقسم ہیں اب میں سے پہلے طبقے میں گیارہ اور باقی دوہوں میں بارہ بارہ ساعروں کا ذکر ہے۔ حوبکہ مصنف اپنا عسری مذہب بھا، اس لیے غالباً دوازدہ امام کے شمار کے مطابق ہر طبقے میں بارہ ساعروں کا ذکر ہوگا ہمارے نسخے میں طبقہ اولیٰ کا ایک نام سہوا جھوٹ لگا ہے

اب ۳۵ ساعروں کی بس طہوں میں منقسم، نا لفاظ مصنف « نا عتار معلومات و و فوب طح و چسبیء نالف و سیربیء کلام و شہرب حاو » کی گئی ہے

حسنا کہ تفصیل ماسبق سے ظاہر ہے، کتاب کی عربی عربی اور فارسی قواعد کی کتابوں سے ماحود ہے لیکن حائمه کتاب میں شعرا کا تذکرہ، عبدالواسط کی « منار الصوائط » کی نقل ہے، جو دستور الفصاح کا ایک ماحد ہے اس کتاب کے حائے میں بھی اوں فارسی ساعروں کا محض حال لکھا گیا ہے، جس کے شعر مسائل میں بس کیے گئے ہیں

مصنف نے حائے میں جس شاعروں کا ذکر کیا ہے، اوب کے علاوہ بعض اور ساعروں کے کلام سے بھی اسناد کیا ہے چنانچہ ورق ۲۷ ب پر مرزا محسن کا شعر دہل لکھا ہے:

وہ در عمرہ سیم، سب کے سب، نہ ایک نہ دو

چلن ہیں حئے، سب اوس کے کڈھ، نہ ایک نہ دو

کس کے ہیں اسطوار میں آنکھیں؟
حو کھلی ہیں مہار میں آنکھیں

اور تھلی کے اس شعر کو سرفہ فرار دنا ہے:
نہ تنوق دیکھو، بس مرگ بھی تھلی ہے
کس میں کھول دیں آنکھیں، سا حو نار آنا
سمج عیسیٰ نہا کے اس شعر کو:

دل کو ہابہ اوس کے حو، چوں، تو نہ کہے ہیں رفس:
«لحسو م اسے، بارار درا دکھلا کر»

مصحفی کے اس شعر سے ماحود سانا ہے:
دل بھی کیا حدس دیوں ہے؟ کہ حردار اس کے
لہے ہیں، بر اسے سو حانہ دکھالتے ہیں

چونکہ مصنف نے حاتمے میں صراحت کر دی ہے کہ کتاب
ہیں «احوال بعضی از شعرا» بر امصار کیا گیا ہے، اسلئے ہم
ن شاعروں کا ذکر نہ کرے کے سلسلے میں اوس بر حرف گہری
ہیں کر سکتے ہاں، نہ شکایت ضرور ہے کہ صرف اس سا بر کہ
ہ اس میں باسد نام و شہر نہ نہا، اس حال میں
کہا

مانہ نالغ

حاتمہ کتاب کے آخر میں، مصنف نے حسب دلی قطعہ ناریح
کہا ہے:

صد شعر کہ اتمام پدیروت رسالہ
واصح شد اراں، حملہ فوایں بلاعت

وردی ۱۶۴ ب پر اشرف کا نہ شعر لکھا ہے:

لوٹے چمن میں گل کی، حراں نوں، ہمار، حفا

اور عبداللہ، سو رہے حسنی، ہزار حفا

وردی ۱۶۳ الف ب مرزا محسن صاحب کا نہ شعر درج

کا ہے:

کوہ کہتا ہے کہ مجھ پاس تم آو، سٹھو؟

جی لگے آب کا ح ہیں، وہیں حاو سٹھو

وردی ۱۵۸ ب پر سروے کی بحث میں محسوس کا نہ شعر

نشان کر کے:

سٹھا بھا، چھکو دیکھ، ہمارے سے اوٹھہ گنا

حسن سلوک، آہ! رمائے سے اوٹھہ گنا

لکھا ہے کہ تنگدہ کا نہ شعر سروہ ہے:

آنکھیں چرا کے، شب وہ ہمارے سے اوٹھہ گنا

حرف مروب، آہ! رمائے سے اوٹھہ گنا

اس کے بعد محسوس کا نہ شعر لکھا کر:

سا بہن فلاح مے کو میں کہو تھہہ س

رہا مدام مرے حام میں لہو تھہہ س

کہتا ہے کہ میر شر علی افسوس کا نہ شعر بھی سروے میں

داخل ہے:

ہنس کر کسی سے میں نے نہ کی باب تھہہ ہسر

روئے ہی، آہ! کٹ گئی نہ راب تھہہ ہسر

اسی بحث میں (وردی ۱۸۶ الف) حقیقت کا نہ شعر لکھا ہے:

ہادر عرف مرزا جعفر کے نام کے بعد «معقور، لارال دولہ، و اقبالہ» لکھا ہے حاتمے میں ایک موقع پر «دام اقبالہ، معقور و مرحوم» اور دوسری جگہ صرف «دام اقبالہ» ہے مرزا جعفر نے ۱۲۳۵ھ (۱۸۱۳ع) میں وفات پائی ہے لہذا دعای دوام اقبال کو اس سب سے پہلے ہونا چاہیے چونکہ یہ دعا جامعۂ کتاب میں بھی ناپی حاتی ہے، لہذا ضروری ہے کہ کتاب اس سب سے قبل ہی جمع ہو چکی ہو، اور دعائے معقور کا اضافہ ہمیں کتاب کے وقت کا گنا ہو

(۳) سہاہ نصیر کے حال میں تحریر کیا ہے:

«گوید کہ در سال گرسہ، بارلاس سر حود، کہ گرچہ بود، پاکھنو آمدہ، در مساعزہ ہای مرزا میرالدین احمد خان ہادر، دام اوالہ، حاصر می سد و سحر حرافی می کرد» (ص ۱۱۴)

مولوی عبدالقادر حنفی رامپوری اسے سفر لکھنؤ واقع

سہ ۱۲۲۹ھ (۱۸۱۳ع) کی روداد میں فرماتے ہیں:

«اس رمان آخر عہد و اب سعادت علی خان بود روری در محفل مساعزہ، کہ دران امام بخاہ مرزا حمر می بود، رسم مرزا محمد حسن معطل، بدیل و صحفی و بر نصیر دہلوی دران رسم سرکردہ سمار می آمدند و سبح امام بخش اسح را دران امام دور افری درس کار بود» (ورن ۴ الف)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سہاہ نصیر سہ ۱۲۲۹ھ میں لکھنؤ

میں تھے لہذا اب کا حال بھی سہ ۱۲۳۵ھ کے الگ بگ ڈرچ کیا گیا ہوگا (۱)

(۱) آمجاب کی روایت کے ال نصیر نے لکھنؤ کے دو سفر کے بھی آخری سفر کے وقت لکھنؤ میں ناسح کا دور دور تھا چونکہ مولوی عبدالقادر بھی سہ ۱۲۲۹ھ میں نصیر کا لکھنؤ میں قیام اور ناسح کی سہرپ کا تذکرہ کرتے ہیں، اس لیے یہی ظر میں ان کا یہ دوسرا سفر مرزا نانا ہے

ساریچ مامنس طاب کرد خو نکا

فی الفور حردگفت کہ «دسور فصاحت»

اس قطعے میں مادۂ ساریچ «دسور فصاحت» ہے، جس سے سنہ ۱۲۴۹ھ (۱۸۳۴ع) برآمد ہوا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سنہ مسودہ صاف کرے کے وقت کا نہیں کرنا ہے، سال نالیف کو ظاہر نہیں کرنا، اس لیے کہ خود مصنف نے اس قطعے سے پہلے لکھا ہے:

«محمی ماد کہ عرصہ بعد و ملت مدید سپری گردید کہ جہرہ
سطراس ماہ، و گردہ نصو براس رسالہ، بر صمد و خود
نفس گزیدہ، سب تردد خاطر و سب مال، کہ بوجہ سنی
لاح حال میں عرب مال اند، در محل بطل اہلادہ بود و
درس بطل کہ سالہا سال سر آمد، ہرگز طبع بوجہ بند کہ
نظر نانی بردارد، نا آن را بحوری کہ طور بود، درس سارد،
کہ دوستی از دوستان فقیر، مسمی بہ سنج رمضان علی صاحب
سلمہ رہ، از ناسدگان لکھنؤ، گھر بہ سبہ نقل بر داند و
سعی تمام در س دیکھہ اس سال آن را تمام ساند»
(ص ۱۲۵)

اب اس ناں کو سامنے رکھ کر کتاب کا حائرہ لیا جائے،
و اس مدعا کے اثبات میں حسب ذیل سمباد میں دسبات ہوئی ہیں:
(۱) نکسا نے مرزا محمد حسن قلی کو «سلمہ اللہ تعالیٰ» کے
ساتھ ساتھ کیا ہے (ورق ۱۲۸ ب) قلی نے سینیچر کے دب
سحر کے وقت ۲۳ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۳ھ (۱۸۱۸ع) کو مرض
استسقا سے لکھنؤ میں انتقال کیا ہے (۱)۔ اس سے یہ قاس کیا
جاسکتا ہے کہ «دسور فصاحت» ۱۲۳۳ھ سے پہلے لکھی گئی ہے
(۲) دسچے میں مرزا حاجی کے والد مرزا خیر الدین احمد صاحب

اب دونوں سہادوں سے یہ نسخہ مستسط ہوا ہے کہ
 کتاب ۱۲۱۳ھ سے پہلے نالیف ہو چکی تھی
 اگر یہ نسخہ درست ہے، تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑے گا کہ
 اس کی نالیف کا کام اشنا کی درجہ لطافت سے پہلے انجام پا چکا
 تھا، جس کا سال احصاء ۱۲۲۲ھ (۱۸۰۷ع) ہے چونکہ مصنف نے
 دسارچے میں لکھا ہے کہ

« ہج کتابی از کتب اس فن و رسائل اس میرا کہ مد
 مطالب و میں مقصد درس ناب می شد، در نظر انداسم کہ مواہ
 آن می رسم و از سقا مضمون می ماندم »

اس لیے ہم چھاپے دلائل کی کمک سے کہہ سکتے ہیں کہ مصنف
 کی نظر میں درجہ لطافت کا یہ ہوا اس بار تھا کہ یہ ابھی معروض
 وجود ہی میں نہیں آئی تھی

پھر حال نسخہ محب یہ ہے کہ دستورالاصاح ۱۲۱۳ھ (۱۷۹۸ع)
 سے پہلے لکھی گئی تھی اوس وقت یہ کسی کے نام معنون
 نہ تھی ۱۲۲۹ھ تا ۱۲۳۳ھ (۱۸۱۵ع) میں مصنف نے اوس پر بطرانی
 کر کے مرزا حاجی کے نام معنون کی اس بطرانی کے دوران میں
 اوس نے جو اصناف کسے، اون کا ما حاتم کے بعض اصناف میں
 صاف طور پر حل جاتا ہے لکن ابھی کتاب کا مسودہ
 صاف ہو کر شائع نہیں ہوا تھا کہ مرزا حاجی کی بساط ریاست الٹ
 جانے سے مصنف بھی برساں حال ہو گیا اور مسودہ بے عمل میں پڑا
 رہا آخر سنہ ۱۲۳۹ھ میں سید رحمت اللہ علی لکھنوی نے اس
 کو صاف کر کے کا اقرار کیا مصنف نے اس پر پھر نظر ڈالی،
 اور حد حگہ اصناف کسے، حاتمہ کتاب کے ورق ۱۸۲ الف پر
 مصنف نے اس کا یہ شعر لکھا ہے :

(۴) میر ہی میر کے ذکر میں لکھا ہے کہ «سہ چہار سال شدہ کہ در لکھنؤ وفات یافت» میر صاحب نے سنہ ۱۲۲۵ میں انتقال کیا ہے، جس کی رو سے اب کا حال ۱۲۲۹ھ میں لکھا جانا چاہیے

(۵) مرزا جعفر کو اب کے صاحبزادے مرزا حاجی کے ذکر میں «دام اقبال» لکھا ہے اور اس موقع پر مرزا حاجی کے نام کے ساتھ ان کا خطاب بھی مذکور ہے، اس لیے یہاں نہ حصہ سنہ ۱۲۲۹ اور سنہ وفات مرزا جعفر کے درمیان لکھا گیا ہے عرصہ کہ اب تاج سہادیوں سے نہ معلوم ہوا ہے کہ کتاب ۱۲۲۹ھ اور ۱۲۳۳ھ کے درمیان تمام ہوجا چکی تھی

(۶) حاتم میں حواحدہ احسن اللہ ان کے بارے میں لکھا ہے «می ۳ تا کہ بحال رہا اسب اطراف دکھیں در سرکار نظام علی خان عرواء اری دارد» (ص ۸۱)

اب نے سنہ ۱۲۱۳ھ (۱۷۹۸ع) میں انتقال کیا ہے
وام الدین محمد فام رامپوری کے تذکرے میں (حوالہ)
طور پر انے مولد کے لحاظ سے چاندپوری کہلائے ہیں) لکھا ہے:

«حد سال سدہ کہ ر یوفانیہ دا بار عمدہ، رک اس جہاں فانی
کرد، و در رامپور فص اللہ خان والہ، کار لب سکں او
صہاں بللہ بود، مدفون گشت» (ص ۴۵)

فام کے سال وفات میں اختلاف ہے بعضے ۱۲۱۸ اور دوسرے ۱۲۲۱ھ بتاتے ہیں لکھا ہے اب کا ذکر وفات کے «چند» سال بعد کیا ہے لفظ حد عربی کے لفظ «بعض» کی طرح، اس سے بونک کے لیے استعمال کیا جاتا ہے لہذا فام کا حال ۱۲۱۱ تا ۱۲۱۳ھ میں لکھا جانا چاہیے

(۳) منار الصواب

ورق ۲۸ ب اور ۳۳ الف ر عبدالسلط کا حوالہ ہے نہ
افہامات اوس کی کتاب مذکورہ بالا (ورق ۹ الف و ۱۱ الف)
میں بائے جاتے ہیں البتہ بائیں کے ساہل کی بنا ر الفاظ میں
قدرے اختلاف نظر آتا ہے۔

(۴) میر تمس الدین

ورق ۱۴ ب ر ان کا حوالہ ملا ہے لیکن حدائق البلاء
میں اس کا نام نہیں ملا

(۵) معارج الاسعار

نہ کتاب حواہ نصر الدین طوسی (موفی سنہ ۵۶۷۲ =
۱۲۷۴ع) کی تصنیف ہے نکماتے ورق ۱۲۲ الف و ۱۲۸ الف ر
اب کا حوالہ دنا ہے موحوالہ ذکر مقام ر کتاب کا نام بھی
مذکور ہے

(۶) مجمع الصانع

نہ کتاب نظام الدین احمد ب محمد صالح الصمدی الحسینی کی
تالیف ہے، جو عہد عالمگیر کا ایک صوفی منس فاضل تھا نکماتے
ورق ۱۵۹ ب ر اس کا حوالہ دنا ہے، جو نسخہ مطبوعہ (مطبع
حسینی لکھنؤ) کے صفحہ ۹ ر موحود ہے

(۷) رسالہ نلاعب

ورق ۱۶۲ ب ر عبدالواسع کے نام سے حواہاماس دنا ہے، وہ
عبدالواسع کے رسالہ نلاعب (مطبع مصطفائی، لکھنؤ، سنہ ۱۲۶۱ھ)
میں صفحہ ۵۲ پر نا نا جانا ہے

(۸) تذکرہ ہندی

نکما جو حسب سال وفاتش، جو اسک رحمت
 بی نعمہ، رحمانہ او «نائب رحمت»
 اس مادۂ تاریخ سے سنہ ۱۲۳۶ھ نکلا ہے
 اسی طرح ورق ۱۷۴ الف ب حسب دہل شعر نظر آتا ہے؛
 اے نصرالدین جہاں بخشی، کہ ارا مال ہست
 سع عالمگیر ہو، رور طغر، مالک رواب

جہاں نصرالدین حیدر نادر شاہ اودھ مراد ہیں، جو ۱۲۴۴ھ سے
 ۱۲۵۳ھ تک حکمران رہے تھے، اس لیے یہ ہے کہ ان شعروں
 کا بعد میں اضافہ کیا گیا ہے
کتاب کے مآخذ

کتاب کے دساحے یا جامع میں مآخذ کے ذکر کا دستور
 مت پرانا ہے، لیکن ہمارے مصنف نے اس کی ناسدی نہیں کی
 تاہم حسب دہل مآخذوں کا بنا چلا ہے؛

(۱) فرہنگ رسیدی

یہ فارسی لغت کی مشہور کتاب اور عبدالرسید مدنی، ساکن
 ٹھٹھہ (سیدہ، موہی سنہ ۱۷۷۷ھ = ۱۶۶۶ع) کی تصنیف ہے۔ یکما لے
 ورق ۲۲ ب و ۲۳ ب اس کا حوالہ دتا ہے

(۲) موہبہ عظمیٰ

ورق ۲۶ ب اور ۲۷ ب مصنف نے حان آرزو (موہی
 سنہ ۱۱۶۹ھ = ۱۷۵۵ع) کے حوالہ نقل کیے ہیں، اوں میں کا
 ملا قول موہبہ عظمیٰ (ورق ۲۵ الف) میں موحود ہے دوسرا
 اساس اس کتاب میں نہیں ملا لیکن کسی دوسری تصنیف
 کا ٹکڑا ہو

کے لفظوں کے استعمال کا حساسی سبب بھی مقرر کیا ہے
 لکھا ہے کہ نہ لوگ اسی بولچال میں بس چوبھائی عربی
 و فارسی اور انک چوبھائی ہندی کے لفظ استعمال کرے ہیں
 (وری ۳ ب)

(۳) میر اور سودا کے کلام کے فرق کو اب الفاظ
 میں ظاہر کیا ہے:

» اگرچہ کلام فصاحت و بلاغ ل سعیدی، ظاہر آسان نظر می
 آئے، ولی مع اسب بسر شعرا مقلد او حسد و مطال طررس
 می مانند بخلاف میرزا محمد رفیع، کہ باوجود کمال بھگی کہ
 دارد، بقدن هر صاحب دہی را ممکن « (ص ۲۵)

اکثر افسوں اور بقادوں نے اب دوبوں حکم اسادوں کے
 رنگ کا فرق سنا ہے لیکن نکات کے حوالہ مقرر کی
 ہے وہ اچھوٹی اور واقعی ہے

(۴) میر کے حال میں نہ بھی لکھا ہے کہ:

» بواب آصف الدولہ معفور و مرحوم ہم بعد رحلت میرزا، بر
 را ار شا جہاں آساد فخر بہ طلب داشہ، منصب عالی ملارم
 صاحب « (انصاف)

حالانکہ تمام تذکرہ نویس نہ لکھتے ہیں کہ میر صاحب
 ار حود لکھنؤ گئے اور سب آصف الدولہ کے دربار میں رسائی
 ہوئی، تو سجواہ مقرر کی گئی

(۵) لطف اور آزاد دوبوں نے میر صاحب کی باریک مراچی کا
 ذکر کیا ہے صاحب «گل رعنا» کو اس قسم کے واقعات سمجھے
 ہیں معلوم ہوئے لیکن نکات بھی لطف و آزاد کا ہم حال
 ہے، اور اب کی باریک مراچی سے معاف انک واقعہ لکھا

حائے کتاب میں شعرا کا ذکر کرتے ہوئے، متعدد مقامات پر نکمے اسے اس بدکرے کے ٹکڑے نقل کیے ہیں ان میں سے دو جگہ (صفحہ ۶۹ و ۷۰) لفظ بدکرہ کے ساتھ اور تیسرے مقامات (صفحہ ۷۷ و ۸۰) پر مصحفی کے نام کے ساتھ ان اقتباسات کو دس کا گنا ہے

مذکورہ بالا تمام حوالے، صرف و نحو ہندی کے ماسوا دوسرے مباحث کے اندر نئے حالے ہیں صرف و نحو ہندی پر کوئی کتاب نکمے کے سامنے نہ بھی، اس لیے یہاں کوئی حوالہ بطور نہیں آتا

حیدر ناک

کتاب میں حائے ادبی و تاریخی نکتے بھی مذکور ہیں ان میں سے دو چار کا بدکرہ دلچسپی سے حالی نہ ہوگا مثلاً:

(۱) نکمے اسے ناسید کرنا ہے کہ فصحا کے محاورے کے برخلاف، الفاظ کے تلفظ میں صحیح اعراب یا ادای محرج کا لحاظ نہ کیا جائے حائے اس کے خیال میں «عدار» کو، جو عام طور پر عس کے رو کے ساتھ بولا جاتا ہے، نکسر عس، رورب ارار، ٹرہا اور ربردسی حلی سے عس اور حای حطی کا نکالنا سامعین کو اسے آپر ہسانا ہے ہاں، اگر کوئی لفظ عوام کی بولچال میں تلفظ اصلی سے ہٹ جائے، تو اسے ضرور صحیح طور پر استعمال کرنا چاہیے

(۲) نکمے اسے عہد کے شرف اور مسند ساعروں کے کلام میں عربی اور فارسی الفاظ کے ساتھ ٹھٹھ ہندی

اسی طرح نکما لے نہ بھی لکھا ہے کہ آخر وہی ایسا دوا لے ہو گئے ہیں، اور اسی حالت میں فوت ہوئے (ص ۱)

اس معاصرانہ ناس کے پس نظر، مرزا اوج کے دوانگی سے احلاف کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے، اور آراء لے رنگیں کی ربانی اوب کا آخری حال جو کچھ لکھا ہے، اوس پر بھی آنا ہے (۱)

(۱) افسر کے دماغ یا حیا ہے کہ اوہوں لے نکا کی ہمدردی میں حکم جد باور صاحب لکھنوی سے رسوں طب پڑھی بھی اور مرزا محمد الدین احمد صاحب ہمدرد عرف مرزا جعفر کے توسط سے کلکتے میں نصیحت اردو دانی دلازم ہوئے ہیں نکا لے اسوس کا قطعہ تاریخ وہاں بھی لکھا ہے، جس سے ۱۲۲۳ھ برآمد ہوئے ہیں، ورنہ ایک تذکروں میں صرف سال عیسوی ۱۸۹۱ء لکھا

(۱۱) اس کتاب سے ہمیں دس شاعروں؛ (۱) مساعروں مرزا حاجی، (۲) مساعروں مولوی محمد اللہ (۳) اور مساعروں سید مہر اللہ حیا عبور کا سا حلیا ہے، جس میں سے غالباً دوسرے مساعروں کا ذکر اس سے پہلے کسی لے میں کیا

مآخذ حواشی

اس کتاب کے حاشیوں کی ترتیب میں جن کتابوں سے مدد لی گئی ہے، ان کی تفصیل حسب دلی ہے :-

(۱) صاحب گل رعنا لے بھی (ص ۲۸۸) مرزا اوج کی رواب کر دلی کرے ہوئے اس کے حواشی سے انکار کیا ہے

ہے اگر نہ واقعہ صحیح ہے، تو پھر آزاد کے سبب کردہ
قصوں کو نہ مانے کی کوئی وجہ نہیں (انصاف)

(۶) فام الدین فایم رامپوری کے متعلق لکھا ہے کہ اب
کے کلام میں مرزا کی نالی کلمات اور سدس الفاظ اور میر
کی، سوسگی و سوسگی نکاح نظر آتی ہے یہ نہ بھر صرف اسی
انک ساعر کو نصیب ہوا ہے کہ اس کا قصیدہ قصیدہ اور عرل
عرل کہلائے کی مسخو ہے ورنہ اکثر نہ دیکھے میں آنا ہے
کہ با تو قصیدہ عرل ہو کر رہانا ہے، اور با عرل قصیدہ نہ جاتی
ہے اسی طرح فام کی مہوناں اور رابعات اپنے اپنے حصائص
کی حامل ہیں

(۷) مصحفی کو اسنادی میں نالیء میر سور لکھا ہے، اور
نہ بھی لکھا ہے کہ حب نہ لکھو مہجے، وہاں حرأت کا
طوطی بول رہا تھا کسی نے اب کی طرف مطلق نوحہ نہ
کی باچار نہ حرأت کے مقابلے میں آڈٹے اور بس سال نک
حرأت اور اوس کے ساگردوں کے پورے لے کر سے س
نہا جنگ کر کے، اہل ادب کو اسی طرف مائل کنا اور آخر کار
حرأت کے برابر، بلکہ اوس سے زیادہ سہرہ حاصل کر لی
(ص ۹۴) محب ہے کہ اس سلسلے میں نکنا لے اسکا کا نام نہیں
لنا حالانکہ انتخاب میں «مصحفی و مصحفی» والا معرکہ انہیں
سے اس آنا تھا

(۹) اسکا کی عمر کا اد کر عام بد کروں میں نہیں ملتا مگر نکنا لے
لکھا ہے کہ انہوں نے ۶ سال سے کچھ زیادہ عمر پائی۔

مصنف نے دساحے میں یہ بھی دایا ہے کہ اوہیں اس کی تربت کا حال
کس طرح اور کب بدا ہوا، اور اس طویل اور وب طلب کام
میں کس کس نے اون کا ہاتھ بٹانا

اس کے واقعی آثار کا بعض دسوار ہے، ساہم کتاب کے
بعض مقامات سے پتا حل جانا ہے کہ ۱۱۶۴ھ سے کما پہلے مصنف
اس کی تربت میں مشغول رہا

(۱) لطف اللہ خان نثار کے ذکر میں آرووے لکھا ہے،

» درس سہ کہ ہزار و یکصد و چاہ بہ ہجرت، در او
میں اس رحمت اردی دوسب « (۴۶۴ ب)

اریح مجدی (۵۹۶ ب) میں عرۃ ریح الاول ۱۱۵۹ھ (۴۳۶ ع)
اریح وفات مدرس ہے لہذا نثار کا حال حمادی الاولی سنہ ۱۱۵۹ھ کو رہ
میں لکھا جانا چاہے

(۲) لہذا خانۂ عالیہ راہ و میں اس مدرسے کی پہلی حلد کا
انک نسخہ محفوظ ہے جس کے انک وری بر حد طرس حور۔ آروو کے
علم کی لکھی ہوئی ہیں چونکہ اس حلد کی تربت حروف پہچی کے
مطابق ہیں ہے اس لیے انکا طور پر اسے مسودہ کہا جاسکتا ہے
اس مسودے میں فرہاس خان امند نو « لہذا ریح » کے الفاظ سے
ناد کیا ہے (۳۶۷ الف) اریح مجدی (۵۹۶ ب) میں ان کی اریح
وفات، و حمادی الاولی سنہ ۱۱۵۹ھ لکھی ہے لہذا آرووے ان
کا حال حمادی الاولی سنہ مذکورہ سے پہلے لکھا ہوگا

(۳) اسی مسودے میں شرح علی حشر کے متعلق لکھا ہے:

» و سال بار باد ناسد، ک وارد ہندوسان گسہ ار سلط نادر
سا برولمر و اران، درس ملک آمد، و درہ گامکہ سامعہا ر
ہندوسان بر سلط گردید، و ساہجہاں آباد دہل بصری او

۱۔ مجمع العائس، علمی

یہ فارسی کہ شعاعوں کا تذکرہ ہے جسے ہندوستان کے
مائے ناز بغداد، سراج الدین علی خان آرو اکبر آبادی، دہلی
سید ۱۱۶۹ھ (۱۷۵۶ء) نے تصنیف کیا ہے

دہلی میں مصنف نے لکھا ہے کہ میرے ہاں، ہندو
مخلص، نے اس کے چہ ہونے کی حسب ذیل تاریخ لکھی ہے:

اس تذکرہ کے حواریں گان
سجل جو دوسرے سراج الدین خان
بغداد، آرو میں سرگرد
"گلزار حال اہل مدنی جہاں"

چونکہ جوہیہ مصرع کے ۱۱۶۳ ہجری ہوئے ہیں اس لیے
۱۱۶۳ھ (۱۷۵۱ء) میں اس کا احیاء ہونا چاہیے۔ روئے
سواحد بھی اسی تاریخ کے مؤید ہیں۔ مگر میرے
تکابیر میں جو مراۂ ۱۱۶۵ھ (۱۷۵۱ء) کی تصنیف ہے اس کا
کئی جگہ حوالہ دیا ہے۔ علامہ علی آزاد ناگراجی نے روارہ
(ص ۲۲۸) میں جو کئی ال کی کوشش کے بعد ۱۱۶۶ھ (۱۷۵۲ء)
میں ضم ہوا تھا، اس کا رد کیا ہوا ہے۔ ان کا ہے اور
حیرانہ عامرہ (ص ۱۱۷) میں جو ۱۱۷۶ھ (۱۷۶۲ء) کی تصنیف ہے
لکھا ہے کہ یہ تذکرہ مذکورہ بالا سید ۱۱۶۳ھ میں مرتب
ہوا ہے

لیکن مصنف نے اس تذکرے کی ابتدا اس تاریخ سے
رسوں سے کر دی ہے۔ شروع میں یہ دو محبت اشعار کی ایک
خاص بھی رقم رقم اس نے تذکرے کی حیثیت احسار کر لی

حوکہ انعام ملے کا واقعہ عمدہ الملک کے الہ آباد سے واس ہوئے کے بعد کا ہے، لہذا یہ دیکھا جاہے کہ عمدہ الملک الہ آباد کب حاکم کس وب واس ہوئے میں ولی اللہ نے تاریخ فرج آباد میں لکھا ہے کہ عمدہ الملک ۱۱۵۲ھ (۱۷۳۹ع) میں الہ آباد حاکم ہوئے فرج آباد سرسرف لائے تھے (۸ الف) حرائہ عامرہ (ص ۷۶) میں بھی اب کے الہ آباد کی صوبداری پر مقرر ہوئے کا یہی سال تحریر ہے فائیم نے محرن نکاب (ص ۳۲) میں انعام مخلص کے تحت ان کا ذکر کرے ہوئے یہ لکھا ہے کہ

» آخر الامر برسرہ اعتماد الدولہ بہادر محصور آد سہ سال تمام
برآں کسب کہ نصا برگہ ناں بصورت حیدر ولاد ساحہ
رای رحمت روح او م ساد »

عمدہ الملک نے ۲۳ دھچہ ۱۱۵۹ھ (۱۷۴۶ع) کو دہلی میں سہداد نابی ہے (تاریخ مجددی تحت ۱۱۵۹ھ) فائیم کہا ہے کہ اوہیں الہ آباد سے واس آئے ہوئے پورے ۳ برس میں ہوئے تھے اس حساب سے اوہیں ۱۱۵۷ھ (۱۷۴۳ع) کے اعاز میں دہلی واس آنا جاہے لیکن آزادے حرائہ عامرہ میں لکھا ہے کہ یہ ۱۱۵۶ھ (۱۷۴۲ع) میں بارشاہ کی طلب پر دہلی واس آئے حام کے دیواب رادہ میں (۱۳۱) انک عرصی عمدہ الملک کے نام مندرج ہے، جس کا سہہ بائف ۱۱۵۶ھ مانا گیا ہے اس سے آزادے کے باب کی تائید ہوتی ہے، کون کہ اگر عمدہ الملک اس سہہ میں دہلی کے محازے الہ آباد میں ہوتے، تو اس عرصی کا وہاں بھیجا جاا کچھ رادہ برس واس میں تھا لہذا اس سال کے بعد حراس کو انعام دلا جاہے چوہکہ آروو نے حراس کے متعلق یہ لکھا ہے کہ اوہیں

آمد، طرف آگره روه، - رگرس خريده رد، رد ار روف
 افواج ساهي نار اهلي آد خون کسي، جانکه اند قدر او
 بساحب، نرم ولات عارم لاهور گسه، بسروايب روف د
 دي که عمده الملك امر جان مهادر از اله آاد بحضور ريلند
 اوقع قدر ساسي نار ساهدان آاد آد حد گاه دنگر ل ک ا و
 عفا راري درس سپهر رد که بحس بند کرد واهال باور
 رد، اعد الملك درارد لک دام حد او ناساه رايب او گفد حالا
 بحس و رفاه کرارا، راند سمسو حب و سر و سر
 سر - - - - - (۳۱)

اردو کے حسن و ب نہ الفاظ اکٹھے ہے، اوس و م (الف)
 سراں امی سوا عمری اکٹھے حکے ہے (ب) اوہیں ہدوساں آے
 نورس با اس سے کٹھہ رہا۔ سرحد ہو دا ہا، (ح) اور اوہیں
 شہد الملک اہر خان ہمار کی عرب برار اہ لے ۱۲ لکٹھ کھڑے۔ ام
 بھی سطا و ہا۔ ہے جس کے سب سے اون کی رہتی آرام —
 دہرے لکی بھی

(الف) حراس نے انہی سوا چھ مہری ۱۱۵۴ھ (۱۷۴۱ء) کے احقر
 میں حمیم کی ہے چنانچہ اس کے حاتمے میں لکھے ہیں :
 « ار حاس ورورد ساهجہاں آناد احوال بحرہ کہ آ۲۰ سال
 اربع و خمسین و مانہ بعد الالف اسب سہ سال و کتری گرسہ
 کہ درں بلدہ اوقات سر رقبہ و در سہ در حبال حرکت و محاب
 ارں کسور، کہ بعات سائر اعداد رد ام و ار کرب
 راع سابعہ سر اد « (ص ۱۲)

۔ اس سے دو ماہ معلوم ہوئی ہیں؛ پہلی یہ کہ اس کا احیاء ۱۱۵۴ھ کے آخر میں ہوا، اور دوسری یہ کہ اوس وقت تک اوہیں کوئی اہم کام ملا تھا، جس کے باعث سے اطمینان خاطر کے ساتھ مہان زندگی میں گزار سکے ہے لہذا ہمیں ہے کہ آروے حسین کا حال ۱۱۵۴ھ کے آخری حصے کے بعد لکھا ہے۔

لکھو روایہ ہوئے سے ول اک جاری رہا ہے حاجہ مجدد علی
 راجہ سالکوٹی کے معنی لکھا ہے کہ «ناردرہ، ساردرہ السب کہ
 رحمت اردی دوسہ» (۱۶۷) آرادہ بلگرامی لے سہرو آراد (ص ۴۷) (۲)
 اور حوائث عامرہ (ص ۲۴۴) میں راجہ کا سال وفات ۱۱۱۵ھ (۱۷۰۳ع)
 مانا ہے۔ میں نے انک کتاب میں «ناد حسرت علی حدر» مادہ
 ناراج ٹھہرا ہے اس کا پہلا مصرع بنا رہا۔ اگر اس جگہ
 بعد میں ہے، تو اس کے اعداد ۱۱۴۹ ہوئے ہیں مہر حال راجہ
 کا تذکرہ ۱۱۶۴ھ، تا ۱۱۶۵ھ تا ۱۱۶۶ھ میں لکھا گیا ہے
 مسیح سعد اللہ گیس کے بارے میں لکھے ہیں کہ «نسب
 و راجہ سال میں اس عالم علوی حراہ لند» (۳۸۵ الف) مسیح لے
 سہرو آراد (ص ۱۹۹) کی روایت کے مطابق ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۱۴۸ھ
 (۲۸-۱۷ع) کو رحلت کی ہے اس حساب سے ان کا حال ۱۱۶۶ھ
 (۵۲-۱۷ع) میں لکھا جانا چاہئے

فعالی کے ذکر میں فرماتے ہیں:

«درس امام مع دران ذکر اخبار کدہ ام حاجہ در عرصہ
 سہ چار سال سبب عزل گمہ سد اگر عہدہ کدہ دنگہم
 گمہ می آمد اسماء اللہ الی، والآخر
 سال ر چہارم سہر ربیع الاول ۱۱۶۶ھ سال ردیف وں
 رسد ام اگر ارادہ اری محل سیدہ عام کرد حراہد سہ
 اسب سہر دہلی وہادہ دوساں صہر سہادہ رافع سیدہ
 والا میں اس ناعام بر سیدہ سہ سہی عہ
 دیگر، محمی بنام کہ اس عہدہ میں کہ مع سال سکر اندہ
 عہدہ عہدہ ای حدود گمہ اندہ مع کن مع عام دران کردہ
 الامام سانی دگر و اس سانی ہرحدہ ناعام بر سادہ، اما دہوی
 ار حات کریم مطابق اسب کہ وں آن اندہ ہرحدہ در مہرحدہ
 سبب و ہسم اسب ار عہدہ ناد داد اللہم (وہی) دعا و

ہندوستان آئے ہوئے نو برس نا اس سے زیادہ دور حکمے ہیں اور یہ آزاد کے ناں کے مطابق (سرو آزاد؛ ۲۲۵، حوالہ عامرہ ۱۹۴) سنہ ۱۱۳۷ھ (۱۷۲۷ع) میں سمندر کے راستے سے دریگاہ ٹھٹھا میں اورے بھیے، لہذا اس تاریخ کو سامنے رکھ کر آورو کے نو برس نا اس سے زیادہ کا حساب لگانا جائے و محوما ۱۱۵۷ھ ہی صحیح نکلا ہے یعنی اب کے اتمام دہائے اور پھر آورو کے تذکرے میں ان کا حال لکھے جائے گا یہی سال قرار دانا ہے چونکہ آورو نے اصط «حالا» بھی استعمال کیا ہے، دوسرے وہ اس درست ہوگا، کہ ان کا ذکر کرے وہ، یادساز کے حضور سے اتمام ملے زیادہ عرصہ کر رہے ہیں دانا ہا اور اتمام پورا ۱۱۵۷ھ میں ملا ہے، پس ان کا حال بھی اسی سال کے اندر لکھنا چاہیے۔

میں نے آورو نے حوالے سے سیر نکالا اور تمام مدارس کے ذکر «درسولا» کہہ کر کہا ہے، جو سرو آزاد (ص ۲۲۵) کے مطابق، ۱۱۶۱ھ (۱۷۴۸ع) کے بعد کا واقعہ ہے اس لیے یہ وہاں صحیح نہ ہوگا کہ اس سال کے بعد، کتاب کو مرتب کرے وہ، بارہ واقعات کا اضافہ کر دنا گیا ہے، جس کی مثالیں خود اس کتاب کے اندر بھی کچھ کم ہیں ہیں

اب یہ دیکھا چاہیے کہ ۱۱۶۴ھ کے بعد نصف لے کہاں کہاں اور کس کس سال میں نئے مغلوات کا اضافہ کیا ہے کتاب کے معور مطالعے سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ آورو نے آئندہ میں سال میں حاشیا برسم کی ہے، اور یہ سلسلہ محرم سنہ ۱۱۶۸ھ (۱۷۵۴ع) میں

ھے، اوس سے نہ معلوم ہوا ہے کہ عالمگیر نالی کی محبت سبسی کے بعد اور معین الملک کے انتقال سے قبل راجہ ناگرملا نابت ورر مقرر کئے گئے، اور «مہاراجہ عمدہ الملک» خطاب ملا لکن یہاں واعاب کی سب سب یہیں ہے کوئکہ عالمگیر نالی ۱ شعبان ۱۱۶۷ھ (۳ جون ۱۷۵۴ء) کو تخت نشین ہوا تھا، اور معین الملک، حرائہ عامرہ (ص ۹۸) کے نان کے مطابق، محرم سنہ ۱۱۶۷ھ (نومبر ۱۷۵۳ء) میں گھوڑے سے گر کر فوت ہوا ہے مہر حال نہ یہی امر ہے کہ ناگرملا عالمگیر نالی کے عہد میں نابت ورر سانا گنا تھا حاجہ مولوی قدرت اللہ سووی رانموری نے حام حہاں نما (ص الف) میں، عالمگیر نالی کے سال اول خلوس میں لکھا ہے کہ

«اگر ل - ر عہد محمد سادہ حدت دیوانی حالہ داس، و
در عہد احمد سادہ دیوانی میں ہم براں سہ سدا، و دریں وقت
نابت وراد ناو موس گسب»

اب امور کے بس نظر نہ یہی ہے کہ آردوے میں بھی
کا حال شعبان ۱۱۶۷ھ (جون ۱۷۵۴ء) کے بعد لکھا ہے
لکن یہاں نہ امر واضح کر دینا ضروری معلوم ہوا ہے کہ
۱۱۶۶ھ اور ۱۱۶۷ھ کے سابق الذکر دونوں واعاب اور میں بھی کا حال
میری رائے میں اصل نسخے کے حاشیوں پر ٹھائے گئے ہوں کے بعد
میں اس نسخے کے کاتب نے اوپر کو متن میں شامل کر لیا ہے
اسکا ثبوت نہ ہے کہ پہلے دونوں اصافوں کے ساتھ الفاظ «مہ عقی
عہ» کاتب نے متن میں نقل کر دیے ہیں، جو ہمیشہ مسماہات کے
ساتھ حاشیوں پر لکھے جاتے ہیں مہر کا حال اگرچہ میں میں
اس لفظ کے ساتھ نقل میں گنا ہے، مگر نہ ۳، ۴ و ۵ میں
کے خط سے مختلف عمدہ نسخوں میں کسی دوسرے نے لکھے

ترجمہ ۴۰۰۰ عہ

اس عمارت کا دوسرا پراگراف ۲۴ ربیع الاول ۱۱۶۶ھ کو
 ٹھہرا گیا ہے، اور بسرا ۶۸ وں سال کی عمر میں آرو کی
 انداس کا سال «نول عت» سے ظاہر ہوتا ہے، جس کے اعداد
 ۱۹۹ میں اگر ان دونوں عددوں کو جمع کیا جائے، تو ۱۱۶۷
 حاصل جمع ہوگا چونکہ اس بسرے پراگراف کو «دیکر» کے
 لفظ سے شروع کیا ہے، اسلئے ہم اسے دوسرے کے بعد لکھا
 جاتا ہے، اور کچھ بعد میں کہ ۱۱۶۷ھ (۱۷۵۳ع) ہی میں ٹھہرا
 گیا ہو

سواآراد (ص ۲۲) میں آرو کا سنہ پیدائش دسہائی صدیء
 ساردہم، اور حسانہ سامرہ (ص ۱۱۷) میں ۱۱۱ھ بھی ملتا ہے
 ان دونوں صورتوں میں یہ ٹکڑا ۱۱۶۸ھ (۱۷۵۴ع) تا ۱۱۶۹ھ (۱۷۵۵ع) میں
 بحر کا ہوگا مگر میری رائے میں اس قسم کے تمام کام آرو سے
 رھلی میں احام دیے ہوں گے جو اب کا وطن ہو چکا تھا
 آخر محرم سنہ ۱۱۶۸ھ میں رھلی چھوڑ کر لکھنؤ میں مجھے بر
 انداز اس معاش اور بعد ازاں موت نے اسی مقام تک
 ہی ہوگی کہ ذکر میں بغیر و بدل کرے؟

میر بھی میر کے ذکر میں لکھا ہے:

«ار حید سال محاب علی القاب عمدہ الملک مبارحہ ہادر
 مگر راند مبارحہ کہ در عہد فرحید بہد حضرت فردوس
 آرامگا، و بعد ازاں در راں خلاف و آواں سلطان احمد شاہ نادشاہ،
 مربع میں حار فانی دوائیہ خالصہ سر بنہ و دوائیہ سن و
 اراں نار برہہ عالیہ مرہ باب الورار کامروای نامداران
 عالم و صاحب السیف و القلم شدید» (۴۴ ص الف)

میر نے اسی سوا مجموری (ص ۷۷ و ۷۶) میں جو کچھ لکھا

۳۔ کتاب السعرا (نکات)، فلبی

۱۰ اسناد سعراى هند، مير محمد بهى مهر، موقوف سنہ ۱۲۲۵ھ
(۱۸۱ع) کی تصنیف ہے، جس میں ۳۱ اردو گو شعروں کے
مختصر حالات اور مسجوع کلام مندرج ہے

میر صاحب نے کسی جگہ تصنیف کا سال صراحتہ نہیں کیا
ہے البتہ اندراج محلص، موقوف ۱۱۶۴ھ (۱۷۵۱ع) کے حال میں
کہتے ہیں کہ «فرب نکسالس کہ درگرسٹ» (ص ۸) اس
سے ڈاکٹر اسپرنگر (۱) نے فرما کر ہے کہ اس کا سنہ
تالیف ۱۱۶۵ھ (۱۷۵۲ع) ہے مولوی عبدالحق صاحب نے بھی اسے
سلم فرمایا ہے، اور یہ لکھا ہے کہ چونکہ گردیری نے اپنا
تذکرہ میر صاحب ہی کے جواب میں لکھا ہے، اس لیے
اس سنہ کی صحت کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے (۲)

کتاب کے مطالعے سے اس کے آعار و احام پر حسب دلی
روسی ٹپنی ہے:

۱۔ جعفر علی خان رکی کے ذکر میں مهر نے لکھا ہے:

«بادشاہ محمداہ، ر اور فرماں موی حقہ کردہ بود دو سہ
سعر موروں کرد دیگر سراجام ارو باف اکروں سج
محمد حام، کہ بوسہ آمد، با تمام رسالہ و آن وی حالی
ار مرہ نسب» (ص ۱۳۶)

حام نے «دیوان رادہ» میں اس مثنوی کے عنوان پر لکھا
ہے کہ «حسب الحکم محمد شاہ بادشاہ، معروف جعفر علی خان صادق»

(۱) میرتب کا احاطہای سا اردہ ۱۷۵

(۲) مددہ نکات، طبع نان، صفحہ ح

ہیں اس خط کے لکھے ہوئے اسعار اور الفاظ کتاب کے دوسرے حاسموں پر بھی حاخا نظر آئے ہیں، جس سے میں یہ فہم کرنا ہوں کہ یہ کتاب کے مصحح کا خط ہے "یر" کا حال وعبرہ پہلے کاتب نے اس لکھا تھا مصحح نے نئے ورق داخل کر کے، وہ مصرع حوسای الذکر ساعر کا آئندہ صفحہ پر لکھا، اور اوسکی رک چھل کر مَر کے حال کے شروع میں لکھ دی ہے، اور اس طرح آخری صفحہ پر حگہ یہ رہے کے باعث کچھ مَر کے شعر حاسمے پر بھی لکھے ہیں اس کتاب کے دو نسخے کماحقہ عالمہ رامپور میں محفوظ ہیں جس نسخے کا حواسی میں حوالہ دنا گا ہے، وہ حاتم کے باب کے مطابق ۱۱۷۸ھ (۱۷۶۴ع) میں ۵۰۰ نفی کے مری، مہاراجہ عمدہ الملک بہادر، کے لیے حسب رائے کھری لے کو بہر میں نقل کیا تھا یہ $\frac{18 \times 22}{3}$ سائز کے ۲۱۰ اوراق پر مشتمل ہے، اور ابھی

لک طبع میں ہوا ہے

۲۔ گلس گہوار، مطبوعہ

یہ حواحدہ خان محمد اورنگ آبادی کی مصنف اور فارسی زبان میں اردو کے ۳ شاعروں کے حالات پر چھوٹی سی کتاب ہے، جسے محاط طور پر اردو کا سب سے پہلا تذکرہ کہا جاسکتا ہے، کیونکہ دیباچے میں مصنف نے "گلس برم گہوار ہے" اسکا مادہ نارنج لکھا ہے، جس سے ۱۱۶۵ھ (۱۷۵۲ع) برآمد ہوئے ہیں یہ تذکرہ سید محمد صاحب، ام۔ اے، نے، حیدرآباد سے ۳۴۳ھ ۱۳۳۹ ف کو ایک مفید دساجے اور حواسی کے ساتھ چھوٹے سائز کے ۶۸ صفحات پر چھاپ کر سابع کر دنا ہے

نو اوس کا سال انتقال ۱۱۶۲ھ فرار پائے گا، اور اس صورت میں
میر صاحب نے اوس کا حال ۱۱۶۲ھ سے قبل یا اسی سال، انتقال
سے پہلے، لکھا ہوگا

میں مقامات پر میر صاحب نے حاب آررو کے تذکرے
کا حوالہ دیا ہے آررو کا یہ تذکرہ ۶۴ — ۱۱۵۷ھ (۱۱ — ۱۷۴۴ع) میں
تمام ہوا تھا اسی طرح دکنی شاعروں کے حال میں سید عبدالولی
عزیز سوری کے حوالے نظر آتے ہیں خود اب کے ذکر میں
میر صاحب نے لکھا ہے کہ یہ بارہ وارد ہندوستان میں آزاد
دلگراہی نے سرو آزاد (ص ۲۴۶) میں اور عاسقی نے سیر عسی
(۴۵۶ الف) میں تحریر کیا ہے کہ اب کا دہلی میں ورود
۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۱۶۴ھ (۷ اپریل ۱۷۵۱ع) کو ہوا تھا
اب دونوں باتوں کو پس نظر رکھ کر یہ فاس کیا
جاسکتا ہے کہ میر صاحب نے اس سنہ و ماہ کے بعد تذکرہ
مکمل کیا

مخلص، موفی ۱۱۶۴ھ کے بارے میں کہتے ہیں کہ
اب کو مرے انک سال کے قرب ہوا مخلص کی وفات کا
بہتہ ہمیں معلوم نہیں ہے البتہ یہ ہمارے علم میں ہے کہ
احمد شاہ، بادشاہ دہلی، کے خلوس کا چوتھا سال تھا احمد شاہ
ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۱ھ میں محب پس ہوا تھا لہذا اس کا چوتھا
سنہ خلوس، ربیع الثانی ۱۱۶۴ھ سے شروع ہو کر ربیع الثانی ۱۱۶۵ھ پر
حتم ہونا چاہیے اس لیے ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ
ربیع الثانی ۱۱۶۵ھ کے لگ بھگ کتاب السعرا لکھا جارہا تھا اور

یہ مثنوی نظم کی گئی ہے (۱۸۹ ا۔) اگر لفظ «اکو» حود
 ہر صاحب ہی کا لکھا ہوا ہے، اور کانسوں نے اسی طرف سے
 اس کا اضافہ یا کسی دوسرے لفظ کی جگہ اس کی نسبت کا
 ارتکاب نہیں کیا ہے، تو اس کا یہ مطاب ہوگا کہ نکات السعرا کی
 یہ عبارت مجد ساہ، دوفی ۱۱۶۱ھ (۷۳۸ع)، کی رنگی میں یا اوس
 کے افعال سے کچھ بعد لکھی گئی بھی چونکہ حام کے مستحب
 کلام میں دیر صاحب نے صرف انک ساعر (۱) اوس عرل کا حیا ہے،
 جو ۱۱۶۱ھ کے کسی مساعرے کی طرح میں لکھی گئی بھی،
 اس سے برسر و اس نہ ہے کہ رکی اور حام کا حال اسی
 سہ میں بحریر کیا ہے اگر ہر صاحب نے حام کا حال زیادہ
 بعد زمانے میں لکھا ہوا، تو اوں کی بعد کی کبھی ہوئی
 عرلوں کے ساعر بھی چنے، جو دلی کے مساعروں میں برابر پڑھی
 جانی رہی ہیں

۲۔ دلاورخان ہرنگ کو ہر صاحب نے زندہ دیا ہے
 (ص ۱۵۱) گردری لکھا ہے کہ «سالی حد اس پس، مراحل راہ
 مرگے دود»

اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ گردری نے ہرنگ کا حال آخر
 ۱۱۶۵ھ میں لکھا ہے، اور «حد» سے صرف ۳ سال مراد ہیں،

(۱) و سحر یہ ہے،

دلوں کی راہ خطرناک ہوگئی آتا،

کہ حد دور سے وہوف ہے نام و سلام

یہ سر دیوان رادے کے فلمی وحد کماحقہ راہ وری وری ہے

موجود ہے

(۱۳ نومبر ۱۷۵۲ع) کو جنم ہوا تھا
 اس مذکرے کی بعض عبارتوں سے اس کے آثار، اور
 جنم نالے کے بعد کے اصفوں پر حسبِ دلیل روسی پڑی ہے
میر ناصر سامان، ولی اللہ اسد اوی سرھدی، اور اسد نار خان
 اسات کو لکھا ہے کہ اب کے اصفال کو چند سال ہوئے
 سیر عسقی (۳۱ الف) میں سامان کا سال وفات ۱۱۴۷ھ (۱۷۳۴ع)
 اور اسد اوی کا (۷۸ ب) ۱۱۵۰ھ (۱۷۳۷ع) اور تاریخ مجددی (۵۹۶ الف)
 میں انسان کا سنہ وفات ربیع الاول ۱۱۵۸ھ (۱۷۴۵ع) مندرج ہے
 »چند« کا لفظ ۳ سے ۹ تک کے اعداد پر بولا جاسکتا ہے اگر ہم نہ
 تسلیم کر لیں کہ گردری لے ہر جگہ »حد« سے بس سال مراد
 آئے ہیں، تو اب مرحومین کے سالہای وفات کے اس نظر،
 ان کا حال ۱۱۵۰ھ، ۱۱۵۳ھ اور ۱۱۶۱ھ میں لکھا جانا چاہیے اور
 اگر نہ کہا جائے کہ گردری کی مراد ہر جگہ تو ہے، تو پھر ان
 کا حال علی المرتب ۱۱۵۶ھ، ۱۱۵۹ھ اور ۱۱۶۷ھ میں لکھا گیا ہوگا
 اور اگر سنہ ۱۱۶۵ھ سے حساب کیا جائے، تو پھر علی المرتب »حد«
 کا اطلاق ۱۸، ۱۲ اور ۷ برس پر ہوگا ان میں سے آخری استعمال
 تو صحیح رہا ہے، مگر دو پہلے قطعاً درست نہیں، نہ حساب کی
 روسے اور نہ ہمارے دور مرہ کے اعشار سے اس بنا پر میرا
 خیال نہ ہے کہ گردری لے »حد« سے تو سال مراد آئے ہیں،

بہ) میراس جان کا محض اند تھا اگر محض کے لحاظ سے اس کا ذکر کیا جائے،
 و حرف الف میں جانا چاہیے تھا، اور اگر نام کے آثار سے ذکر ہو جائے، تو حرف
 ، میں جانا حرب نام کسی طرح مذکور نہ ہونا حسیحہ را ور کے فلمی سحے
 میں اور فص الکلمات میں نہ سب شعر نا کار ہی کے نام سے لکھے ہیں

چونکہ حسبِ باب ذکرِ میر (ص ۷۲ و ۷۳) میر صاحب نے،
شعبان ۱۱۶۵ھ (جون ۱۷۵۲ع) میں، نواب بہادر کے معمول ہو جانے
کے بعد، اسے سودا کے ماموں، حاج آرو، کی ہمسائیگی چھوڑی
ہے، اس لیے بعد میں کہ اس تاریخ سے قبل ہی مذکورہ حم
کرتے ہوں، ورنہ مذکورے میں، انہیں «اساد و میر و مرشد
دادہ» کے لفظوں سے یاد نہ کرے

بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ میر صاحب نے تقریباً ۱۱۶۱ھ میں
با اس کے کچھ بعد اپنا مذکورہ لکھا شروع کیا تھا اوس وقت
تک اس موضوع پر کسی کتاب کا لکھا جانا میر صاحب کے علم
میں نہ تھا۔ سنہ ۱۱۶۳ھ میں وہ اس کام میں مشغول تھے محض
کی وفات کے ایک برس بعد تک بھی نہ کام میں ہوا تھا، اور
آرو کے متعلق انہوں نے جو عمدہ تعریفی کلمات استعمال کیے
ہیں وہ شعبان ۱۱۶۵ھ کے قبل کے لکھے ہوئے ہیں، جب کہ
وہ آرو کے یہاں با اور کے ٹوس میں رہا کرتے تھے
م۔ مذکورہ رحمہ گویاں (گردری)، فہمی

یہ سند فتح علی حاج گردری دہلوی، موقوف ہ شعبان ۱۲۲۳ھ
(۱۶ ستمبر ۱۸۰۹ع)، کا مرتب کیا ہوا، ۹۷ اردو گو شاعروں کا تذکرہ
ہے (۱)، جو حامی کی تصریح کے مطابق ہ محرم ۱۱۶۶ھ

(۱) مرزا عبدالحق صاحب نے سجدہ طوعہ کے دستِ احده میں ۹۸ شاعر نام
ہیں لیکن دراصل ناکار کے ذکر میں مصنف نے لکھا تھا، کہ «اس شعر حوس گ
مرائیں جان مرحوم است» اور اس کے بعد ناکار کا و شعر لکھا تھا اس کے
مراد میر صاحب نے مرائیں جان کا ذکر حال کر کے عواں قرار دے لیا، اور ا
طرح ۹۸ شاعر شمار کر لیے اولاً و اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ناکار کا
شعر مرائیں جان کو نسبت تھا مانا گردری کا تذکرہ حروف بھی پر مرتب ہے انامی

اوپ کی ربانی سال دنداس کا ذکر نہ سنا ہو، نا بصورت دیکھ،
اوپ کی عمر کا صحیح اندازہ لگا ہو مررا صاحب کا سال ولادت
۱۱۱۱ھ (۱۶۹۸ع) سے ۱۱۱۳ھ (۱۷۰۱ع) تک سنا جاتا ہے اگر
علی الافل ۱۱۱۱ھ ہی کو احسار کرا جائے تو اوپ کا حال ۱۱۱۷ھ
(۱۷۰۶ع) میں لکھا جاتا چاہئے

آخر میں یہ سوال باقی رہنا ہے کہ کیا ۱۱۰۶ھ میں گریز کی
ادی عمر بھی کہ وہ کوئی مذکرہ مرتب کرے کا اہل ہونا اس کے معانی
یہ عرصہ ہے کہ سسر عسوی (۱۷۰۹ الف) میں لکھا ہے کہ اوس نے
۹ برس کی عمر سا کرہ سعبان ۱۲۲۳ھ (۱۶ ستمبر ۱۸۰۹ع) کو رحلت
کی ہے، اور «انجات سلف» وارڈ تاریخ وفات ہے اگر نہ دان
صحیح ہے، تو ۱۱۰۶ھ میں اوس کی عمر ۲۷ برس کی ہوگی نہ عمر
اس قسم کا کام انجام دے کے لیے بالکل موروں ہے خود
میر صاحب کی عمر مذکرہ حم کرے وف ۳ برس کی بھی (۱)

اس مذکرے کا ایک فہمی مسجده، جس میں دراحہ اور ایک دو
راحم ساوٹ ہیں عالماً سید محسن علی، مصنف سراسا سحر، کا
لکھا ہوا، کائنات عالئہ راہ ور میں موحود ہے انجمن رقیہ
اردو نے اسے بھی حباب کر سابع کردیا ہے

۔۔ فص الکلمات (فص) فہمی

یہ سناہ مجد حمیرہ دارہروی، موفی ۱۱۹۸ھ (۱۷۸۴ع)، کا کسکول
ہے، جس میں مذہبی، بصوفی، سارحی اور ادبی معلومات کا
عظیم الساب دھیرہ جمع کیا گیا ہے کتاب ۲ جلدوں میں مقسم
ہے، اور ہر مبحث «کلمہ اللہ» یا صرف «کلمہ» سے شروع

(۱) الاحظہ ہو مفید کتاب مر، مرتبہ آسی اکھو و طوعہ واکو و برس لکھو

اور اس کا آغار ۱۱۵۶ھ کے قرب کیا ہے
 ۵ محرم ۱۱۶۶ھ کو مذکرہ حتم کر کے، بعد میں بھی گردری
 لے کچھ داس بڑھانی ہیں چنانچہ دلاور باب برگ کو لکھا
 ہے کہ حد سال ہوئے کہ اس کا اقبال ہو گا نہ شخص
 نکات السعرا کی قرب کے قرب رہا اگر نہ سام کا جائے،
 کہ حتم نکات نک رہا، تو پھر اس کا نہ مطلب ہوگا کہ
 گردری لے اس کا حال کم از کم ۱۱۶۸ھ میں لکھا ہے

عمدہ الملك امیر حان احام کو لکھا ہے کہ آج سے چھ ال میل
 رحمت اردی سے حاملے انہوں نے ۲۳ دھ سنہ ۱۱۵۹ھ (۲۷ دسمبر ۱۷۴۶ع)
 کو سہادت پائی ہے طاہر ہے کہ ۵ محرم ۱۱۶۶ھ کو اوہیں سہادت
 پائی، ۵ برس ۱۱ دن ہوئے تھے اس صورت میں کسی طرح
 اوہیں «سش سال پش اس» ہوئی ہیں کہا جا سکتا لہذا نہ
 عمارت ۱۱۶۶ھ کے آخر یا ۱۱۶۷ھ کے آغار میں لکھی جانی چاہیے
 مرزا حاجان مطہر کے حال میں لکھا ہے:

«ار بدو حاب الی یو لہدا، کہ عمر سرہیں نہ لاس
 حطوہ سنیں اس، ار لاد مسی نوکل واروا سر رد»

اس عمارت میں «حطوہ سنیں» قابل غور ہے اس فقرے
 کے لغوی معنی ہیں، «سائھوان قدم» چونکہ گردری عام طور پر
 عمر میں لکھا، اس لیے یقیناً اوس نے سوح سمجھ کر مرزا
 مطہر صاحب کی عمر کا اندازہ لکھا ہوگا مرزا صاحب دہلی میں ۱۱۵۴ھ
 میں، اور حود گردری بھی وہیں رہا تھا، اور اوب کا ہم
 مسرت اور مداح تھا اس کوئی وجہ نہیں کہ اس نے حود

سعرای ربحہ کافی صنف نگر دند، و با اس رمان هیچ اسانی ار
ماجرای سو افرای سحروران اس فن سطراری نایب رساند بار
اس فقیر مولف محمد فام الدس، فایم، بعد کرسس نام و سعی عام
دواوس اس اعر فراهم آورده، باره اناب ار هر کدام ر سبل
سادگار در دبل اس باص، که محرم نکاح موسوم است بهد فلم
در آورد

ظاہر حال مصنف کے اس نام کو کسی طرح تسلیم نہیں کیا جاسکتا ہے کہ انک ربحہ کو شاعروں کے معانی انک سطر بھی کسی نے نہیں لکھی ہے، کون کہ ۱۱۶۵ھ کے آخر نک حاکسار کا «معنوی حملہ سالہ خود»، مگر کا «نکاح السعرا» اور گردری کا «نذکرہ ربحہ گویا» مرید ہو چکے ہیں اور نہ یہ سطور کیا جاسکتا ہے کہ اوسے ان نذکروں کا علم نہیں ہوا، کون کہ وہ اوس زمانے میں دہلی کے اندر موجود تھا مگر نذکرے کے مختلف بابوں پر غور کرے سے عیاں ہو جاتا ہے کہ فایم کا نہ دعویٰ صحیح ہے۔ مسلماً وہ ادا نذکرہ لکھے، لہذا، تو اوس وقت نک مذکورہ بالا نذکرے شائع نہیں ہوئے تھے اس دعویٰ کے وجود حسب دلیل ہیں:

(۱) فایم نے سادہ ولی اللہ اسحاق کے معانی لکھا ہے کہ «مدب ہفت سال سد کہ نادر الما اسقال محمود» (ص ۱۸)

اسحاق نے، بشر عسوی (۷۸ ب) اور صبح گلشن (ص ۲۵) کی روایت کے مطابق ۱۱۵۰ھ (۷۳۷ ع) میں رحلت کی ہے لہذا فایم نے ان کا حال مسلماً ۱۱۵۷ھ (۷۴۴ ع) میں لکھا ہے

(۲) اس سبب کی سادہ اس واقعے سے بھی ہوتی ہے کہ میر نے بطاہر ۱۱۶۲ھ میں اور گردری نے ۱۱۶۶ھ سے قبل، دلاور خاں کا ذکر برنگ محلیص کے ماحب کیا ہے گردری نے اور کچھ نہیں لکھا، مگر میر نے نہ صراحت کر دی ہے کہ نہ پہلے ہر رنگ محلیص کرے تھے، فی الحال

ہوا ہے اس کی ایک جلد کا محاسبہ عالیہ رامپور میں اور دوسری جلد حاشاہ رکابہ، ہارہرہ، میں موجود ہے۔ رامپور کے نسخے کے آخر میں «م فصل الکلام» لکھا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فصل الکلام اس کا نام ہے مگر موجودہ نسخہ میں حاشاہ مذکورہ نے اپنی ایک گرامی تحریر میں بتایا ہے کہ اس کتاب کا نام «فصل الکلام» ہے یہی نام اب کے تذکرے میں مرمرۃ بصفاب میں لے بھی دیکھا ہے۔ شاہ صاحب نے اس کشکول میں سحرای فارسی و اردو کے حالات بھی لکھے ہیں کہ اب کے ورق ۱۶ ب سے ۲۷ ب تک کنارہ ورق، اردو کے شاعروں کے حالات پر مشتمل ہیں شاہ صاحب نے صرف دو چار جگہ میں کے نکات السعرا سے اور دو چار جگہ اسی مغلوث اب سے کچھ لکھا ہے، یہ حالات گزری کے تذکرے سے خود اوسے کے لفظوں میں نقل کر رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ورق ۳۸ ب پر سال ۱۱۹۷ھ (جولائی ۱۷۸۳ع) کا ذکر، سال حال کے لفظوں میں پڑھے کے باوجود، میں لے اس کو «تذکرۃ گزری» کے بعد جگہ دی ہے۔

۶۔ محرن نکات (محرن) مطبوعہ

ابہ فام الدس مجد فائم، فائم مخلص، حاندوری المولد، راہ وری المدنی، موفی ۱۲۸ھ (۱۷۹۳ع) کا مرتب کردہ سحرای اردو کا تذکرہ ہے، جس میں ۱۱۸ شاعروں کے حالات ۳ طبعوں میں تقسیم کر کے لکھے گئے ہیں۔ حواہ اکرم نے اس کی تاریخ «محرن نکات» سے نکالی ہے، جس سے ۱۱۶۸ھ (۱۷۵۴ع) برآمد ہوئے ہیں (ص ۶۶) لیکن کتاب کے دستاویزے میں مصنف لکھا ہے:

«محمی و محبت عمائد کہ الی الآن در ذکر و ناں اسماء و احوال

مراد آباد روہ بود حوں در آغا با فوج علی محمد روہلہ ہای جنگ
ہما آمد، ہما بخامع حان مذکر ربحرات عام کسہ سد « (ص ۲۶)

واقعہ یہ ہے کہ نواب سید علی محمد خان بہادر کے ۳ شوال ۱۱۶۲ھ (ستمبر ۱۷۴۹ع) کو فوت ہو جانے کے بعد، صدر جنگ نے روہیلوں کی فوج بوڑے کے لیے، قطب الدس حان کو روہیل کھٹ کی راسب کا روانہ ناساہ سے دلا کر مراد آباد روانہ کیا تھا اور ان کے ساتھ صرف چند سو آدمی بھی روہیلوں نے مقابلہ کر کے انہیں فوج کے ساتھ قتل کر دیا اس واقعے کی صحیح تاریخ نہیں ملی، لیکن مختلف کتابوں سے ثابت ہوا ہے کہ دسمبر ۱۱۶۲ھ (نومبر ۱۷۴۹ع) میں والیہ فرج آباد کی روہیل کھٹ پر فوج کسی سے قتل نہ ہو کر بس آ گیا تھا

میرے «نکات السعرا» میں اور گردبری نے اسے «مذکرہ ربحہ گوناں» میں بھی حسمت کے معنی میں لکھا ہے کہ وہ قطب الدس حان کے ہمراہ روہیلوں کی جنگ میں مارا گیا مگر انہوں نے زمانے کا بھٹ نہیں کیا فائیم اس کے برخلاف یہ کہا ہے کہ دو سال ہوئے جو حسمت، قطب الدس حان کے ہمراہ مراد آباد جا کر، جنگ میں کھٹ رہا جس کے نہ معنی ہیں کہ آخر ۱۱۶۳ھ (۱۷۵۱ع) یا آخر ۱۱۶۵ھ (۱۷۵۱ع) میں اسے دانی معلومات کی راہ اوس نے نہ حال لکھا ہے

بعض ساناب سے ظاہر ہوا ہے کہ فائیم نے ۱۱۶۸ھ کے بعد بھی جانچا اصابے کیے ہیں، جو ۱۱۶۹ھ (۱۷۵۵ع) سے ۱۱۷۶ھ (۱۷۶۲ع) تک کے زمانے کو ظاہر کرتے ہیں

(۱) آرو کے ذکر میں حان آرو کو دعا دی ہے کہ «خدا سلامش دارد» (ص ۱۳)، اور بعد ازاں میر کے حال میں ان کا ذکر بصرۃ ماضی کیا ہے، اور لکھا ہے کہ «در خدمت حان آرو، کہ حالوی او بود، لحنی دانش

اس کو برک کر کے سرنگ اُحدار کیا ہے چونکہ اس دان کے اندر وہ بے لفظ «حالا» نہ عمال کیا ہے، اس لیے ہم اسے دوران سالف کا واقعہ مانیے پر محور ہیں

فائیم نے اس شخص کا تذکرہ اسے الفاظ میں کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہور «ہیرنگ» مخلص کرنا ہے اس سے میں فاس کرنا ہوں کہ اوس نے دلاور حان کا حال بددل مخلص سے قبل لکھا تھا اگر نہ فاس درست ہے، تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم اسے سر کے تذکرے سے قبل کا نہ مانیں، اور کچھ بعد نہیں کہ نہ ۱۱۵ھ کے قرب ہی شروع کا گا ہو (۲) روا مخلص نو مسلم کا ذکر ۴۰ (ص ۱۲۱) اور کریری (ص ۶۴) نے باصطلاح اموات کیا ہے گلزار ابراہیم (ص ۱۳۶) میں لکھا ہے کہ محمد سہا کے عہد میں فوب ہوا حمحانہ (ح ۳ ص ۳۴) کے مصنف فرماتے ہیں کہ اکبر سہا سانی (۳۷ — ۶۱۸ ع) کے عہد میں تھا نہ رائے نو نکسر غلط ہے، کیونکہ ۴۰ اور کریری رسوں میں اس کو مردہ لکھا چکے ہیں الہ گلزار کی روایت قابل غور ہے

فائیم نے اس شخص کے متعلق لکھا ہے کہ «مدب حمد ما حسب کہ ہمیں اسوال از حسان روف» (ص ۶۳) اگر گلزار کی روایت صحیح ہے، تو پھر اس کا نہ مطلب ہوگا کہ رسوا ہے ۱۱۶۱ھ (۱۷۷۸ ع) کے قبل انتقال کیا تھا فائیم نے اس کا تذکرہ مرے کے چند ماہ بعد کیا ہے اس سے ہم نہ فاس کر سکتے ہیں کہ کم از کم ۲۹ ربیع الآخر ۱۱۶۱ھ (مارچ ۱۷۷۸ ع) میں محمد سہا کے انتقال سے قبل فائیم نے نہ حال لکھا ہے

(۴) فائیم نے محمد علی حسمت کے متعلق لکھا ہے کہ

«سابق بریں دو سال، رفات وط الدس علی حان سمب حکا»

۱۱۷۲ھ (۳۱ مارچ ۱۷۵۹ع) سے قبل الحام کو مہج چکا تھا فائیم نے ان کے والد کے متعلق لکھا ہے کہ

«والا سرہس حواجہ محاصر، کہ کی از او ای رورگار و مساج
کبار است، بہ سب مریدی و فریدی وی اسرارها دارد»

اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی تک میر درد کے والد بعد حجاب
ہے، لہذا فائیم نے میر درد کا حال رحب ۱۱۷۲ھ میں لکھا ہوگا اور
چونکہ نالہ درد (ص ۲) میں درد نے لکھا ہے کہ صفحہ واردات کے تمام کرے
وہ سری عمر ۳۹ سال کی تھی، اس لیے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فائیم
نے ان کا حال ۳۹ سال کی عمر میں ۱۱۷۲ھ میں لکھا ہے
(م) بول رائے وفا کے ذکر میں لکھا ہے کہ

«میں برادر رسادہ، گلزاری دیوان مدارالمہام امیر الامرا بواب
بحالدولہ بہادر است» (ص ۷۲)

بحب الدولہ کو منصب امیر الامرائی، حراۃ عامرہ (ص ۳۵) کے مطابق
۱۱۷۲ھ (۷ مارچ ۱۷۵۹ع) میں احمد شاہ اندالی نے عطا کیا تھا اوس کی مراجعت
کے بعد عماد الملک نے انہیں برطرف کر کے خود یہ منصب سنبھالا بعد ازاں
سابی ب کی مسمور جنگ (جمادی الآخرہ ۱۱۷۳ھ مطابق جنوری ۱۷۶۱ع) کے
بعد، احمد شاہ اندالی نے پھر انہیں کو یہ عہدہ عطا کیا صاحب حدیقہ الافالم
نے ۱۱۷۲ھ میں بحب حاکم کو بحب الدولہ خطاب ملنے اور
۱۱۷۴ھ (۶۱ ۱۷۶۱ع) میں «مدارالمہام امیر الامرا» کا خطاب و منصب عطا
ہونے کی تصریح کی ہے (ص ۱۳۷)

ان کی امیر الامرائی کا ابتدائی زمانہ کم ہے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اس
عہدے سے عرصے میں انہوں نے دیوان و عہدہ بھی مقرر کر لیے ہوں، اور
فائیم انہیں وفا کے ذکر میں امیر الامرا لکھ بھی دے اعلیٰ ہے کہ

اندوحدہ « (ص ۳۱)

حان آرو کا انتقال ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۹ھ (۲۶ جنوری ۱۷۵۶ ع) کو ہوا ہے لہذا یہی امر ہے کہ میر کا حال سا اوں کا نہ حصہ اس ماہ و سال کے بعد لکھا گیا ہے

(۲) محسم علی حان حسرت مخلص کو کہا ہے کہ « قبل از سن هفت سال مرگ دفعه از حمان رفت » (ص ۲۷) حان آرو فرماتے ہیں کہ ان کا انتقال، محم الدولہ کے مرے سے دو سو ۴۰ سے ۳۰۰ سالے ۱۱۶۳ھ (۵-۱۷۵۶ ع) میں ہو گیا تھا (مجمع البیاس: ۱۳۵ الف) دوسرے تذکرہ نگاروں نے بھی ۳ سال وفات لکھا ہے اس صورت میں قائم کا نہ ٹکڑا ۱۱۷۷ھ (۵-۱۷۵۶ ع) کے لگ بھگ لکھا جانا چاہیے

(۳) حواحدہ میر درد کے حال میں اوں کی نصیحت کے مستجابہ « صحفاً واردات » کا نام بھی لکھا ہے یہ کتاب خود حواحدہ صاحب کے ہاں کے مطابق ۱۱۷۲ھ (۱۷۵۹ ع) میں لکھی گئی ہے حواحدہ صاحب کے الفاظ یہ ہیں :

« و بسر از سن رساله، یعنی اگر وارد، در حضور اقدس حاکم
ابراہیم حسرت ماہ گاہی دات رکابہ در سہ تکرار و تک
و ہفتاد و دو ہجری خرب ماہ بود و در ۵۱ سال تارخ
دوم سال سال سعادت المظہر در سنہ ۱۱۷۲ و العرب رحلت
آفتاب سد اسب » (علم الکتاب ص ۹۱)

سمیع محفل (ص ۳۲) کے آخر میں فرماتے ہیں :

« حاشیہ از ادا اہل ورود صحفہ واردات بحضور پر نور در سال
رمال آن رندہ الواصلی حواحدہ محمد ناصر اعلیٰ تکرار
و تکبیر و ہمداد و در شدہ بود »

ان اہل اسوں سے معلوم ہوتا ہے کہ واردات کا زادہ حصہ ۲ شعبان

اس كے بعد عمار الملك لے ربيع الآخر ۱۱۷۳ھ (نومبر ۱۷۵۹ع) ميں عالمگير بابي كو قتل كر لے كے بعد احمد ساه اندالي كي آمد آمد سن كر، سور حمل حاٹ كے باس ساه لي (۱)، اور ۱۱۷۶ھ (۱۷۶۲ع) لك، حو حرايه عامره كا سال نالف هے، وهن ميم رھے (۲) نارم فرح آباد سے معلوم هونا هے كه بهر ما اسي سال فرح آباد ميں بهر سرف فرما هوے، بواب احمد حاٹ لے بڑي حاظر مداراب كي اور گيرا اواب كاے سير حاصل حاگر بهر ركردى (۳) مولوى ولي الله لكهے هے كه شاه عالم بادشاه كے اله آمار سے دهلي واس حاے لك فرح آباد هى ميں وام رها حب به حرد لي كه ناساه اس بواح سے كر رن گے، بو اس خوف سے كه كم ميں ناساه اسے باب كے قتل كا انعام به لے ليں وهاں سے هه سبه كے اے رحصب هو گئے، اور سحاب وسندھ وعبره هوے هوے مكه معظمه حله گئے حج سے واسي كے بعد كالى ميں بھيرے، اور وهن ۱۲۱۵ھ (۱۸ع) ميں اسقال كيا (۴) ابھن مولوى ولي الله لے ناساه كي اله آباد سے روانگي كا سبه ۱۱۸۴ھ (۱۷۷۰ع) بابا هے (۵) حسن كا به مطلب هے كه عمار الملك كا فرح آباد ميں ۱۱۷۶ھ سے ۱۱۸۴ھ لك رها بھا

بظاھر به ناممكن هے كه سوا عماد الملك كے سابه ۱۱۷۷ھ ميں فرح آباد گئے هوں، كو نكه ابھن بذكره بوسوں لے شاه عالم ناساه كا اسناد بابا هے، حو ۱۱۷۳ھ (۶ ۱۷۵۹ع) ميں بحت سبن هوے بھے اگر به ۱۱۷۷ھ (۷ ۱۷۵۶ع) ميں فرح آباد چلے گئے هوے، بو به اسنادى ساگردي كا رسمه بعد الوقوع بھا سسر عسى سے معلوم هونا هے كه ان كي دهلي سے

-
- (۱) مآلات السعرا (۱ ب) ميں، حو ۱۱۷۳ھ كي تالف هے، ان كا اندالي كے بڑ سے بھاگ كر سور حمل كے باس بهر اور ميں سام بابا هے چركه اس رائے ميں مصف مآلات وهاں رچود هے، اس ليے اوس كي سهاد پر اعتماد كا حاسكا هے
- (۲) حرايه عامر ۵۴ (۳) نارم فرح آباد اردو ۲۹۲ (۴) نارم فرح آباد ۱۲۷ ب
- (۵) ابها ۱۲۱ ب

۱۱۷۴ھ کے بعد اوس نے وفا کا حال لکھا ہے، جب کہ بحسب الدولہ اطمینان کسانہ اس عہد میں سرکام کر رہے تھے، اور «مدار المہام امیر الامرا» دونوں لفظوں کے مستحق ہو چکے تھے

(۵) مہربان حاب ربد کے حال میں (ص ۵۵) لکھا ہے کہ

«دریں ادا ررا محمد رفیع سودا، سلمہ اللہ عالی، رفیع
ورر الممالک بواب عاری الدین حان بہادر درلہ فرح آباد
رسند حان و صوفی و اب و در در حواسہ بررای و صوف
رار رفیع حود گریب»

ظاہر ہے کہ یہ ٹکڑا سودا کے فرح آباد حان کے بعد لکھا گیا ہے چونکہ اس میں فائز نے سودا کا فرح آباد حان، بواب عاری الدین حان کے ہمراہ لکھا ہے، اس لیے یہ دیکھا جاوے کہ بواب کس زمانے میں فرح آباد گئے مولوی ولی اللہ، تاریخ فرح آباد (۶ الف) میں لکھتے ہیں کہ عاری الدین حان (۱) ۱۱۷۴ھ (۵۶۱۷ع) میں مہر اہداب بحسب اور مہر اہداب کے ساتھ فرح آباد آئے بواب احمد حان نے بڑی سادہ و سکوہ کے ساتھ استقبال کیا، اور بہت کچھ بدرگہ راسا آراد بلگرامی نے بھی حیرانہ عامرہ (ص ۳۰) میں یہی واقعہ لکھا ہے مگر اس کے بعد یہ بھی فرماتے ہیں کہ فرح آباد سے اور پھر چڑھائی کی، اور بواب سعد اللہ حان کے معج میں بڑکر صلح کرادے کے بعد، سوال ۱۱۷۴ھ کو فرح آباد واس ہوئے اس سے یہ نسخہ نکلا ہے کہ سوال سنہ مذکورہ سے قبل ان کا فرح آباد میں ورود ہوا تھا بعد ازاں اس تاریخ کو صوبہ اودھ سے لوٹ کر آئے

(۱) سح حانہ مرحوم نے «سودا» (ص ۵) میں لکھا ہے کہ عاد الملک سا درابی کے مشورے سے ۱۱۶۷ھ میں ساہرا دون کے ہمراہ درآئے میں روہ وصول کرنے آئے لکن یہ صحیح نہیں ہے تمام تاریخیں میں ہیں کہ یہ واقعہ درابی کے ۱۱۷۴ھ کے حملے کے بعد کا ہے

ان مقامات کے ماسوا غاصمی اور درد وعبرہ کے حالات دوسری تاریخوں تک رہ جاتی کر سکے ہیں اگر ہمارے پاس دوسرے ذرائع سے معلومات ملتا ہو جائے

حب کا خلاصہ یہ ہے کہ قائم نے پہلے اپنا تذکرہ راص کی صورت میں مرتب کیا تھا اس راص کے آغاز کے بارے میں سب سے پہلی تاریخ ۱۱۵۷ھ (۱۷۴۴ع) دہلی ہے اوس وقت تک اردو گو شاعروں کا کوئی تذکرہ مرتب ہوا تھا ۱۱۶۷ھ (۱۷۵۳-۵۴ع) میں احمد شاہ کے رول ہو جانے اور عالمگیر ثانی کے حب سے ہونے کے بعد اس راص نے تذکرے کی شکل اختیار کر لی، اور نصف نے اس کا ارجی نام دینا شروع کیا، رکھا، جس سے ۱۱۶۸ھ برآمد ہونے میں اس تاریخ کے بعد بھی اوس نے جانکا اصاف کے، جس کا سلسلہ ۱۱۷۶ھ (۱۷۶۲ع) تک جاری رہا کتاب کا راجہ، بحر نام کے آغاز نصف راص کے وقت کا ہے، اور حاحہ جس میں نصف نے مقالات لطیف کا ذکر کیا ہے، ۱۱۶۸ھ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے

یہ تذکرہ اشمن رفیاء اردو کی طرف سے عرصہ ہوا حب کر شائع ہو چکا ہے کماحقہ میں اس کے پہلے دو طبعوں کا اردو ترجمہ فلمی شکل میں موجود ہے، یہاں حال یہ ہے کہ محسن علی حسن نصف سرانجام اس کے ترجمہ میں اس ترجمہ میں ترجمہ نے بھی ہمارے طور پر کچھ اصلاحیں کیں ہیں

۲۔ مقالات السعرا، فلمی

یہ ۱۵۹ فارسی گو شاعروں کا تذکرہ ہے، جسے امام الدین حیرت ولد شہید امام اللہ اکبر آبادی نے، راص السعرا والہ،

روانگی، احمد شاہ اندالی کے ہاتھوں دارالسلطنت کی دوسری لوٹ کے بعد واقع ہوئی تھی احمد شاہ کا دہلی میں دوسری بار داخلہ ستمبر ۱۱۷۴ھ (مارچ ۱۷۶۱ء) میں ہوا تھا۔ ممالک السعرا کے جمع ہونے بھی اس سال کے حملے کو دوسرا حملہ قرار دیا ہے وہ لکھا ہے:

«دریں هنگام، کہ سہ نیکر اور ولایت و ساد و سہ ہجر رزل
اگر آس ہنگامہ در رکبت بانی اس» (۲۰۷)

لہذا سورا کو ۱۱۷۴ھ کے بعد دہلی کو دہلیہ کہا جاتا ہے۔
سوردا کے دیوان میں نواب دہلیہ باب خان کی ماری کا قطعہ ہے:
انا حانا ہے، جس کے ہاتھ مار بھی ہوا ہے وصل ہا وہ سہری کا،
سے ۱۱۷۶ھ برآمد ہوئے ہیں جو کہ عمار الملک ۱۱۷۴ھ میں دہلیہ اور
سے فرج آباد گئے ہیں، اس لیے اسباب یہ ہے کہ سورا احمد شاہ
کے دوسرے حملے کے بعد عمار الملک کے اس دہلیہ اور پہنچے، اور
وہاں سے اوں کے ساتھ ہی ۱۱۷۶ھ میں فرج آباد چائے گئے اس صورت
میں تاہم بے ان کے معلق جو کچھ لکھا ہے وہ ۱۱۷۶ھ کے بعد کا
اصافہ ہوگا

سہ ۱۱۷۶ھ کا یہ اصافہ یہاں ہے درسد کے بارے میں

لکھا ہے

«حاجہ بی سامی امہ مع دیگر اہل رصمدہ رورگار اور

ہادگا، اس» (صفحہ ۴۹)

یہ الفاظ اوں اسخاص کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں جو اس
دہلیہ سے رجب کر چکے ہوں۔ درسد بے، گلزار ابراہیم اور گلشن ہند
(ص ۱۳) کے مطابق ۱۱۷۶ھ میں اسفہل بنا ہے لہذا یہ حصہ بھی
سہ ۱۱۷۶ھ کے بعد لکھا جاتا ہے

حوں ر۔ بنا بر سو حان نا رح نا کہ ماہ سعاں بود
حرب ار سال رحلس هاف دادحرم «دیم ر صواں بود»

اس دادے سے ۱۱۲۳ھ (۶-۷۵۹ع) درآمد ہوئے ہیں، اور شعر اول سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رح نا سعاب سماء مذکورہ میں ان کی وفات ہوئی بھی لہذا ان مہسوں لك کار برس کا جاری رہا طاهر ہوتا ہے

مقالاب السعرا سے ۱۱۲۳ھ (۶۱-۷۵۹ع) نکلے ہیں اسبرگرے اسی کو سال نالیف قرار دتا ہے مکر مصف اسے "نصفان سج شش داہ"، سال نالیف کو طاهر کرنا والا بنا ہے، جس کے یہ معنی ہیں کہ کتاب ۱۱۲۳ھ ہی میں حم ہو چکی تھی، اور ح اوں سے "مقالاب السعرا"، نام رکھا ہے، تو اوں وف ۱۱۲۴ھ کے شروع ہوئے ہیں ۵ تا ۶ مہسے باقی تھے

حواسہ محمدناصر عبداللہ سے ۱۱۲۲ھ (۵۹-۷۵۸ع) میں وفات پائی ہے حرب نے انکا ذکر اسے امطوں میں کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بعد حساب تھے اس سے یہ فاس کا حاسکنا ہے کہ برس کا آعار ۱۱۲۲ھ سے بدل ہوا ہے

اسے متعلق حرب نے لکھا ہے کہ میرے والد کا نام شیح اساب اللہ اور اکراآنا وطری ہے، ۳ سال کی اس وقت عمر ہے، اور دیواب کس حی، طیب ٹھا کر سورحمل، والی بھر لبور، کے بچوں کی اناامی کی خدمت پر معین ہوں، اور بھرنبور میں فام ہے (۲۹ الف) مان مجد حساب گونااموی سے، جنہوں نے عرصے سے اکراآنا ہی میں سکوب احسار کرلی تھی، فارسی پڑھی ہے (۲۹ الف) اور مجد نعم سار سے، حو نے بدل مہسی اور شاعر تھے،

مجمع النفاں آرو، اور سقہ سوو رای سسکھرائ کی مدد سے
مرتب کا ہے

دو حوالہ ذکر کتاب کا مصنف، احمد شاہ اندالی کے سنہ ۱۱۷۱ھ میں دلی پر
حملہ آور ہوئے کے بعد نقل وطن کر کے مع اہل و عیال اکبر آباد
چلا آنا تھا، اور اس نقل و حمل کے زمانے میں بھی وہ تذکرے کو مرتب
کرنا رہا تھا۔ حرب انک برس اور چند مہینے اس کی خدمت میں
رہا (۱۱۷۱ھ) غالباً اسی زمانے میں سہ سال سوو لکھ کر حرب
کو تذکرہ مرتب کرنے کا حال پیدا ہوا ہوگا مگر وہ دساجہ میں
نہ لکھا ہے کہ جب ہندوستان میں احمد شاہ اندالی کی پہلی بار
پہلائی ہوئی ول و عارب کی آگ بجھی، حوس و حبانہ مجھے مذکورہ
نالا تذکروں کے دیکھے کا موقع ملا۔ دل میں آنا کہ عہد اورنگ زیب
عالمگیر سے زمانہ عالمگیر سانی انک حوس و عارب گذرے ہیں، اوں کے حالات
پر مشتمل انک کتاب برس دون۔ کچھ دیوں انک یہ ہما دل میں
کھٹکی رہی

«درس ہنگام کہ سہ نکمرار و نکصد و ہمداد و سہ مہجری و سہ لہ انگری
آس ہنگامہ مسطر رکب نانی اسب، نسیم مول بر عجمہ امدار مہب
الطاف مول ورنہ، و نکب اطام اس گلدستہ ہار نسام سام آرو
را مہطر گرداند۔ برس ان رسالہ یہ حروف بھی ہاد
وہ مقالات السعراء کہ مصنف تاریخ الخلف اسب حصہ روح
سہا، رسم صاحب» (۲ و ۳ الف)

محمد نسیم دار کے ذکر میں لکھا ہے

«در ولا کہ حروف نفاں سند ام ار المہجی عم، سرب میں برما
طبع باگوار اسب۔ احرار تاریخ و نفاں کہ ار رور نا
مطلع سندہ، حسن بافہ

اور قطعاً نارنج بھی بعد کو اضافہ کیے گئے ہیں (ص ۵۱۹)
 اس تذکرے کو بھی المحسن برقی اردو نے کہا بھانہ آصفہ (حیدرآباد)
 کے واحد مسح سے مراد کر کے شائع کر دیا ہے
 ۹ تذکرہ السعرا، فلمی

۱۰ یہ میر علاء الدولہ اسرف علی خان کا تالیف کردہ تذکرہ سعرا فارسی
 ہے (۱) حو حود مصنف کے ہاں کے مطابق ۱۱۷۸ھ (۱۷۶۴ع) میں
 رب النصف بھا ولایت کے حال میں لکھا ہے:
 «در حق تالیف تذکرہ، در سنہ تکرار و تکصد و ہمداد و ہمد در سن
 ہمداد و ہمد سالگی عرض اسمال موصل بحسن گردید (۳۳۳ الف)
 مرزا عبد الرضا میں، متوفی ۱۱۷۴ھ (۶۱-۱۷۶۶ع)، کو لکھا ہے:
 چہار سال میں از بحر تذکرہ بوضع رصراں حرا ل (۳۵۷ الف)
 اس سے بھی مذکورہ بالا سہ کی تالیف ہوئی ہے نہ جس کو میر
 تمس الدین فقیر کے ذکر میں «ام بقاء» کے الفاظ سے یاد کیا ہے
 مسیح ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۱۱۸ھ (اکتوبر ۱۷۶۶ع) کو فوت ہوئے ہیں لہذا
 اس تذکرے کو ان کی حیات میں تالیف ہونا چاہئے ۱۱۷۸ھ میں وہ
 نسبتاً زندہ تھے اس لیے مذکورہ سہ کی مرید تالیف ہو جانی ہے
 کہا بھانہ علیہ را مور میں اس تذکرے کا ایک نسخہ محفوظ ہے،
 حو علی سر ہندی کے حال سے نواب محی خان کے ذکر تک ہے اس سے
 یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شروع سے نہایت نصف اور آخر سے چند اوراں
 کم ہو گئے ہیں یہ مسودہ معلوم ہوتا ہے، کو یہ عبارت مختلف معمولی
 خطوط میں ہیں اور حواشی دونوں جگہ لکھی ہوئی ہے عموماً اب جگہ
 جگہ سارہ جھوڑے گئے ہیں ورق ۱۲۲ الف اور ۱۹۵ اب پر دو بحر میں
 ہیں، جس کے آخر میں «مکمل» درج ہے نہ مرزا احسن مکمل کی تقدیم
 (۱) میر علاء الدولہ کے بیٹے، میر فتح الدین حسن، فقیر حلاص، کے ذکر میں میر حسن نے
 بھی اس تذکرے کا ذکر کیا ہے

نظم و نثر پر اصلاح لی ہے

کامیابانہ عالیہ رامپور میں اس تذکرے کا ایک مخطوطہ محفوظ ہے، جو چھوٹے سائز کے ۸۲ ورقوں پر ۱۲۲۸ھ (۱۸۱۳ع) میں معمولی اور براعلاقہ سماعی خط میں لکھا گیا ہے اس نسخے میں ۱۵۹ شاعروں کا ذکر ہے اسرنگر کے نسخے میں ۱۶ درج ہیں (۱) وہ ساعر، جس کا ذکر ہمارے نسخے میں نہیں ہے، حی لال احسان تخلص ہے

۸۔ چمنستان سمر (چمنستان) مطبوعہ

یہ لچھمی نرائن سہی اورنگ آبادی کا درجہ ذکر ہے جس میں ۲۱۴ ربیعہ کوہوں کے حالات اور منتخب کلام مندرج ہے دستخط سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۱۷۵ھ (۱۷۶۱ع) میں اس کا احدام ہوا ہے یہی سال اس کے نام سے بھی یاد ہوا ہے دارعلی النورمال کے ذکر میں مصنف نے ایک ربیعہ بدل ۱۵ ہے (ص ۱۵۸) اور وہ ۶ ربیعہ ۱۱۷۵ھ (۳۱ مارچ ۱۷۶۲ع) تاریخ لکھی ہے ثواب کی تاریخ واپ عرہ سوال ۱۱۷۵ھ (۲۶ اپریل ۱۷۶۲ع) تحریر کی ہے (ص ۳۲۴) ان دونوں مقامات سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ۱۱۷۵ھ کے آخر تک کام جاری رہا ہے

سہی نے اپنے سوانح لکھے ہوئے (ص ۴۹۴) بتایا ہے کہ صفر ۱۱۵۸ھ (فروری ۱۷۴۵ع) میں میری ولادت ہوئی ہے اور اب اٹھارہ سال کی عمر ہے اس سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ مصنف نے اپنا حال جسم کتاب کے ایک سال بعد لکھا ہے اسی طرح رنگیں کی تاریخ واپ (۱) مگر سپر طابع سے مجھے ۱۶ کے ۱۵ جہت کی میں اختلاف ہو میرتب کامیابانہ سا اردہ ۱۵۲

اب اس کے سال آغار کا مسئلہ نامی رہا ہے کتاب کے مختلف مقامات سے اس پر بھی روشنی پڑتی ہے سب سے پہلے «رموز العارفین» مصنفہ ۱۱۸۸ھ (۱۷۷۴ع) کا ذکر ہے، جیسا کہ نواب صدرار جنگ مہادر نے ارشاد فرمایا ہے اسکے ماسوا، احسن اور سودا کے حال میں لکھا ہے کہ یہ دونوں نواب شجاع الدولہ مہادر کی سرکار میں ملازم ہیں، جسکے یہ معنی ہیں کہ یہ حالات شجاع الدولہ کی زندگی میں لکھے گئے شجاع الدولہ ۲۴ دھندہ ۱۱۸۸ھ (آخر جنوری ۱۷۷۵ع) کو فوت ہوئے ہیں لہذا یہ حالات اس تاریخ سے پہلے لکھے گئے ہونگے اسی طرح نواب مجددار خان مہادر، موفی دھندہ ۱۱۸۸ھ، کو «حدا قائم دارد» لکھا ہے گونا گونا ذکر بھی اس ماہ و سال سے پہلے لکھا ہے

اب یہ طے کرنا چاہیے کہ نواب شجاع الدولہ اور نواب مجددار خان مہادر کے افعال سے کیا پہلے کام شروع کیا مرزا مظہر کے بارے میں میر حسن لکھے ہیں:

«الحال طرف سہل راد آاد اسماہ دارد و ہماں حاو عطی فرماد»

مرزا مظہر، علاء الرحمہ، کے ایک خط میں ان کے سفر روہیلکھنڈ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس خط کو شاہ نعم اللہ مہڑا بچی نے معمولات مظہرہ (۱) میں نقل کیا ہے مرزا صاحب انے مرید پیر علی کو لکھے ہیں،

«آجہ ار عالم بدر معاش وسہ اد، بحاسب اا ہر را طاب
حرک و دماغ سر و ساحب ہر گر جاند برای برداحب نار ان طرفہ
کہ ار اطراف هجوم کرد اد، آد ام بعد در ما بدهلی سرور کہ
مخلفان آغا ہسید، وار ہر طرف دہ صد دہلی کی کرد ناں ہہ
دیناداران ان حدود نا ہر معروفی دارد عہد معلوم

(۱) معمولات مظہرہ ۱۱۱۳، نظامی کاور سنہ ۱۲۷۵ھ

مناوم ہوئی ہیں سودا کا کلمات دیکھئے والوں کو علم ہے کہ اس تذکرے پر ممکن ہے جو اصلاحیں دی ہیں، اون کی بردہ میں سودا نے «عسرہ العارفین» نامی رسالہ لکھا ہے چونکہ مولف تذکرہ اون اصلاحوں کے خلاف ہے، اس لئے ممکن نہ تھا کہ وہ صاف شدہ نسخے میں بھی اوہیں نامی رکھئے اس بنا پر اغلب یہی ہے کہ رب رطر نسخہ مسودہ ہو

۱ تذکرہ سعرا (حسن) علمی

یہ تذکرہ ۳۴ اردو گو شاعروں کے حالات اور منتخب کلام پر مشتمل ہے، جسے میر حسن رهاوی، مولیٰ عسرہ محرم سنہ ۱۱۲۱ھ (۱۹ اکوبر ۱۷۸۶ع)، نے فارسی زبان میں لکھا ہے محدودی نواب صدرنار جنگ ہادر مطبوعہ نسخے کے مقدمے میں سال تصنیف کے تعلق ارسلاد فرماتے ہیں:

«تذکرہ ہذا میں میر صاحب نے جو مہربانی تصانیف کی لکھی ہے، اس میں مولیٰ رورالعارفین ہے، گلزارارم میں ہے رورالعارفین کا سال تصنیف سنہ ۱۱۸۸ھ ہے اور گلزارارم کا سنہ ۱۱۹۲ھ رورالعارفین کی سب لکھا ہے کہ و مسطورہ و حکمی ہے اس سے واضح ہے کہ تذکرہ سنہ ۱۱۸۸ھ اور سنہ ۱۱۹۲ھ کے میں لکھا گیا» (ص ۲، طبع نامی)

خود میر حسن نے حاشیہ کتاب میں یہ لکھا ہے کہ «در تاریخ تکرار و تکرید و بود و نك هجری بالتمام رسند» (صفحہ ۸، طبع مذکور) اس سے یہ فاس کرنا محال ہے کہ کتاب کی الف و براب کا کام ۱۱۹۱ھ (۱۷۷۷ع) میں حم ہو نا تھا البتہ بعد میں بھی تصنیف نے اضافے کیے ہیں، جن میں سے ایک سالہ تصنیف کی تاریخ وفات ہے، جو ۱۱۹۲ھ (۱۷۷۸ع) میں واقع ہوئی تھی

دلی کا رح کا تھا، مگر نواب محب الدولہ بہادر نے فرح آباد کی سحر کی طرف موحہ کر دیا آغار ۱۱۸۴ھ (۱۷۷۱ع) میں یہ مہم مرہٹوں نے شروع کر کے قلعہ سکوہ آباد روہتاوں سے لے کے بعد صالح کر لی اسی سال غالباً رح میں نواب محب الدولہ بہادر کا انتقال ہو گیا، اور مرہٹے دہلی کی طرف بڑھے چنانچہ سنہ ۱۱۸۵ھ میں صابطہ خان دہلی چھوڑ کر چلے گئے، اور اس پر مرہٹوں کا قصبہ ہو گیا دہلی پر قصبہ کر کے مرہٹوں نے ساہ عالم کو الہ آباد سے بلا کر محب سے کہا، اور اب صابطہ خان پر دوس کر کے سکر ناں میں انہیں شکست دی

اس سے یہ فہاس کرنا بجا نہیں کہ ۱۱۸۴ھ میں مرزا صاحب آبولے نا سنبھل میں بھے حوکہ اوہوں نے ۸ سے ۱ سوال نک آبولے میں تمام طاہر کیا ہے، اور تقریباً اسی زمانے میں مرہٹوں نے فرح آباد کی مہم سر کی ہے اس لیے یہ سفر سوال ۱۱۸۴ھ (محوری ۱۷۷۱ع) میں واقع ہونا چاہیے اور اس زمانے میں اولکا نہ لکھا درست ہے کہ قصبہ دہلی کا قصد کر رہا ہے، لہذا میں دو مہمے کے سفر کے بعد دہلی واس جانا چاہتا ہوں

اب اگر میر حسن نے ان کے حالہ سفر کا ذکر کیا ہے، تو اس حصے کی تالیف سوال ۱۱۸۴ھ نا اس کے قریب قریب ہوئی چاہیے اس کی تالیف نعم کے ذکر سے ہوئی ہے میر حسن نے اوس کا حال اس انداز سے لکھا ہے، کہ ہمیں اوس کی زندگی کا نہیں ہونا ہے مصحفی نے اسے «تذکرہ ہمدی گویان» (۸۵ ب) میں لکھا ہے کہ سکر ناں کی لڑائی کے بعد نعم کا انتقال ہوا مولوی قریب اللہ سونے نے «تکملہ السعرا» میں لکھا ہے کہ ۱۱۸۵ھ (۱۷۷۱ع) میں

ناد نداشت کہ روز ملاقات ان قصہ را فصل ناسما گفتم ام کہ
حاجا سمان و محسنی، بی صبح خان و سردار خان، را در تمام عمر خود
گامی نداشت ام، و دیندے خان را، کہ ارادہ ملاقات نفر داشت، مع
کردم کہ نابد، و حافظ رحمت خان، کہ سن نفر حاضر شد، رد،
صحب او را نفر نادرست آباد، و سران علی محمد خان را هرگز می
ناسم ربط کجا و سارس معلوم»

اس خط سے مقام کتاب نوری طرح معین ہیں ہونا لکن انک
اور خط، نام میر محمد معین صاحب، میں فرمایا ہے۔
«ا روز، کہ دہم سوال، قرب سرب حضرت حاجا صاحب
سی والد بر گوار سنا، کہ حاج ہراران مات بود، را را اقل
ارن عالم داعی نادگار گراسند کہ سن، در آا حاضر، و بعد وہف
سہ سہ روز مردا مراجعت بہ سہیل خواہم نمود» (اسد ۱۱۵)

ان دونوں خطوں کے بڑھے سے ہم اس نہجے نک پہنچ جے ہیں
کہ (الف) میرزا مظہر رحمہ اللہ علیہ کا بہ سمر نواب دیندے خان کی
حساب میں واقع ہوا تھا، (ب) اوس زمانے میں حاروں طرف سے
فسہ و فساد دہلی کا رخ کر چکا تھا اس لیے میرزا صاحب دو ماہ کے
بعد اپنے متعلقہ کی خبر گیری اور حفاظت کے خیال سے دہلی واس
جانا چاہے تھے، (ح) اور ۸ سے ۱۱ سوال نک آنولے میں تمام کر کے
گناہوں ساری کو سہیل کی طرف سمر کرے کا قصد تھا

احمار الصارند میں نواب دیندخان مہادر کی تاریخ وفات، ۳ ہجرم
۱۱۸۵ھ (۱۸ اپریل ۱۷۷۱ع) تابی گئی ہے لہذا میرزا صاحب کا سمر
روہل کھنڈ اس سہ کے شروع ہونے سے قبل کا واقعہ قرار پاتا ہے
حسن فدیے کا میرزا صاحب نے اپنے مکبوب میں حوالہ دیا ہے
اوس سے مرہٹوں کی دلی بر حڑھابی مراد ہے انہوں نے ۱۱۸۳ھ
(۱۷۶۹ع) میں بہت بڑے اسکر کی صورت میں - رنای چیل عبور کر کے

قصح کی تاریخ وفات ہے، جو سنہ ۱۱۹۲ھ میں واقع ہوئی تھی اس تذکرے کا ایک فلمی نسخہ کتابخانہ عالیہ رامپور میں موجود ہے اس میں حاشا سادہ صفحات ناس دس دس باج باج سطروں کی خاص باج باج ہیں، ہر آخری حال دوسرے خط کا لکھا ہوا ہے، جس سے یہ فاس کا حاشا ہے کہ خود مصنف کا نسخہ ہے کہیں کہیں مطبوعہ نسخے سے من میں اختلاف بھی ہے ہاں صرف مصحفی کے معلق ایک حملے کے اختلاف کا ذکر مناسب ہوگا مطبوعہ نسخے میں عبارت یوں ہے:

«ار محای امروہ مولس اکر ور کہ قصہ اسب مصل دہلی،
وطن ررگاس ار مدیم الحال درساہجہاں آباد یہ سنہ محارب ہر
ی رد»

ہمارے فلمی نسخے میں یہ عبارت اس طرح ہے:
«ار محای امروہ لاس اکر ور کہ قصہ اسب مصل الحال در
ساہجہاں آباد یہ سنہ محارب سر می رد»

مطبوعہ نسخے کی عبارت سے یہ معلوم ہوا ہے کہ مصحفی جس اکبر نور نامی قصے میں لدا ہوا تھا، وہ دہلی کے مصل ہے اور فلمی نسخہ اس کے خلاف یہ لایا ہے کہ قصہ مذکور امروہ کے ناس واقع ہے یوں کے ڈسٹرکٹ گرنٹر (ح ۱۶ ص ۱) میں قصہ آکرپور کا ذکر امروہ کے ساتھ لایا گیا ہے، اور ہندوستان گرنٹر میں دہلی کے قرب کسی اکبر نور نامی قصے کا ذکر ملتا اس سے یہ یقین ہوتا ہے کہ راہ ور کے اس نسخے کی عبارت صحیح ہے اور مطبوعہ نسخے میں کاموں نے کر دوت کر دی ہے اس نسخے کے ۱۵۸ اوراں، خط عمدہ سے معلق مگر کہیں کہیں غلط اور تمام صفحات محدود ہیں

رحلہ کی ہے چونکہ سکرناں کی جنگ بھی اسی سال کا واقعہ ہے، اس بنا پر ان دونوں ساتوں میں کوئی تناقص نہیں پانا جاتا، اور ہم نہ کہہ سکتے ہیں کہ میر حسن نے اوس کا حال ۱۱۸۵ھ سے ول لکھا ہے، جو بعد میں کہ ۱۱۸۴ھ ہی کا واقعہ ہو، جب کہ اوس نے میرزا مظہر کا حال لکھا تھا

میرزا ناسد میں میر حسن کے اوس حملے کو جس کیا جاسکتا ہے، جو مصحفی کے بارے میں لکھا ہے، کہ «الحال رہ ساھجماں آباد نہ پسندۂ تجارت بسری برد» میری رائے یہ ہے کہ میر حسن نے جس زمانے میں نہ فقہ لکھا ہے، مصحفی دلی سے نکل کر ٹانڈے اور وہاں سے لکھنؤ میں گئے تھے اگر لکھنؤ کا سفر احساہ کر چکے ہوں، تو ناممکن تھا کہ مصحفی اس کا ذکر نہ کرنا مصحفی نے لکھنؤ کا نہ سفر ۱۱۸۵ھ میں سکرناں کی جنگ کے بعد احساہ کیا تھا اس بنا پر یہی ہے کہ ان کا حال بھی ۱۱۸۴ھ کے لگ بھگ لکھا گیا ہے اسی سلسلے میں میر شمس الدین فقر کے متعلق نہ فقہ قابل توجہ ہے:

«در ولا طرف کر بلاے لی سرف رده د، ہماں جامعہ ار رحب ابردی دوست»

فقر کا انتقال اس سفر سے واپسی پر ۱۱۸۳ھ (۱۷۶۹ع) میں ہوا ہے «در بدولا» اسے واقعے کے متعلق استعمال کیا جاسکتا ہے جو حال ہی میں ظہور پذیر ہوا ہو اگر نہ صحیح ہے، پھر ان کا حال بھی ۱۱۸۴ھ کے قریب لکھا ہوگا

ان دلائل کے اس نظر میں نہ مبالغہ کرنا ہوں کہ میر حسن نے ۱۱۸۳ھ (۱۷۷۰ع) میں نا اس سے کچھہ بسر مذکورہ شروع کر کے ۱۱۹۱ھ (۱۷۷۷ع) میں حرم کر دیا تھا بعد کے اضافوں میں صرف ساہ

۱۱ حام جہاں نما، فلمی

یہ مولوی قدرت اللہ سہو رامپوری، متوفی ۱۲۲۴ھ (۱۸۰۹ع) کی تصنیف ہے، اور فارسی زبان میں عالم کی تاریخ ہے۔ حاتمۂ کتاب سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۱۹۱ھ (۱۷۷۷ع) میں اس کی تالیف ہوئی تھی مگر دہلی اور روہیلوں کے حالات میں حاجا اصحاب بھی کہے گئے ہیں۔ حاتمۂ دوسری جلد کے ورق ۳۷۲ ب پر ۱۱۹۲ھ، ۱۷۱ ب پر ۱۱۹۳ھ، ۵۷۲ ب پر ۱۱۹۵ھ، ۷۶ الف پر ۱۱۹۶ھ، ۷۸ الف پر ۱۲۰۳ھ، ۸۲ الف پر ۱۲۰۸ھ، ۸۷ الف پر ۱۲۱۲ھ، ۸۸ ب پر ۱۲۱۳ھ، ۹ الف پر ۱۲۱۸ھ، ۹۴ ب پر ۱۲۲۱ھ، اور ۹۵ الف پر ۱۲۲۳ھ لائے جاتے ہیں۔ موحرالذکر کو سہو نے «اکون» سے تعبیر کیا ہے۔

علاوہ ازیں، مولوی علامہ طہ سہاری کو لکھا ہے کہ ۱۱۹۷ھ (۱۷۸۳ع) میں راہ رکے اندر انتقال کیا۔ برسرورد اور ملاحسن فرہنگی محلی کی ویب ۱۱۹۹ھ (۱۷۸۵ع) میں بنائی ہے۔

اس تاریخ کا ایک فلمی نسخہ کتابخانۂ عالیۂ رامپور میں محفوظ ہے۔ سمیع عبدالرحمن ولد شجاع بہو، ساکن محلہ کوحر ٹولہ، نے ۱۲۷۷ھ (۱۸۵۳ع) میں اسے رامپور میں لکھا ہے۔ جلدسار نے اس نسخہ کو دو جلدوں میں تقسیم کر دیا ہے اور ان کی تعداد ۳۳۴ اور ۳۳۵ درمائی ہے۔ خط سبعلی اور کتابت بر اعلاط ہے۔

۱۲ طبقات شعرا (طبقات) مطبوعہ

یہ سہو کا تذکرۂ شعرا ہے اردو ہے، جس کا حلیہ علی گڑھ سے شائع ہو چکا ہے۔ اصل تذکرہ حساب بہرا مرحب اللہ ایک صاحب المحسن برقی اردو کے لیے مرتب رہے ہیں۔ شجاع چاند مرحوم نے سودا کی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ اس

کتاب میں بھی جگہ جگہ ہی سہ « اکوٹ » یا « الحال » کے ساتھ مذکور ہے، اور مصنف کا دعویٰ بھی ہے کہ کتاب پھوڑے عرصے میں تصنیف ہو گئی تھی، اس لیے یہ واس کرنا دیکھا نہ ہوگا کہ اسی ایک سال کے اندر کاتب سے یہ تلافی ہو گا تھا

دباچے سے معلوم ہوا ہے کہ ۲ سال کی عمر میں ایک دیوان فارسی اور اویسی رماے میں فارسی گو شاعروں کا تذکرہ مسمیٰ بہ « گلدستہ معانی » بھی تلافی لکھا تھا۔ (مسمیٰ ۶۵۵ الف) میں اس تذکرے کا نام « نظم معانی » دیا ہے اور کہا ہے کہ ۵ سال تالیف کو ظاہر کرتا ہے چونکہ اس سے ۱۱۶۱ھ (۱۷۸۸ع) استخراج ہوئے ہیں، اس لیے بعد میں کہ تلافی کی بدداس ۱۱۴۱ھ (۱۷۲۸ع) کے قریب ہوئی ہو اگر یہ صحیح ہے، تو گلس سحر کی تالیف کے وہ اوس کی عمر ۳۰ سال کی ہوگی

سایح الافکار (ص ۴) میں تلافی کی وفات بارہویں صدی ہجری کے آخر میں مائی ہے

« ایضاً عالہ رامبور میں اس تذکرے کا ایک فلمی نسخہ پایا جاتا ہے، جسے مہاب بدخط اور غلط نویس کاتب نے نقل کیا ہے ایضاً مسمیٰ اردو کے لیے اس نسخے کی نقل تیار کی گئی ہے امید ہے کہ انشاء اللہ اسے جلد چھاپا جاوگا

۱۰ گلسار اسراہم (گلس)، فلمی

۱۱ نواب ادب الدواہ علی اسراہم حان مہادر نصر جنگ حلیل مخلص، کی تالیف ہے، جس میں ریحہ گو شاعروں کے حالات فارسی زبان میں لکھے گئے ہیں

میں حم ہوئی بھی، لہذا اسے اس سہ کے بعد شروع ہوا چاہے
 چونکہ مرزا مطہر اور سودا، متوفی ۱۱۹۵ھ (۱۷۸۱ع) کو متوفی اور
 میر بھی مر کو لکھنؤ میں مقیم بنا ہے، اور ۱۱۹۷ھ (۱۷۸۳ع)
 کے قریب وہاں گئے ہیں، اس لیے وہ اس نہ ہے کہ اسی سال میں
 اس کا آغار ہوا

رہیں کو، جو «عقد ثریا» کی قریب کے قریب (۱۱۹۹ھ) رندہ
 بنا، لکھا ہے کہ اس کے اہمال کو دو برس ہوئے حواچہ مر درد،
 متوفی ۱۱۹۹ھ (۱۷۸۵ع) کے اہمال کو چند سال بنائے ہیں سندار، متوفی
 ۱۲۰۹ھ (۱۷۹۴ع) کو رندہ لکھا ہے فائم، متوفی ۱۲۰۸ھ (۱۷۹۳ع) کا
 ۱۲۱۱ھ (۱۷۹۵ع) کو کہا ہے کہ چند سال پہلے قرب ہو گئے ساہ عالم
نادر شاہ دہلی کو لکھا ہے کہ ۴ سال سے محب دہلی مر ممکن ہیں انہوں
 نے ۱۱۷۳ھ (۱۷۵۹ع) میں محب مر مدم رکھا ہے اس حساب سے
خالسوان سال ۱۲۱۳ھ (۱۷۹۸ع) میں ہوا چاہے حکم سطاء اللہ عمیں کو
رندہ بنا ہے، اور انکا قطعہ وفات چری صاحب نیل کا ہے، جس سے
 ۱۲۱۳ھ برآمد ہوئے ہیں اس سے نہ فاس کا حادا ہے کہ ۱۲۱۳ھ
 کے بعد اس کی تکمل ہوئی ہے

۱۴ گلشن سین، علمی

یہ مرزا کاظم محاط یہ مردان علی خان لکھوی ملا مخلص، اس
عبد علی خان مادر کی نصف اور اردو گو شاعروں کے حالات اور محب
کلام مر مشمول ہے

دساحے میں مصنف نے «آج بھولا ہے سین کا گلشن» مادہ
نارخ لکھا ہے، جس سے ۱۱۹۴ھ (۱۷۷۸ع) برآمد ہوئے ہیں چونکہ

حاشیے پر لکھا ہے:

»سا فدرت اللہ، فدرت خاص، می گھنڈ کہ ان ہر دو اسماء، کہ سب
ہ سا عالم اداہ ی کند، گھنڈ کی اس گردان، کہ در بلد
ر سا آباد و دہ« (۲ الف)

محولۃ بالا شعر نہ ہیں:

صبح نو حام سے گسری ہے سب دلارام سے گسری ہے
عاقب کی حیر خدا حائے اب نو آرام سے گسری ہے
(۲) رصا ملی آسہ بر حاسہ ہے۔

»ر صافی آسہ ار لاند رسورام و رادر روا ہو حوای،
در محاص، بد رادر رسوراسازی گھب« (۱۸ ب)

(۳) احسن اللہ بان بر حاسہ ہے:

»حلی نہ خواجہ احسن اللہ بان، کہ ام سار حابوران دران در حبس،
سور اسب کہ طلعت اسب

مررا ہر کی حل ر گئی حوس حائے گک کے ویران کر گئی
مررا عکس ہوں، حبان اد ہوں گہ سلے حڑوں کے رن آباد ہوں
(۲ الف)

خود حابوں پر اور ہیں ہیں نئے اسماء اسماء کا اضافہ بھی کیا

کما ہے: حائے

(۱) ورق ۶۵ الف بر حرف »دال« کے شروع ہیں حاسے پر نہ

اصافہ بابا حائے

»دائم مجلس، اسمس دایم جان، سر و حدار محمد جان و رادر حور
فوحدار نام سان، کہ در عہد بواب ویران مالک سباع الدولہ بہادر مر
اندار داس، و در وب بواب آصف الدولہ بہادر نادر و عکس و احبان کلاں
رر بود و دایم اکبر نور و سب طبع گاہی فکر شعر ریحہ ی
مود، و در لکھو ی گہرا ند ان حد سب رسل نادگار آں سودہ
اظوار در بن بدکر بوکر بر حامد فدرت نگار گسب«

مصنف نے دسچہ میں سال احسان ۱۱۹۸ھ (۱۷۸۳ع) بناا ہے سال آغار یعنی یہی ہے لیکن سرور کے حال میں ۱۱۹۹ھ (۱۷۷۶ع) کو سال حال بناا ہے اس لیے بعد میں کہ اسی سال اس کو سرور کیا ہو حاوی کے ذکر میں ۱۱۹۹ھ (۱۷۸۵ع) لکھا ہے راجس مخلص نہ معلوم (یا محط) کے سان میں لکھا ہے کہ «در سنہ ۱۱۹۹ھ ارا آم در سارس ملافی ساد» (۱۹۲ ب) اس سے میں نہ فاس کرنا ہوں ۱۱۹۸ھ میں کتاب حس کرے کے بعد بھی حال لے اصابے کے ہر حو ۱۱۹۹ھ کے بعد نک جاری رہے تھے

کماحقہ عالہ رامور میں اس نک کرے کا حو نسخہ ہے، اوس اوراں کی بعد ۳۱۵ ہے، اور دو کاموں لے اوس کی کتاب کی ہے جس میں سے ایک کا خط خطہ نسخہ ہے اس نسخے میں بعد مہ حواسی بھی نظر آئے ہیں، حو سب کے سب ایک ہی خط میں ہے اور اوس کتاب کے لکھے ہوئے معلوم ہوئے ہیں جس لے راجس حال ۱۶ سطروں میں اصابہ کیا ہے چونکہ آخری اوراں بھی اوی نوشتہ ہیں، اور اوس لے حاتمہ کتاب میں لکھا ہے:

«حام سگزار اسراہم، ذکر الف باب علی اسراہم - ان یادہ
نصرہ حگ، جعل اللہ تعالیٰ له الخ»

اس لیے نہ سمجھو او میں کا حاسکا کہ نہ حواسی حور مصنف فلم کے ہو گئے البتہ نہ گمان غالب ہے کہ جس نسخے ہمارا نسخہ کا گیا ہے، وہ مصنف کا رسم کردہ آخری نسخہ ہوگا چونکہ نہ حواسی معد ہیں، اس لیے ہاں اوں کا نقل کرنا ناممکن ہے

(۱) سامہ عالم ناساہ دہلی، آفات مخلص، کے حال کے محاد

کے حاسے پر بھی حق مخلص کے ساتھ ان کا ذکر کا ہے مگر وہاں صرف انک شعر لکھا ہے

(۴) عاس مخلص کے بعد حسب ذیل اضافہ میں میں کا ہے:

«عاجر اس سے دال لب» سرمہ میں، دروسی اس در بلد ارس»

(۵) ورد ۱۶۱ کے حاسوں پر ودوی لاہوری کے ۱۹ شعر اور درج

ہیں اسی طرح مدرج دھلوی کے اسمعار بھی ۱۶۵ الف وب اور ۱۶۶

الف پر بحر ہیں بحر کے ۱۵ شعر ۱۹۴ ب اور ۱۹۵ الف پر ٹھائے

ہیں واقع دھلوی کے ۱۰ شعر د میں اور ۷ حاسے پر مدرج ہیں

(۶) ولی پر حاسہ ہے

«کسی در وصف ولی گد»

در ساءان دلی رد اسد ولی بکسورہ»

رامرر کے سجے میں صاحب نگراہی، عتاب رای عاسی اور امر خسرو

کا ذکر نہیں ہے مگر کہیں دھلوی کے حال سے کافر دھلوی نک کی

عبارت کاتب نے یہوؤ ارك کر کے، اس طرح لکھا ہے:

«کہیں دھلوی اس میں مرعلی ہی آ»

مطوعہ سجے میں ماسی راہ جس کا تذکرہ مغموم مخلص کے ساتھ

کا گیا ہے، اور ۲۳ شعر ادحاک کے ہیں لیکن رامور کے سجے میں

بہ حصہ دوبارہ تفصیل کے ساتھ لکھا گیا ہے، اور ادحاک بہ طویل

ہے حاجہ محط مخلص کے صاحب لکھا ہے،

«بحال مخلص» و سوم بہ رامحس کھری براد عرف بہر حلف لالہ

گ کا سس مخلص عاجر، وطن لاہور، راس دھلی مسر مغموم

(ہاں حاسے پر سجے کا وں لکھ کر «نعم» بحر رکھا ہے) مخلص

ی کرد الحال بہ مخلص محط آشنا سدہ اردل برشگاں مغموم عشی

کے شخص کی طرف منسوب کرنا برنگا، کیونکہ اس میں محض الاسرار،
محض معروف، اور محض اعظم کے اساسات پائے جاتے ہیں، جو علی الترتیب
۱۲۱۶ھ (۱۸۱۱ع)، ۱۲۱۸ھ (۱۸۱۳ع) اور ۱۲۲۲ھ (۱۸۰۵ع) کی نصف ہیں
چونکہ بالعموم میں کے اندر نصف کے ماسوا کوئی شخص اصاف
کرے کی حراہ نہیں کرتا، تا کہ اگر ہم دہرے علم میں اس کی کوئی
اسی مثال نہیں ہے کہ ماعد کے کسی عالم نے ادا نام طاہر کے بعد
اس کا ہو، اس لیے میں نصف کے ۱۲۸ھ میں فوت ہو جانے کی
طرف سے مشہد ہو جاتا اگر لطف نے گلس ہند، نصف ۱۲۱۵ھ
(۱۸۱۱ع) میں علی ابراہیم خان کو مرحوم نہ لکھا ہوا ہو کہ وہ نارخ
وفات نہ ہو معلوم ہوئی ہے، اس لیے مجھے اس اصافے کو والے براسوس
اور حرب کا اظہار کرنا پڑا ہے

گلس ابراہیم کہ احمد برقی اردو لے سابع کر دیا ہے اس سے
۳۲ شعرا کا ذکر ہے، جن میں سے ۳ کے اصاف عالئہ رامپور
کے سے ہیں ۱۲ کور ہیں، اور ۲ ساعر سے رامپور کے ہیں میں
اور ۲ حاسنوں پر اسے مذکور ہیں، جن کے حال سے مطوعہ سےجہ حالی
ہے اس حساب سے ۳۱۹ ساعر ہمارے سے کے میں ہیں مذکور
ہوئے ہیں، اور کل شعرا کی تعداد ۳۲۱ ہوئی ہے

۱۶ گلس ہند (لطف) مطوعہ

وہ دہر علی لطف، موفی ۱۲۲۸ھ (۱۸۱۳ع)، کی نصف اور گلس
ابراہیم کے ۶۸ ساعروں کے حالات کا ترجمہ مع اصاف ہے اس کا
احسام، خود رساچے کے مطابق ۱۲۱۵ھ (۱۸۱۱ع) میں ہوا ہے مگر
مکرہی فاضی عبدالودود صاحب (پٹنہ) کا حال ہے کہ حصہ بطم میں اس

دساحۃ مصحح

و سلکان سرکار عمار الدواہ سٹرحاسن مادر بودہ است در ۱۱۹۹۹۰
 مارام آیم در ارس ملافی سند اداوان سررش داری رٹ صالح
 ارس ماررگست واشعارس دوست و سج وی، کہ فی الحقیقت
 «روح گنج» است، و سوم بہ «حمسہ عشمہ» صہ ص کرد وی اول
 ہر و را با مسمی بہ «مخطعس»، و وی دوم مسمی و و رسوم
 بہ «مخطرد»، و سری موی را صاحبان مسمی بہ «مخطعم»، و
 حہارم مری «حس بحسی»، و حجم موی ادھو بل و کام کدن
 مسمی بہ «حس وعس» است و سج وی دیگر در تصرف دارد یکی
 اراجمہ برحمہ بھگوت گنا مسمی بہ «مخطالحقان»، و دوم وی
 برحمہ بھگت مالا و سوم بہ «مخطالاسرار»، و سری وی رحمہ
 بوہی ریودہ حدر اودی نائل مسمی بہ «کلن رف»، و حہارم
 موی رحمہ حرگہ باسٹ مسمی بہ «مخطمعرف» و رحمہ وی
 «حقاعظم» رحمہ بوہی حجم ساکھی سر بر احوال گرو و ال
 محل اول نا بہ گرو گر بندسگہ، محل دہم و رحمی احوال ماہر داس
 محاط بہ اید، صہاب دارد و رسد دیگر رحمہ اراد سہابی
 عرف کلمہ دمہ مسمی بہ «مخط داش» صیف ود، داد سحوری
 داد رحمی ار اسعار آندارن درن بدکر اباب می نا»

اس کے بعد عراق و شواناب کے مہجہ اسمعار ورق ۱۹۸ الف

سے شروع ہو کر ۲۹۶ ب بر حجم ہوئے ہیں

صاحب گلہ ارکی تاریخ وفات، ڈاکٹر اسبرگر (ص ۱۸) اور بلوم ہارٹ
 نے حہر آب کے اس مصرع تاریخ کی تدار: «لو، آہ، مثلاً طلع دیوان عدالت»
 ۱۲۸ھ (۱۷۹۳ع) بتائی ہے محدودی و ولوی عادل الحق صاحب
 نے بھی، گلن ۵۷ کے مقدمے میں اسی سنہ کو دھرانا ہے (۱) اگر نہ
 سنہ وفات صحیح ہے، تو سحۃ رادپور کے اس اصافے کو کسی و بعد
 (۱) کا محابہ را رد کے ۲ سحر میں حال کا واقعہ تاریخ وفات انا حابا ہے مگر
 وہ ناصی الالفاظ اور غلط ہے الفاظ دروں سحر میں بہ ہیں «و آ طالع دران عدالت»

اندارہ بھی لگانا چا سکتا ہے

اس سلسلے میں سب سے پہلے دناہے کے اس ناں پر عور کرنا
چاہے کہ:

«باتکہ ررا محمد حسن، نسل نعلین، ار صاحب لسكر نواب
دوالقارالدوله مادر بہ ساھجہاں آباد گرر انگدہ فسوں نالہ
نذکرہ اصر ن نگوسم دلدہ، اسائی حند ار اہا ہلم محرر من در
آورد، مسودہ احوال صی رام ناص محصری ندرس ن رساندہ،
ناد آوردن اران رد سان نادم داد درانام دوری، آن آسای
مادی حوں سمع ی سوحم و مسردہ سرگرسب ہر نل را ار
ردہ وردہ رار کاعد ی نگاسم» (ورب ۱ ب)

اس سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ مصحفی نے نسل کے ورود
دہلی کے رہائے میں بہ صرف خود اوہیں کی فرمائش سے اس کام کو
سروع کیا تاکہ دوچار ساعروں کے حالات اوں کی ربائی بوٹ بھی
کے اب بہ دیکھا ہے کہ نسل کس رہائے میں رہلی آئے بہ نو خود
مصحفی نے بنا دنا ہے کہ بہ نواب دوالقارالدوله مررا نجف خان مہادر
کے لسكر سے آئے ہے جسکا مصحفی کے دوسرے ناں کے مطابق شاہدرے
کے مراب دہلی کے ناہر نژاؤ تھا (ص ۳۵ مطوعہ) مسٹر نل نے،
مفسح الوارخ (ص ۳۹) میں لکھا ہے کہ نجف خان ۳ ہزار سوار
اور ہاروں کی جمعب کے ساہہ ساہ عالم کی ملارب میں داخل
ہوا، اور ۱۱۸۵ھ (۱۷۷۱ع) میں نارشاہ کے ہمراہ دہلی آنا اس عرصے
میں بہ سے کارہای نماناں انجام دینے کے صلے میں «دوالقارالدوله نواب
نجف خان مہادر غالب حگ» خطاب اور اسکے بعد عہدہ امیرالمرائی
سے معسر و معصر ہوا، اور ۸ حمادی الآخرہ ۱۱۹۶ھ (اپریل ۱۷۸۲ع)

سال کے بعد بھی اصابے معلوم ہوئے ہیں
 یہ تذکرہ اولاً ۶۱۹ ع میں مولوی عبداللہ حان کے احمام سے حد اگالہ
 اور بعد ازاں ۱۹۳۴ ع (۱۳۵۲ھ) میں احمس برقی واردو کی طرف سے گلزار
 ابراہیم کسانہ چھپ کر سابع ہو چکا ہے

۱۷ عقد برنا (عقد) فلمی

یہ مدح علام ہمدانی مصحفی، موفی ۱۲۴ھ (۱۸۲۰ع) کا مرتب
 کا ہوا فارسی گو ساعروں کا تذکرہ ہے، جسے دساجے کے دہان کے
 مطابق مصنف نے ۱۱۹۹ھ (۸۵ ۱۷۸۳ع) میں حم کا تھا لیکن حواہ
 میر درد، موفی ۱۱۹۹ھ، کو لکھا ہے کہ ان کے اسقال کو حمد سال ہوئے
 رحیر ناگرمی کو لکھا ہے کہ ۱۲۲ھ (۸۸ ۱۷۸۷ع) میں دہلی کے اندر
 فوب ہوئے، اور مصحف کا حال ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۷ع) میں داخل تذکرہ
 کا ہے

محمد علی فروع کر لکھا ہے کہ اس نے حدال فل مارس میں وفات
 بابی سمر عسی اور رور روسر (ص ۵۲) میں اس کا ال ولادہ
 ۱۱۸ھ (۱۷۲۷ع) لکھا ہے اور موجر الذکر میں سر سال کی عمر میں
 وفات پائی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ فروع نے ۱۲۱ھ (۱۷۹۵ع) میں اسقال کا
 ہوا اگر یہ صحیح ہے، تو اس کا حال بھی ۱۲۱۲ھ یا اسکے بعد لکھا گیا
 ہوگا کامحانہ عالیہ رامپور کے نسخے میں کرنا دبال مضطر کے حال
 میں ۱۲۱۳ھ (۱۷۹۸ع) مذکور ہے اس پر اس کا حابا ہے کہ
 مصحفی نے بعد میں بھی اصابے کئے ہیں

مصنف نے اس کے آعار کی طرف کوئی کھلا ہوا اشارہ نہیں کیا
 مگر کتاب کے براگندہ ٹکڑے جمع کرنے سے سال آعار کا محمسی

ماہ و سال سے قبل کا ہو وہ ہونا چاہے

سبح طہورالدین حاتم کے بارے میں کہا ہے:

«بولس نارج ولدس صرف «طہور» ناسد ار حال اک ساہجیان
آباد اس ہساد رسہ سال عمر دارد»

لفظ طہور کے مطابق ساہ حاتم کا سال ۱۱۱۱ھ
(۱۶۹۹ع) ہے لہذا ۱۱۹۴ھ (۱۷۷۸ع) میں ان کی عمر ۸۲ سال کی
ہونا چاہے۔ چونکہ مصحفی نے سال ۱۱۱۱ھ سے ۱۱۹۴ھ کی عمر لکھی
ہے، اس بنا پر ہم اسے محض اندازہ نہیں کہہ سکتے، اور اس حل
میں یہ سام کرے کہ دہمور ہو گئے کہ ۱۱۹۴ھ یا ۱۱۹۵ھ میں اوس
نے حاتم کا حال لکھا ہے

پہلے ہی سال اطف علی رگن آدر کا حال بھی لکھا ہے کہ
اک، اوس کے بزرے «آر کدہ» کا ذکر میں کا ہے، جو رئیس موریم
کے بیٹے کے مطابق ۱۱۹۳ھ (۱۷۷۹ع) کے قریب جنم ہوا ہے، اور
دو برس پہلے کہ اس میں مصحفی نے اوس کی عمر ۶ برس کے قریب
بائی ہے، اور بعد ازاں لکھا ہے حان ہمارے عبدالعقید نے آسکدہ
پر بوٹ لکھ دے ہوئے حرار بنا ہے کہ آدر ۱۱۳۴ھ (۱۷۲۱-۲۲ع) میں پیدا
ہوا تھا اس حساب سے ۱۱۹۴ھ میں اوس کی عمر ۶ برس کی ہوئی
چاہے، اور ۱۱۹۵ھ میں اوس کے داخل بدھ ہوئے کا قرار دیا
مسلسل ہوگا

چونکہ مصحفی نے ہمارا حاتم طہور، وہی محرم ۱۱۹۵ھ کا
حال اوس کی ویب پر لکھا ہے، اس بنا پر گریسہ دلائل کو سامنے
رکھنے کے بعد بالکل یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ ۱۱۹۵ھ اور

سینئر سیکریٹری (۱۹۸۸ء بعد) میں لکھا ہے کہ دہلی ۱۱۷۲ھ (۱۷۵۸ء ع) میں پیدا ہوئے، ۱۴ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا اور دو برس تک اسلام کو محفی رکھتے، سترھویں سال کی عمر میں اس کا اظہار کر دیا اس کے بعد اعرا و او با سے کسارہ اس ہوا "سر اٹا ف ساہجہاں آباد نا سکر دوالقارالدول نواب صفحہاں مرحوم می کتب"

آجے حل کر بشرعی میں لکھا ہے کہ «الحال ارسضہ سی و مش
سال مذکور نو سریف می دار» کہ وہاں دفعہ ۱۰۲۳۱
(۱۸۱۸ع) میں ان کا حال لکھا ہے ہوئے خیر کی ہے جس سے وہ نکلا ہے

کہ ۱۱۹۶ھ (۱۷۸۲ع) تا ۱۱۹۷ھ (۱۷۸۳ع) میں دل لکھو آئے تھے، اور سابق ولاحی راج کو دلائے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ تقریباً ۱۱۸۹ اور ۱۱۹۷ھ کے درمیان یہ ایک مشہور ساحر و فاضل کی تحریر سے مذکورہ بالا اسکر میں بودو واس رکھے رہے تھے۔ چونکہ مصحفی نے ان کی فرمائش سے مذکورہ شروع کیا ہے لہذا اس کا آثار ان دونوں میں کے درمیان کے کسی سال میں ہونا چاہئے۔

نواب صمصام الملک مر عبدالحی حان صادم مخلص کے ہجائی لکھا ہے کہ «حالا ار سرکار نواب آصفچاہ بابی مخطاب صمصام الملک و نوابیہ دکن بلدرنگی دارد» تاریخ الافکار (ص ۲۶۶) میں ان کی رحلت بارہویں صدی کے آخر میں، اور محبوب الہدی (۲۱۶) میں ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۱۹۶ھ مقرر ہے۔ مصححی نے ان کا حال زندگی میں لکھا ہے، لہذا اس

۱۱۹۹ھ (حجوری ۸۵۰ع) کے بارے میں کہا ہے کہ «كـ السـت کہ درد
مـجـور بش سـفـا نـافـہ»۔ مہر حسن، مـنـوی عـسـرۃ مـحـرم ۱۰ ۱۲ھ (۱۹ اکوبر
۸۷۶ع)، کو احمر اور حاکسار کے حال میں الفاظ «لـمـہ اللـہ تـعـالـی» سے
ماد کا ہے

ان افسانوں سے یہ واضح نکلتا ہے کہ صفر ۱۲ھ (دسمبر ۸۵۰ع)
میں با اس کے الگ بھگ اس تذکرے کا کام شروع کیا جا چکا تھا
تذکرے کے دو بے بعض ٹکڑوں سے یہ معلوم ہے کہ ۱۲ھ کے
بعد بھی اس میں اضافے کئے گئے ہیں۔ خاصہً راجہ حسوب سنگھ برہانہ
مخلص کے ذکر میں لکھا ہے کہ ان کے فارسی اسعار دررا فدل کی معرفت
دہلی میں میرے پاس ۳ جچے تھے، جن میں سے تذکرہ اول میں داخل
کرا گیا تھا۔ جب دہلی سے لکھنؤ وارد ہوا، تو یہ بڑے بے سار سے ملے
اور اگرچہ مہر حسن مہر ہی مہر اور بے سار کے معتمد تھے، مگر فقیر سے
بلافاہ کے بعد کلی طور پر ادھر رجوع ہو گئے، اور بڑے اہمک اور
وجہ سے اردو کوئی شروع کی اب کہ دس بارہ سال کی مسیبت ہے، بہت
بھگت ہو گئے ہیں

اس سان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصحفی نے لکھنؤ آئے کے دس
بارہ برس بعد یہ عبارت لکھی ہے خود انہیں نے رصاص الفصحا میں
مجدد باب کے دہل میں لکھا ہے:

«در اامی کہ مہر ہمراہ غلام علی خان ولد بھکاری خان، کہ سارالہ
ار بے سار خان، صاحب نوارس ساہاہ رائے بنگال عالی
ور الممالک اب آصف الدولہ بادر و سرہیل گورور بادر آوردہ
ہو، در سہ کرار و نکصد و بود و حسب ضرب سہر کسندہ ار
ساہجیان آباد در اکھبر رسد»

۱۱۹۹ھ کے درمیان کی یہ تالیف ہے، جس میں ۱۲۱۳ھ تک مصنف نے اصناف کسے ہیں

المحمم لسانیء اردو نے اسے شائع کر دیا ہے، مگر کوئی سطر غلطی سے ناک نہیں ہے کماحقہ عالئے رامپور میں اس کا ایک نسخہ محفوظ ہے، جو ۱۲۵۵ھ (۱۷۳۲ع) میں سید سلامت علی بلگرامی اور سید اکبر علی حرآبادی نے اوسط سائرس کے ۱۱ ورہوں پر نقل کیا ہے اس میں ہر ساعر کے کلام کا احاطہ بھی مندرج ہے، جو نسخہ مطوعہ سے حذف کر دیا گیا ہے

۱۸۔ تذکرہ ہدی گوان (ذکرہ) فلمی

یہ مصحفی کا پہلا اردو گو شاعروں کا تذکرہ ہے، جسے مصنف نے «عقد برنا» کے بعد فارسی زبان میں لکھا ہے جامعہ میں بحر بر کیا ہے کہ ۱۲۹ھ (۱۷۹۴ع) میں اسکی پرست سے فراغت ہوئی مگر یہ حملہ «مرب را عیب سمرده» مسودہ جسوس اس تذکرہ را کہ از حد سال نظامت بیان ادا شد بود، صاف موجودہ درست نسخہ «

خود اشارہ کرتا ہے کہ کتاب ۱۲۹ھ سے قبل تمام ہو چکی تھی، اس سبب میں صرف مسودہ صاف کر کے شائع کیا گیا ہے

کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا آغاز ۱۲۲ھ (۱۷۸۶ع) کے قریب ہوا ہے، کیونکہ مصنف نے دساحے میں صراحت کردی ہے کہ فارسی تذکرے سے فارغ ہو کر یہ کام شروع کیا اور یہ تذکرہ ۱۱۹۹ھ میں ختم ہوا تھا، لہذا اسی سال یا آئندہ سال اردو تذکرے پر کام شروع کرنا چاہیے

شاہ حاتم، موفی ۱۱۹۷ھ، کو لکھا ہے کہ «دو سہ سالس کہ در شاہجہان آباد ودعت حاتم سہردہ» حواحدہ ہر درد، موفی ۲۳ صفر

بہا، دسات ہوا کاتب الحروف سید محسن علی محسن، ولف نہ کر
سرا نا سخن، لے نقل امر کی لے کم و کاست لکھی نا، بح سوم سپر
رحب سہ ۱۲۷۱ھ کا فصل الہی سے جام ہوا
کر۔ انک دور حضور میں راب صاحب کے بہ عاخر حاضر
۱۵۱۰ء فرما کر اکبر سال صدی لے خود بھائی صاحب کر
دل بہا قطع»

اس نسخے میں ۷۲ ورق اور ملحہ ہمسرہ کی رو سے ۱۹۲ (۱)
ساعروں کا تذکرہ کیا گیا ہے کتاب میں عاطفاں بھی نانی جانی ہیں،
حو محسن جسے پڑھے لکھے کتاب سے بعد معلوم ہوئی ہیں
احمد برقیء ارو لے حو نسخہ جامع کا ہے، اوس میں ۱۹۳
شاعروں کا ذکر ہے

۱۹۔ راص الفصحا (راص) فلمی

یہ مصحفی کا سبب ا تذکرہ ہے، جس میں ۲۶۴ اردو گو ساعروں
کے حالات فارسی زبان میں شرح ہیں حسب تصریح دسچہ، لالہ چنی
لال حرف کی وراثت پر ۱۲۲۱ھ میں اس کا آغاز، اور سائر جامعہ،
۱۲۳۶ھ (۶۱۸ع) میں امام ہوا ہے

کامیاب عالیہ رادبور میں اس کا حو نسخہ محفوظ ہے، اوس
کے سرورق پر تاریخ آغار کانت عرہ محرم سنہ ۱۲۷۱ھ جاری دور جہار
تسبہ اور تاریخ امام کتاب، ۲۷ محرم ۱۲۷۱ھ (اکتوبر ۱۸۵۳ع) درج

(۱) ڈاکٹر اشرفگر لے ای ورسٹ (ص ۱۸۳) نے لکھا ہے کہ مصحفی نے اس تذکرے
میں ۳۵ رجوعوں کے حالات لکھے ہیں اسرگر کے نسخے کا سائر اوسط، صفحات
کی تعداد ۴۲ اور فی صفحہ ۱۲ سائر میں اس تعداد اوراں اور تعداد سہرا کے
اس نظر بہ شہ ہرنا ہے کہ اسرگر نے راص الفصحا کر، کہ وہی حال کر لیا بہا، جس
کے مابوہ نسخے میں ۳۲۱ سہرا کا ذکر ہے

اب اگر ان کے سال امد ۱۱۹۸ھ (۸۳۸۴ع) پر ۲ برس بڑھائے جائیں، تو ۱۲۱ھ (۷۹۵۹۶ع) حاصل جمع ہو گا اور معروض کہ سکما ہے کہ وہ محمد ہے بہت ممکن ہے کہ جس پر اس کے لحاظ سے ۱۲۸ھ میں اس کے ایک سال بعد ۱۲۹ھ میں بدلتا لکھا ہو اور اسے تحملاً ۱۲۱ برس کہتا ہو مگر ہمیں قسماً نے ذکر میں اس جعفر علی حسرت کے متعلق ایک ایسا حوالہ دیا ہے کہ ہمارے مدعا کے اثبات کے لیے کافی ہے مصحفی کہتا ہے کہ قسماً

» اصلاح سحرار ماں جعفر علی حسرت کی گردید و دحس حاب ا،
یا مہر ہم ارہ دل افادی و رحیمی داشتند حالا کہ حدیث ماد
بالکل خیال سورہ نمبر دارد «

حسرت نے ۱۲۱ھ (۷۹۵۹۶ع) میں رحلت کی ہے لہذا اس حصے کو اسی سنہ اس کے کچھ بعد کا ہونا لازم ہے
نواب امبی بخش خان معروف کے حال میں مصحفی نے صاف اعتراف کر لیا ہے کہ:

» درانی کہ ہر تذکر نامام رسالہ، از صاحبان آاد الکا، و گرد
افند ساگردی، ان صر بارے دارد «

کدحائے سالہ رامپور میں اس تذکرے کا حوالہ ہی مستح
ہے، وہ سید محسن علی محسن، مصنف راسخ کا مکاتوب ہے
کاتب مذکور حاجے میں لکھتے ہیں:

» نہ تذکرہ خلد اول ان مصحفی مرحوم کا، کہ مذہب کا الجری
کو اسکی بلاں ہی، وجہ حاب میں مات « اب عسور عاجاں
صاحب مہادر، دام افالہ، سے نواب حسن علی - ان ہادر تذکرہ - مالے
سے، کہ مہر بھی نواب مدوح کی اوس ر - اور ا - کہ
ماصاحب کے ساگرد سی طہر محمد طہر کے ماہہ کا لکھا ہوا

رامپور کے اندر مذکورہ بعض شعرا کے ذکر سے یہ مطبوعہ نسخہ حالی
 ہے اسلئے میری دالست میں نسخۂ رامپور مسودۂ اول کی نقل ہے،
 جس کے متعدد شعرا کہ مصحفی نے نظر ثانی کے وقت خارج کر دیا
 ہوگا

۲۔ مجموعۂ نعت (نعت) مطبوعہ

یہ حکیم قدرب اللہ فاسمہ و وفی ۱۲۴۶ھ (۱۸۳ ع) (۱) کا تذکرہ ہے،
 جسے جامعۂ کباب کی تصریح کے مطابق مصنف نے فارسی زبان میں
 ۱۲۲۱ھ (۶۱۸ ع) میں لکھا ہے۔ مطبوعہ نسخے کی رو سے اس میں ۶۹۳
 اردو گو شعروں کے حالات مذکور ہیں

کتاب میں بعض نثریے اسے ہیں جن کی مدد سے اسکے آثار کا
 تعین کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً نفا کے ذکر میں حالیہ صہے استعمال کیے
 ہیں، جسکا مطلب یہ ہے کہ نفا کی زندگی میں اوس کا حال نکھا ہے
نفا کا سال وفات ۱۲۰۶ھ (۱۷۹۱ ع) ہے، لہذا اس سنہ سے پہلے آثار نالی
 ہونا چاہیے۔ میر حسن، موفی ۱۲۰۱ھ، کو ہر جگہ مرحوم لکھا ہے، لہذا
 اس سنہ کے بعد کام شروع ہونا چاہیے۔ گونا ۱۲۰۱ھ اور ۱۲۰۶ھ کے
 درمیان مصنف نے کام شروع کیا ہے

مولانا محمود حانصاحب سیرانی نے اس تذکرے کو مراب کر کے
نجات نورسٹنی کی طرف سے ۱۹۳۳ ع میں شائع کیا ہے

۲۔ محرم العرابت فلمی

یہ ۳۱۴۸ فارسی گو شعروں کا تذکرہ ہے، جسے فارسی زبان میں

(۱) سخن شعرا (ص ۳۶۹) اور سیم جس (ص ۱۸۵) میں ہی سال تحریر ہے گلدستہ نارساں
 (ص ۲۷۲) میں، جو ۱۲۶۱ اور ۱۲۶۱ھ کے درمیان لکھی گئی ہے، تحریر ہے کہ ان کی
 وفات کو ۵ ہندوستان سال ہے اس سے بھی مذکورہ بالا سال ہی کی تائید ہوتی ہے

ہے خط کی روش سے مندرجہ دہل بحر سے ثابت ہوا ہے کہ یہ بھی
محسن کے فلم کا نوشتہ ہے مذکورہ بحر ورو الف کے ح سے ر
بانی حاتی ہے، اور اس کے الفاظ حسب دہل ہیں:

«کات الحروف حسن علی لے اسعار فارسی کسی کے ہیں لکھے کہ
عرض اسعار ہدی سے ہے دوں ح ح ر ح لکھے دے ہیں،
فقط واسطے ساں اور دے کے ہیں»

اس ساں میں کات لے صرف فارسی اسعار گرا دے کا افراد کا
ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ اس میں مطبوعہ کے مقابلے میں اردو اسعار
بھی بہت سے ساقط ہیں

اس نسخے کا سائبر اوسط، اور بعد اور او ۵۵ ہے و عدد حکم
حاصلوں پر بھی شعرا کے حالات اہل کہے ہیں جو سمجھو کتاب کی تلافی
ہے

اس نسخے میں حاخا صفحات کے حصے سادہ چھوڑے گئے ہیں،
حو نا بو معقول عنہ میں حاں بوجہ کر سادہ رکھے گئے ہونگے، اور نا
اوسکے باقیں ہوئے کے باعث سے کات لے آئندہ تکمل کے حمال سے
ساقطیں رکھی ہیں بصورت اول بعد میں کہ وہ خود مصحفی کا
مسودہ ہو چونکہ اس عار کے اندر مطبوعہ کے مقابلے میں حکم
حکم الفاظ، ہرے اور حملے بدلے ہوئے ہیں اس بنا پر یہ امکان حد نہں
نک حا پہنچتا ہے

انجمن سرفیاء اردو نے ۱۹۳۴ ع میں اسے شائع کیا ہے اس
میں ۳۲۱ ساعروں کا ذکر ہے، اور یہ اوس نسخے کی نقل ہے، جسے
روصاں سنگ طباطبائی نے ۱۲۳۷ھ (۱۸۲۱ ع) میں لکھا تھا چونکہ اس نسخے
کے بہت سے شاعر، رامپوری نسخے میں مذکور نہیں ہیں، اور نسخہ

حاج عاسقی سطح آبادی لے فارسی زبان میں مرث کا ہے داحے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کہ آغار باب سے حدیہ اشعار جمع کرے گا سووی تھا رقمہ رقمہ ۲ ہزار اشعار کی انک خاص اوس لے مرث کر لی ۱۲۲۳ھ (۸۸۰ ع) میں کول (علی اڑھ) کی چھاپوی میں مصنف کا ورود ہوا اور محمد جعفر بریلوی نسخ محلص، سے ملاقات ہوئی انک دن اولہوں لے والہ داعستانی کے تذکرہ «ناصر السعرا» کا ذکر کا مصنف لے اوں سے مسعار انکر اس تذکرے کا مطالعہ کیا، نو اندازہ ہوا کہ اس میں رطب و ناس نہت ہے، نور عاشق کلام کا اسباب بھی احیا ہیں مہاں سے حور اوسے یا کرہ مرث کرے کا حال بنا ہوا، اور اس مقصد کے حصول کی خاطر سارخ و تذکرے کی کتابیں اور دواوین سعرا جمع کرنا روع کا دیے:

«الفہرہ در سہ نکھار دو ۱ رت و چہار ہجری سہ سورہ اس
رو سہ دلکشا صروف گردید، ناسر المن المعجہ نہ محرر در آورد
رد کہ ہر عالم رو رگاز و کرب کار سہ عہ، کہ تصل ناں آن
حارج ار حمل نات، نا ہب سال اوس حال نار داس، و اس
اراد در وف و الوا اماد نہ امضای مد تذکرہ، در سہ نک
ہزار و دو صد و سی و سہ ہجری نار خود موا و کم فرسی نار
مروحہ و مصرف و گارس گردید ما حسام رسا
ہنگام محرر سا، در سہ صدر «سر رگ حاج» اد نارخ
نافہ ود و الحال اس نار محمای نظم و در صوری و وی ہم
رساندہ نارخ

«حاملہ نکھار و حار مد و ہما داسی» (انصا) «در سال

نکھار و دو صد و سی و سہ حوالہ فلم کرد» نما

در سردہ مہ رجب، رو سہ سہ، وف شب حون گست حم اس سجہ حاج کمال عاسقی
گغار نام سکر ح، نالد س، حاج نارہ سد دل گفت سال حم ار «عالی حال عاسقی»

شیخ احمد علی خادم سیدناوی نے مرث کا ہے
دباحے سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۲۱۸ھ (۳۱۸ع) میں مصنف کو
اس کی نرس و نالہ سے فراعہ ہوئی ہے اس پر گئے اپنی و نرس
(ص ۱۴۶) میں لکھا ہے کہ یہ مذکرہ نواب صدر جنگ (نوفی ۱۱۶۷ھ)
کے نام معنوں ہے، اس لیے اس کا احنام اس سے قبل عمل میں
آنا ہوگا مگر ڈاکٹر اٹھے نے، و نرس کے احنامہ ڈاکٹر (نمبر ۳۹۵
کالم ۳۱۶) میں اس کو غلط و نسی پر محمول کیا ہے

کے احنامہ عالیہ رامور میں اس کی حلد اول کے روسجے ہیں
مگر دونوں نامام ہیں، اس بنا پر اس کے آغار و احنام و عرہ کے بارے میں کچھ
کہا دسوار ہے السہ حرہ ان کے حال میں (۱۳۸ب) پر سلام و حرالدین
خان حرب کے ذکر میں (۱۳۹الف) ۱۲۱۸ھ (۲۱۸ع) کو سال رواں
بانا ہے اٹھے نے انک دو اور مقامات پر بھی اسی سال کا حوالہ دیکھا
ہے

اسپرنگر نے انے سجے کے سعرا کی تعداد بچہ یا لکھی ہے، جو خود
اوس کے الفاظ میں ۶۱ سے کم ہیں اس سے بھی مذکورہ بالا تعداد
کی، جو عبدالقادر مرحوم اور اٹھے نے بیان کی ہے، انک حد تک ناسد
ہوئی ہے

محدومی نواب صدر نار جنگ ہادر کے کتاب خانے میں اسکا مکمل
نسخہ موجود ہے (۱)

۲۲۔ مسرعی، فلمی

یہ ۱۴۷ فارسی کو ساعروں کا تذکرہ ہے، جسے حسن فلمی
(۱) مصنف کے حال اور کتاب کے دوسرے جہوں کے لیے ملاحظہ ہو و نرس کے احنامہ
نانکی در، حلد ۸، صفحہ ۱۵۳

محرر مذکرہ ہذا» لکھہ بھی دنا تھا، مگر تصحیح کے وقت نہ فقرہ فلمرد کر دنا گیا ہے مہر حال نہ امر حد نہیں کو م ج جانا ہے کہ اس نسخے کا کاتب وہی مروت ہے، جس کے قطعات بارمجدہ خود کتاب میں جاکھا ملے ہیں

نسخے کے میں میں ہر خاشوں پر دو۔ رے بحدہ خط کی تصحیح جات ہیں، جو عالمآ حور۔ مصنف کے علم کی ہیں

مصنف نے اسے حالات «عاسمی» محض کے ماتحت (۴۵ الف) لکھے ہیں بعض واقعات ریدگی اندرون (۶۶ ب)، (۳۴ ب) و (۱۳۵ الف)، حیراب (۱۸۵ الف) حوسدل (۲۴۵ ب)، رضا (۲۶۴ ب)، شوق (۳۵۷ الف) اور عسمی (۴۶۵ ب) کے حالات کے ذیل میں بھی لائے جاتے ہیں

۲۳ رورساحہ، علمی

نہ مولوی سید القادر خاں سمگس راہ وری، موفی رجب سنہ ۱۲۶۵ھ (۱) (۱۲۸۹ ع) کی جو۔ نوہ سواخمیری ہے، جسے موصوف نے فارسی زبان میں مرتب کیا ہے چونکہ اس کی ترتب واقعات بارمحوار ہے، اس لیے اسے رورساحہ کہا گیا ہے

کماحقہ حالہ رامپور میں اس کا انک حدید الحظ غلط لکھا ہوا نسخہ ہے، جو محدودی نواب صدر نار جنگ مہادر کے کماحقہ کے نسخے سے شہد فاروق صاحب نے ربیع الاول ۱۳۳۵ھ (دسمبر ۱۹۱۶ ع) میں فلس کب سانس کے ۱۸۱ ورہوں پر نقل کیا ہے اصل نسخہ اول و آخر سے ناقص ہے، اس بنا پر اس کا واقعی سال بالف بنا نا ممکن

(۱) اصحاب بادگار، ۲۷۱

مکدرآباد سبھاہ صلع علی گڑھ صورت اہام ر روف «

کتابخانہ عالیہ رامپور میں اس کا جو نسخہ محفوظ ہے، وہ اوّل
سال کے ۱۵ سطری مسطر کے ۷۸۹ درجوں پر شط اسحاق لکھا گیا
ہے جامع میں کاتب لکھا ہے:

« جام شد اندر کوه سراسر آتش، من بآلف حجاب قصه اب، حسن فانی حاد صاحب، دام امانه، حلقه اسفندی، تاریخ ۱۱۱۱ هجری، روحانی سند ۱۲۳۶ هجری، روز چهارم، از نام سبک روم عاشق، در اصفی، حوسه حرمین حرد و وال و سجوری و کتک دای حجاب ملوح حاروم حجاب حلقه مررب، ساکن فیه در عرف الدشر، عی الله عه، مقام حور حه محله عه صلح سالی گزاه »

گويا کہ مسجد مصطفیٰ کی زندگی میں، مصطفیٰ سے ۲ برس ۸ مہینے ۲۴ دن بعد حوررحہ میں مصطفیٰ کے ساگر بے لکھا ہے۔

حسنا کہ کاتب نے خود بھی لکھا ہے وہ سماعی ہے، اور مروب
مخلص کرنا ہے اس کے لکھے ہوئے فارسی قطعات تاریخ اس کتاب
کے اور ان ۱۷ الف، ۷۸ الف، ۱۲۲ ب، ۱۶ الف، ۱۹ الف ۳۶۳ ب
۴۴۵ ب، ۴۸۵ ب، ۴۹۴ ب، ۷۴۵ الف، ۵۶۵ ب، ۷۴۵ ب، ۵۸۴ ب ۵۹۶
الف، ۶ ب، ۱۶ ب، ۳ ب، ۵ ب، ۶ ب، ۱۴ الف، ۶۳۹ الف، ۶۵۱
الف، ۶۸۶ الف، ۶۹۲ الف، ۷۹ ب، ۷۲ الف، ۷۲۱ الف، ۷۲۲ ب،
۷۴۲ الف اور ۷۸۶ ب پر اٹے حائے ہیں

ان میں سے اول الذکر قطعے کے ساتھ کتاب کے «مخدوم محش مرہوب

اشرف صاحب کی فرمائش پر کسی کتاب کے ۵ رحب ۱۲۶۱ھ (۱۸۴۵ع) میں لکھا ہے

۲۵۔ مآخذ الافکار (مآذج)، مطبوعہ

۵۲۸ھ فارسی گو شاعروں کا تذکرہ ہے، جسے مجد ودرت اللہ خان ودرت کو ناموی نے، حسب صراحہ دہادہ، ۱۲۵۶ھ (۱۸۴۳ع) میں شروع کیا حاشہ کتاب سے بنا چلا ہے کہ ۱۲۵۷ھ (۱۸۴۱ع) کے آخر میں مسودہ مکمل کر کے، ۲۱ شعبان ۱۲۵۸ھ (۱۸۴۲ع) کو مصنف نے صاف کیا تھا آخر میں جو قطعات تاریخ مندرج ہیں، ان میں سے دو سے ۱۲۵۷ھ اور چھ سے ۱۲۵۸ھ ظاہر ہوئے ہیں

کتاب کے اندر ۱۲۵۷ھ کے سال الامام فرار دیا گیا ہے، اس لیے کہ مجد حسن علی کے ذکر میں ودرت نے لکھا ہے: «بعد انعام ان کتاب، در سہ ۱۲۵۸ھ مرحلہ اجماعی سفر آحرہ گسہ» (ص ۱۳۸)

حاشیہ الطبع کے دو سے کتاب، مدراس کے مطبع کش راج میں ۲۱ جمادی الثانیہ سہ ۱۲۵۹ھ (۲۸ جولائی سہ ۱۸۴۳ع) کو چھپ کر شائع ہوئی ہے یہی سہ انک قطعہ تاریخ طماعت میں بھی ظاہر کیا گیا ہے

۲۶۔ مذاہج السعرا، فلمی

یہ تذکرہ اقبال الدولہ، نواب عباس حسن خان بہادر، مہجور، پارسی ولد نواب نصیر الدولہ، نصیر الدین علی خان بہادر، مصمص حنگ، اس نواب امین الدولہ، علی ابراہیم خان بہادر نصیر حنگ، حال محلص، مصمص گلزار ابراہیم، کی تصنیف ہے، جس میں ۶۷ اردو گو شاعروں کے مختصر حالات درج ہیں نمونہ کلام کو مصنف تذکرہ نے خود محض، مسدس،

ہیں۔ البتہ آخر میں مصنف نے انک دو حکمہ ۱۸۳۱ع (۱۲۴۷ھ) کو لفظ «آکوں» سے بصر کیا ہے

یہ روایت بہ دلچسپ، کارآمد اور شروع ۱۹ وں صدی عیسوی کے متعدد اہم واعاب تاریخی کے چشمہ دید حالات پر مشتمل ہے علاوہ ازیں مختلف مقامات کے علما و ادبا کے حالات اور متعدد علمی و لسانی مباحث بھی اس میں حسب حسبہ مذکور ہیں، جس کے سب سے اس کی افادی قیمت دوگنا ہو گئی ہے، اور یہ اس قابل ہے کہ مصحف کے ساتھ شائع کیا جائے

۲۴۔ گلشن سحر (تسمہ) علمی

یہ تذکرہ نواب مصطفیٰ خان تسمہ، مولوی ۱۲۸۶ھ (۱۸۶۹ع) نے آغاز ۱۲۴۸ھ (جون ۱۸۳۲ع) میں شروع کیا اور آخر ۱۲۵۰ھ (۱۸۳۵ع) میں دو سال کی کوشش کے بعد ختم کیا ہے چونکہ مصنف کا مقصود عمدہ اشعار جمع کرنا تھا، اس بنا پر اس میں گئے جسے شعرا فارنا سیکے ہیں جن کی مجموعی تعداد ۶ ہے (۱)

یہ تذکرہ پہلی بار مطبع لنہوگرہک دہلی احمار آفس میں مولوی محمد ناصر (والد شمس العلماء محمد حسین آزاد دہاوی) کے اہتمام سے ۱۲۵۳ھ (۱۸۳۷ع) میں چھپ کر شائع ہوا دوبارہ دلی کے اردو احمار برس میں ۱۲۵۹ھ (۱۸۴۳ع) میں طبع ہوا اول الذکر انڈس کا انک نسخہ کامیابانہ عالیہ رامپور میں، اور دوسرے انڈس کا سرصا اکاڈمی رامپور کے کامیابانہ میں محفوظ ہے

کامیابانہ عالیہ رامپور میں انک علمی نسخہ بھی ہے، مگر یہ مطبوعہ نسخہ کی نقل ہے، جسے حافظ عمر الدین حلف حافظ محمد (۱) مدرس کامیابانہ نانکی پور ۱۵۹۶۸

سے ہیں ہے کہ اس سنہ سے چند سال قبل کار نرسب انجام کو پہنچا، اور اس کے چند سال بعد، جب کہ دہلی میں میرزا محمد سلیم ہادر، ہادرشاہ بابی کے لقب سے اور لکھنؤ میں برادشاہ، احمد علی شاہ کے لقب سے برسر حکومت تھے، یہ رسالہ لکھا گیا، تراجم ۶ ربیع الثانی ۱۲۵۸ھ (۱۷ مئی ۱۸۴۲ع) کو تحت نرسب ہوئے تھے تاہم یہ رسالہ بھی اس سال کے بعد لکھا گیا ہوگا

تذیح امام بخش ناسخ، ۱۷ مئی سنہ ۱۲۵۴ھ (۱۸۳۸ع) کو مطلوب اور وصل کے ذکر میں (ورق ۷۴ الف) معذور لکھا ہے اور شاہ احمد کے متعلق لکھا ہے کہ

»اے اس آئینہ در سنہ ۱۲۶۶ھ ارشد دی ایں سرایے بابی

تراجم آباد اہم حارداہی احوال خود، (۱۰ الف)

ان سے بنا چلنا ہے کہ ۱۲۶۶ھ (۱۸۴۴ع) کے بعد نیک مصنف نے کتاب میں اضافے کیے ہیں لہذا رسالے کو بھی اس سنہ کے بعد لکھا جانا چاہیے

کتاب کے پہلے صفحے پر لکھا ہے:

»تاکرہ ہذا ناام بہ ابء اس حسن خان صاحب مہجور، ناسد نارس،

ءاب و رردہ حباب محلو ی راہی حید حسن صاحب سلمہ اللہ

عالی، از بلدہ نارس ردائے اگریری»

اس بحر پر کا انداز سید محسن علی محسن، مصنف سرابا سنی کے خط سے ملتا ہوا ہے بعد میں ہے کہ انہیں نے مذکورہ تذکرہ مرتب کرتے وقت اس نفل کو حاصل کیا ہو

کتاب کا خط نسعی بدما، غلطوں سے پر، اور کاعد چند ابتدائی اوراق نیک انگریزی اور رقمہ دہسی صاحب کا ہے

مربع یا مثلث کر کے پس کیا ہے
دساجے سے معلوم ہوا ہے کہ اس تذکرے کی رسم سے پہلے،
مصنف باپچ دیوان دو حوالی افسانے، انک مجموعہ مثنویات، اور
انک مجموعہ ادعہ و نقوس و نسخہ حاب مرتب کر چکا تھا

دساجے میں زمانہ تالیف سے متعلق حسب ذیل حوالے ملتے ہیں:

«بسم اللہ الحمد کہ در زمان سعادت نوا ان بادشاہ محمد اکبر بادشاہ
عاری، و امجد اعلیٰ حضرت، حسب آرامگاہ، سا عالم بادشاہ عاری، حمد
اللہ لکھ، کہ هنگام ارفام ان اوراں بر محبت حبابانی حلوه افروز
کارم سلطانوی مودت، در سہ نگہار و دوحہ رسمت (۱) ہجری نوی
رباعی روضہ رضوان اسفال فرمود، و حضرت طل اللہ، حباب راہ،
مرزا محمد سلیم بہادر بر محبت حباب افروزی ممکن گشت
و باوان و وارث و در الممالک، نواب صیرالدين حدرخان
بہادر، کہ ان عالی جناب بر بعد مرور سی حدت از بحر براس، ذکرہ
دلشد عالم بفا سائب، و بعدہ عموم و بعد عموم فرودس، برآ
سا بہادر، بر سہ و وارث لکھنوی رو [افروز] گشت
و در زمان حکومت کوں و کٹورہ بسو دادر مجموعہ
ایمان امادہ» (۲ الف و ب)

اس سان سے معلوم ہوا ہے کہ تذکرے کی رسم کے وقت
دہلی میں اکبر شاہ سانی، لکھنؤ میں نصیر الدین حدر اور انگلستان
میں ملکہ و کٹورہ حکمرانی کر رہے تھے اکبر شاہ سانی ے حمادی
السالہ ۱۲۵۳ھ (سمبر ۱۸۳۷ع) میں اور نصیر الدین حدر ے ربیع الثانی
۱۲۵۳ھ (جولائی ۱۸۳۷ع) میں چند ماہ کے فرق سے انتقال کیا ہے ملکہ
و کٹورہ ۲ جون سنہ ۱۸۳۷ع (۱۲۵۳ھ) کو تحت دسج ہوئی تھیں اس
(۱) اگر سہ ماہی کا سال وفات ۱۲۵۳ھ (۱۸۳۷ع) ہے کتاب میں ۱۲۶ھ مصنف ناکات کا
سہو معلوم ہوا ہے

ہوئی ہے اسی صفحے سے نئے ہندسے ڈالے گئے ہیں، جس کی کل تعداد ۳۳ ہے آخر میں ۵ صفحات کا غلط سامہ ہے
 یہ کتاب اب عام طور پر دستیاب نہیں ہوئی
 ۲۸۔ طبقات شعرائے ہند (طبقات) مطبوعہ

یہ دستاویز بھی مولوی کریم الدین نالی سی کی تصنیف ہے، جو
 دکن کے حکیم و دربار اللہ خاں، کلکتہ کے سجاد اور دہلی کی تاریخ ادب
 اور کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے کتاب کے سرورق پر لکھا ہے:
 «تاریخ شعرائے اردو کا» سراف دل - احب مادر اور ولوی کریم الدین
 نے گارسنڈی کی تاریخ سے ۱۸۳۸ عیسوی میں، ترجمہ کیا اور
 ویرجہ - ۴۰ سطور اردو کے اشعار اور حال بھی دواویں
 حلقہ میں - ۱۸۳۸ عیسوی کے اس پر ممدوح کیا گیا»

اسی صفحے پر انگریزی میں بھی کتاب اور مصنف کا نام لکھا
 ہے، اور اس انگریزی عبارت میں بھی تصریح کی ہے کہ کتاب خاص
 طور پر دہلی کی تاریخ سے ترجمہ کی گئی ہے

دہلی اور حلقے سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۸۳۷ ع (۱۲۶۳ھ) میں
 مصنف نے اس کام سے فراغت حاصل کی بھی کتاب کے اندر بھی
 جگہ جگہ انہیں ہجری اور عیسوی دونوں کو «سال روان» مانا ہے مگر
 سرورق پر سنہ ۱۸۳۸ ع میں ترجمے کا حتم ہوا ظاہر کیا ہے غالباً
 اب ۱۸۳۷ ع کے آخر میں احسام بدر ہوئی ہوگی، اور ۱۸۳۸ ع میں
 چھاپا شروع کیا گیا ہوگا اس لیے آخری سنہ کو طباعت کا سال قرار دیا
 زیادہ وروں ہوگا

کتاب خود مصنف نے مطبع العلوم مدرستہ دہلی میں سید اشرف
 علی کے اہتمام سے طبع کرائی بھی اس انڈیشن کا ایک نسخہ ملک

۲۷ گلدستہ نارساں (گلدستہ) مطبوعہ

۱۰ ہد کرہ مولوی کریم الدین اس سراج الدین ہانی سی کی نصف
ہے، جس میں ۳۸ رجمہ کو شاعروں کے محصر حالات اور طویل
انجانات درج ہیں

دساجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دی الحکمہ ۱۲۶۱ھ (دسمبر ۱۸۴۳ع)
میں ۱۰ کتاب جم ہوئی اور صفر ۱۲۶۱ھ (فروری ۱۸۴۵ع) میں چھاپا
سروع ہوا جامع میں ۲۳ رحب ۱۲۶۱ھ (۲۹ جولائی ۱۸۴۵ع) کو چھاپے
کا احتام لکھا ہے چونکہ کتاب کے اندر دو ایک جگہ ۱۲۶۱ھ کو
»بی زمانا« کے لفظوں سے بعد رکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
چھپنے وقت بھی کتاب میں اصافے کئے ہیں

مصنف نے آثار الناف کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا مگر ناح،
مبوفی ۱۲۵۴ھ، کے متعلق حوالہ لکھا ہے کہ

»درس برس ہوئے کہ اس جہاں نافی۔ سے طرف عالم حارداہی
کے رحاب کی«

اس سے ۱۰ نسخہ نکالا جاسکتا ہے کہ ۱۲۵۶ھ تا ۱۲۵۷ھ میں
کتاب رب الناف بھی لیکن یہاں »احتمال نافی رہتا ہے کہ مصنف
کو نسخہ کے سال وفات کی صحیح اطلاع نہ ملی ہو اور اس نے
»دو برس برس« صرف محتمل سے لکھ دئے ہوں

کتاب کے شروع میں شاہ طہر، اوکے واعہد، اور رمر کے
کلام کا انجاء مندرج ہے جو ۲ صفحوں پر جم ہوا ہے اس کے
بعد ایک صفحہ پر دہرست مضامین ہے بعد ازاں کتاب کا شروع
ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مطبع رفاه عام میں اس کی طابع

مختلف شاعروں کے اسعار جمع کر کے، خود ہر شاعر کے بارے میں انک
ا دو بعارفی سطرں بھی لکھ دی ہیں

دہاچے سے معلوم ہوا ہے کہ مصنف نے دس سال کی محبت کے
بعد ۱۲۶۹ھ کے آغار (۱۸۵۲ کے احسام) میں اس کو حتم کا کیا تھا مگر
اسی دہاچے میں ذکر کی ہوئی انک مبطوم تاریخ سے ۱۲۶۷ھ (۱۸۵۱-۱۸۵۰ع)
برآمد ہوئے ہیں اس صورت میں نا تو نہ مانسا رنگا کہ کتاب
کا احسام ۱۲۶۷ھ میں ہو چکا تھا، اور اندہ دو سال حک واصلے میں
گزرے، نا نہ کہ ۱۲۶۷ھ میں کام کے حتم ہو جانے کے گماں پر تاریخ
پہلے سے کہلی گئی تھی

یہ کتاب ۱۲۷۷ھ (۱۲۶۱ع) میں دہسی بولکسور نے اپنے
لکھنؤ کے مطبع میں، جو رکاب گج میں راجہ محاور سنگھ کے مکان
کے اندر واقع تھا، ۲۴ صفحات پر چھاپ کر سابع کی بھی اس چھاپے
کا انک نسخہ ہمارے ہاں موجود ہے اس کی انک فلمی نقل بھی کچھ
عرصہ ہوا خریدی گئی ہے، جو ۷ ربیع الثانی ۱۲۸۸ھ (۲۴ ستمبر ۱۸۶۳ع)
کو اوار کے دن ہوشنگ آباد میں سار کی گئی تھی اس نسخے کے کاتب
نے شاعروں کے حالات برک کر دے ہیں، جس کے سبب سے اس کا
فائدہ محدود ہو گا ہے

مختصر سر ہندوساں، مطبوعہ

حکم وحدانہ بن سعد اللہ دہاوی کی تالیف ہے، جس میں
بادشاہوں و درباروں، عالموں، صوفیوں، طبیبوں اور شاعروں کے حالات
فارسی زبان میں مندرج ہیں
دہاچہ کتاب کے مطابق «تاریخ نو» سے اسکا سال تالیف طاشہر

لاسربری، رامپور، میں اور اوس کی نقل کماحقہ عالمہ رامپور میں موجود ہے شروع میں شعرا کی مہر سب ۲۶ صفحوں پر دی ہے اس مہر سب کے بعد نئے مہر شمار ڈال کر بدکرے کا آغار کیا ہے، جو ۵ صفحوں پر ختم ہوا ہے

۲۲- تاریخ فرح آباد فلمی

یہ سند ولی اللہ فرح آبادی کی تصنیف ہے، جس میں والہاں فرح آباد، رؤساء، علماء، شعرا اور فقرا کے حالات لکھے گئے ہیں کتاب کے اندر تاریخ تصنیف کا ذکر نہیں آیا ہے البتہ سند تیار محمد راہد دہلوی کے فرزند، جھوٹے صاحب، کے متعلق لکھا ہے کہ اوہوں نے ۲۸ صفر ۱۲۶۴ھ (۱۸۴۸ع) کو وفات پائی اس سے یہ واس کیا جا سکتا ہے کہ اس سال کے بعد کتاب ختم ہوئی ہوگی اس تاریخ کا ایک عمدہ فلمی نسخہ حافظ احمد علی خان صاحب مرحوم کے کماحقہ میں، اور اوس کی براعلاط نقل کماحقہ عالمہ رامپور میں موجود ہے میں نے جو اقتباسات حاشیوں میں لکھے ہیں وہ حافظ صاحب مرحوم کے نسخے پر مبنی ہیں

۳- سیراداسی (سیراداسی مطبوعہ)

یہ بدکرہ سند محسن علی محسن، (۱) ولد سید سناہ حسین حقیقت لکھنوی (۲) کا مرادہ ہے، جس میں انسانی اعضا کے عنوانوں کے ماتحت (۱) بدکرہ سیم سیم (ص ۲۴) میں محسن کا ذکر اور شاعروں کے دال میں کیا ہے، جو ۱۲۸۸ھ (۱۸۷۱ع) سے پہلے انحال کر چکے تھے (۲) یہ وہی حقیقت میں جس کے نقل مصحفی نے اپنے بدکرہ ہندی گویاں (ص ۸۶) میں لکھا ہے کہ

جائے میں سب کہ اک لب سے ناں مصحفی کے بدکرے کا سور ہے
بدکرہ یہ جو حقیقت میں لکھا ہے حقیقت مصحفی کا چور ہے

۳۳۔ گلساں سجن (گلساں)، مطبوعہ

یہ تذکرہ شمعِ ارادہ صاحبِ عالم مرزا فادر بخش صبا دہلوی کی تالیف ہے۔ دساحیہ میں لکھا ہے کہ یکم شعبان ۱۲۷۰ھ (۱۸۵۴ع) کو اس کا آغاز ہوا، اور چونکہ اس کا اہتمام برس دن سے پہلے کسی طرح نہیں ہوا، اس لیے نظام الدین حوس کا محورہ تاریخی نام «گلساں سجن» رکھ لیا، جس سے ۱۲۷۱ھ (۱۸۵۵ع) برآمد ہوئے ہیں حاتمے میں فرواے ہیں کہ آخر ماہِ سوال ۱۲۷۱ھ میں امام پانا اس حساب سے تالیف میں ایک برس دو مہینے صرف ہوئے

کچھ لوگوں کا یہ بھی حال ہے کہ دراصل اس تذکرے کے مصنف امام بخش صہبانی ہیں اس قسم کی رائیں حسن طہ اور صاف دلی سے بعد اور پچھلے برہگوں پر بغیر کسی دساورری تمہادب کے سبب یکہ حسی کا موجب ہیں، اس لیے میں اس کے مابے بر آمادہ ہیں ہوں سرورق کے مطابق اس کی طبع ۱۲۷۱ھ ہی میں دہلی کے مطبع مرصوی میں حافظ محمد عاب الدین کے اہتمام سے ہوئی تھی

کماحقہ عائہ رامپور کے سجن کے شروع میں، مولوی مہدی علی خان مرحوم، محوِ بلداد کماحقہ، نے سجن کی مہربانی سے نام سے لکھ کر شامل کر دی ہے اس میں متعدد جگہ امیر مسابی مرحوم کے نام سے اضافے بھی ہیں، اور مہربانی کے سرورق کے بالائی گوشے میں خط امیر مسابی مرحوم یہ بھی لکھا ہے کہ «اسمعیل متعدد مسان اس تذکرہ و تذکرہ گلساں»

۳۴۔ سجن سحر (سجن)، مطبوعہ

یہ تذکرہ شمعِ ارادہ مولوی عبدالغفور خان بہادر ساح، وفی

ہوا ہے، جو ۱۲۶۷ھ (۱۸۵۰ع) ہے انکی کتاب کے آخر میں اصل کتاب کے احیاء کے بعد حد و علوم اربعوں جہاں 'مئی' میں 'خ' میں سے ایک راجہ بھوپور کے سال افعال ۱۲۷۰ھ (۱۸۵۳ع) کو ظاہر کرتی ہے۔

در سید حسن عرف مراد صاحب اس مولانا سید الدار علی صاحب محمد کو لکھا ہے کہ «در فہرست الف ابن اور ف ابن اسماء ابنی العالم حاوادی افعال فرمودند»

۱۲۷۳ھ (۱۸۵۶ع) میں وہاب 'ی' ہے اس سے
 نہ نہیں جدا ہوا ہے کہ مصنف نے 'ب' کے اندر بعد میں بھی
 اصلاح کئے ہیں

طبعات کتاب، مطبع رعدہ قادری، گوردہ، میں عمل میں آئی ہے اور «تب الخیر» کے بعد مالک مطبع نے والدہ را عبادتہ میں حاجی محمد مہدی دہلوی صاحب کی تاریخ ووب ۱۲۳۵ھ (۱۸۵۶ء) میں شرح ہے ۳۲۔ تاریخ جدولہ (جدولہ)، مطبعہ ۱۸۵۷ء

یہ کہات ہیسی حارم سلی س ، لوگ مہ ح ا س علی واری سید لری
کی نص ف م حس مں بالخط و لای :

۱۱) امان آفرین سیٹ + راز + اصل + ...
کے، جس نے ہر شخص اور اس کے ...
اور جو مواقع اہم، عہدہ اور ...
ہوں، یہ سب اب حاکم ...
۱۸۵۳ء میں کر کے نام اس ...

ان معذوں میں سے اٹھارویں نے ایدر معری ردو لے محصر حالان
لکھے ہیں کتاب کی طباعت و طبع مارچ ۱۸۱۲ء میں ۸۱۲۷
شروع ہو کر ۸۱۲۷ء میں تمام ہوئی تھی۔ آخر ۱۸۱۲ء اور صفحہ ۸۱۲۷

و عن الاحبار میں چھی بھی اس اندیش کا انک سحرہ کماحانہ
عائہ راہمور میں وجود ہے
۳۶۔ اصحاب ناگار، مطبوعہ

یہ تذکرہ ۱۱۵۱ھ بمطابق ۱۷۳۸ء، موفی ۱۳۱۸ھ (۱۹۰۰ع) لے
مرتب کیا ہے، جس میں راہمور کے وطن اور دربار راہمور کے موصی
شاعروں کے حالات اور محب کلام درج ہے شروع میں والاب
راہمور کے حالات اور محب کلام حداد ہندسوں کے ساتھ
لکھا ہے، جس کے باعث کتاب دو حصوں میں منقسم ہو گئی
ہے

دراچے سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب ۱۲۸۹ھ میں شروع کر کے
۱۲۹۰ھ (۱۷۷۳ع) میں حتم کی گئی بھی آغا علی نقی صاحب کی تخریط
سے ظاہر ہوتا ہے کہ «ہنگام نائف ۱۲۸۹ھ سعرا کے نام ہے مگر
چھپنے میں تاخیر ہوئی آواب الدولہ باقی، گوید لال صبا، سبح امیراللہ
سالم وعمرہ ملار ن میں شامل ہوئے، لہذا چھپنے کے وقت تک ۱۵۰
سعراے نازک حال کے نام اس تذکرے میں داخل ہوئے»

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۱۲۹۰ھ کے بعد بھی اصلاحیں کئے گئے
ہیں چابیہ مدرسہ سکون آبادی کے انک ارنجی قطعے سے ۱۲۹۲ھ (۱۸۷۵ع)
آمد ہوئے ہیں، جو مدعا کی ماسبق کی دلیل ہے

کتاب کا چھاپنا ناچ المطابع، راہور، میں ۲۰ دسمبر ۱۲۹۷ھ کو تمام
واہا اس کا سانس اوسط اور صفحات کی تعداد ۱۶۸ اور ۶۰ ہے
۲۔ حرسہ لغوم (حرسہ، مطبوعہ

یہ مدسی درگا برساتا بدر سرمدی کا مرتبہ تذکرہ شعری اردو

سنہ ۱۳۶ھ کا مرتب کردہ ہے، جسے موصوف نے بارہ برس کی مسلسل کوشش کے بعد ۱۲۸۱ھ (۱۸۶۴ع) میں اشام کو پہنچا کر، «سجن سعرا» تاریخی نام رکھا ہے

ابن کاتب کے نعور مطالعے سے اچھا ہے کہ ۱۲۸۸ھ (۱۸۷۱ع) تک مصنف نے حاجا بنی معلومات کا اضافہ کیا ہے حاجا نسیم کا سال وفات ۱۲۸۲ھ (۱۸۶۵ع) آررہ و غالب کا سنہ وفات ۱۲۸۵ھ (۱۸۶۹ع) اور نسیمہ و نسیم کا سال وفات ۱۲۸۶ھ (۱۸۶۹ع) خود مصنف نے کاتب کے اندر لکھا ہے ممکن کے متعلق حاسیے پر لکھ دیا ہے کہ اسے ۱۲۸۸ھ میں انتقال کیا ہے داع کا تذکرہ حالیہ صغوں میں کر کے بحر کرے ہیں کہ ۱۲۸۸ھ میں انکا انتقال ہو گا

حالم الطاع میں مندرج ہے کہ بولکنور کے لکھنوی برس میں رمضان ۱۲۹۱ھ (اکتوبر ۱۸۷۴ع) میں اس کا چھانا تمام ہوا ہے کاتب کا باب معمولی کمالی اور صفحات کی تعداد ۵۸۲ ہے

۲۵۔ نسیم سجن (نسیم) مطبوعہ

یہ تذکرہ دلاوی عبدالحی صفا دلاوی نے اردو زبان میں اوں ریحہ گو ساعروں کے متعلق لکھا ہے، «حوسنہ ۱۲۸۸ھ ۱۸۷۱ع) یا اوس کے بعد رونی امراے سالم نسیم نے اوں حن حصراب نے کہ سنہ ۱۲۸۸ھ سے پہلے اس دار فانی کو حیرانہ کہا، اوں کا کلام و حال درج تذکرہ مہوا السنہ دساحۂ کو شعراے ماسمی کے کلام سے راب دی گئی ہے (ص ۱)»

دساحۂ کی تصریح کے مطابق، ۱۲۸۹ھ (۱۸۷۲ع) میں یہ کاتب تمام ہوئی، اور دلاور علی کے اشام سے مراد آباد کے مطبع امداد المہد

نواب سید صدیق حسن خان بہادر، موفی سنہ ۱۳۷۵ھ (۱۸۹۰ع)، نے « رصاص الدیاس » اور « خطرہ القدس » کے بعد مرتب کیا ہے۔ دساجے میں لکھا ہے کہ مذکورۃ بالا دونوں کتابوں کے حامیوں میں صوفیاء کے حوالہ درج کیے گئے ہیں، انہیں کو نکھا کر کے انک نئی کتاب کی شکل دینی گئی ہے۔ حامیۃ کتاب سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کتاب میں کسی خاص فرد کا لحاظ بالکل نہیں کیا گیا ہے، بلکہ حوام حسوب حسن حکم لکھ گیا تھا، اسے وہیں رہے دیا ہے (۱۳۷۵ھ)

سنہ الف کے تذکرے سے دساجہ و حامی حالی ہیں، مگر اسے حالات میں لکھا ہے کہ ۱۳۷۵ھ (۱۸۵۳ع) سے انک کہ انہائیں برس گزر چکے ہیں نصف و الف کے کام میں مسمول ہوں اس سے اندازہ ہوا ہے کہ ۱۳۷۶ھ (۱۸۸۸ع) میں کتاب حسم ہوئی تھی (۲۳) چنانچہ آئندہ صفحے پر ہی سال صراحۃً ذکر کا گیا ہے

کتاب کی طابع ۱۳۹۸ھ میں بھونال کے مطبع ساجھانی میں ہوئی ہے کتاب کا ساسر فاس کب اور صفحات سے ول غلط نامہ

۲۵۹ھ

۳۹۔ سمع المحسن (سمع) طبعہ

یہ فارسی گو شعرا کا تذکرہ بھی نواب سید صدیق حسن خان بہادر کا مرتبہ ہے اس کے دساجے میں حامی سنہ الف مذکور ہیں ہے انک دولف نے اسے ذکر میں لکھا ہے کہ میں دسمبر ۱۳۹۲ھ (۱۸۷۵ع) میں کلکتے گیا تھا، اور ۲ ماہ ۴ نوم وہاں رہ کر واس بھونال چلا اس سے معلوم ہوا ہے کہ محرم ۱۳۹۳ھ میں ان کی بھونال کو واسی ہوئی تھی اور چونکہ مطبع ساجھانی بھونال میں اسی سال

ہے، جو ۱۸۷۷ء میں شروع، ۱۸۷۱ء میں ختم اور پھر کچھ دیر کے بعد ۱۸۷۵ء میں صاف کٹا گیا تھا

خانے میں مصنف نے اپنا حال لکھے ہوئے آخر سہ ۱۸۷۷ء لکھا ہے، اور دوران طبع میں، جو ۱۸۷۹ء کا واقعہ ہے، حاشا حواشی شعر نو کے ہیں

یہ کتاب، فاضل نور الدین فائق کجراوی کے تذکرے کا خلاصہ ہے، جس میں اور تذکروں سے بھی چند کجراوی شاعروں کے حالات اضافہ کیے گئے ہیں مصنف معالی وادان و بلاغت وغیرہ علوم کے مباحث حگہ حگہ درمیان میں ذکر کرتا گیا ہے، جس کی وجہ سے اس کا حجم ۲۷ صفحوں کا ہو گیا ہے

اس کا پورا نام «حسبہ العلوم فی مناقب المصنوع» خطاب «گلہ سہ نادرا لافکار»، اور عرف «تذکرہ شعرائے دکن» ہے سرور سے معلوم ہوا ہے کہ نومبر ۱۸۷۹ء میں لاہور کے مطبع مد عام میں اس کی طبع ہوئی ہے

اس تذکرے کے دسچے سے، محراب شعرائے دکن کا چلنا ہے کہ «فائق کے چھوٹے بھائی، میر حمید اللہ خان نسکین نے اس پر حاشہ لکھا تھا، جس سے ۱۲۸۲ھ (۱۸۶۵ء) کا احوال معلوم ہوا ہے ابجد نے بھی ایک دو حگہ حاشہ لکھا» یہ حواشی بالعموم سین واپ طاهر کرتے ہیں، اور اکثر اشعار سرفیہ اردو کے مطوعہ سجدہ محراب شعرائے دکن مقفود ہیں

۳۸۔ نصار حود الاحرار (نصار) مطبوعہ

یہ تذکرہ، جو مقدم میں ولاحز میں صوفیہ کے حالات پر مشتمل ہے،

اس کی طاعت بھی مطبع سابق الذکر میں ہوئی ہے، اور سال
طباع ۱۲۹۷ھ ہے
۲۲۔ آج، مطبوعہ

یہ سہ ماہی مولوی محمد حسین آزاد دہلوی، مئی ۱۳۳۸ء
(۱۹۱۷ء) کی تصنیف اور تاریخ ادب اردو پر پہلی کتاب ہے جو اس
میں تاریخی مباحثات نئے حائے ہیں، مگر اس کی عبارت کی لطافت
اور سوجھی ان سب پر پردہ ڈالے ہوئے ہیں اس کا بڑھنے والا نہ محسوس
کرتے لگتا ہے کہ خود ان سب کے محاسن میں اٹھا ہوا ہے، جس کے
حالات بڑھتے وقت اس کے ایش نظر ہیں

اس کے پہلے انڈسٹری کا ایک سیرہ کے اچانک عالمی رام پور
میں محفوظ ہے یہ ۱۸۸۷ء (۱۲۹۷ھ) میں لاہور کے وکٹوریہ برس
میں سندھ رحمت علی شاہ کے احکام سے چھاپا گیا اس کے صفحات
کی تعداد ۷۰ ہے دوں کے تذکرے میں ۲ ورق ہندسوں کے حساب
کئے گئے ہیں ان کو سابق مجموعے میں جوڑے سے ۱۱۰ صفحات ہوئے
ہیں سرورق سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے اس کی ۱۰ جلدیں
چھاپوا کر ایک روسہ فی سیرہ رحمت مقرر کی بھی امداد رہا نہ سے کاغذ
کا رنگ گہرا بادامی ہو گیا ہے، اور اکبر اورانی بوسہ ہو چکے ہیں
رہ بحث حواشی میں آج کے بارہوں انڈسٹری کے حوالے دیے
گئے ہیں

۳۳۔ طور کام (طور)، مطبوعہ

یہ سندھ نور الحسن خان بن ابوبکر صدیق حسن خان ہمدانی
کی تصنیف ہے، جسے مصنف نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے پہلا حصہ

اس کی طباعت بھی ہوئی ہے، اس سے نہیں ہے کہ آغار سال میں نہ
 مذکرہ حجم ہو چکا تھا بلکہ اسلئے نہ ہے کہ سفر کا کہ سے قبل اس کی
 نالف کا کام انجام پا چکا ہوگا واپسی پر کتاب کے وہ نئی سائیں
 بڑھا دی ہیں

کتاب مختلف رنگ کے رنگیں کا عددوں پر چھپی ہے اس کے
 آغار میں فہرست شعرا اور آخر میں وہ سائیں رنگ کی تقریبات اور
 تاریخی قطعات مندرج ہیں

۲۔ صبح گلشن (صبح)، مطبوعہ

نہ سید علی حسن خان بہادر (سائیں باطم و اہل العلماء، لکھنؤ)،
 مبنی ۱۳۵۵ھ (۱۹۳۶ع)، کا دولہہ مذکرہ عراقی فارسی ہے، جو حسب
 تصریح دساجہ ۱۲۹۴ھ (۱۸۷۷ع) میں لکھا کا تھا مگر حاتم سے بنا
 حاتم ہے کہ عرہ دفعہ ۱۲۹۴ھ (۱۸۷۷ع) کو اس کا آغار اور آخر
 حمادی الاولیٰ ۱۲۹۵ھ (۱۸۷۸ع) کو انجام ہوا ہے اندرونی سہائیں
 بھی اسی کی دولت ہیں

نہ مذکرہ بھی مطبع ساجہائی بیورال میں آخر وال ۱۲۹۵ھ
 (۱۸۷۸ع) میں چھپ کر سابع ہوا ہے

۳۔ رور روس (رور)، مطبوعہ

نہ فارسی گو ساعروں کا مذکرہ ہے، جسے مطبع حسن صبا
 گو ادوی نے مصنف کہا ہے دساجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عرہ
 سحاب ۱۲۹۵ھ (۱۸۷۸ع) میں مصنف نے اس کی ترتیب کا کام
 شروع کیا، اور حسب تصریح حاتم، ۲۹ ربیع الاول ۱۲۹۶ھ (۱۸۷۹ع)
 کو حجم کر دیا

اودوگو شاعروں سے، اور دوسرا ہندی کہنے والوں سے متعلق ہے
حاجے سے معلوم ہوا ہے کہ کتاب ۱۲۹۷ھ میں نصیف اور
۱۲۹۸ھ میں احمد خان صوفی کے مطبع معبد عام آگرہ میں طبع ہوئی
ہے

۳۴۔ بوساب اودھ، مطبوعہ

یہ کمور درگا برتساد مہر سندیلوی کی مصنفہ تاریخ شاہاب اودھ
ہے اس میں ہر بادشاہ کے تذکرے کے آخر میں اوس کے عہد کے
مسمور شعرا کا حال بھی لکھا گیا ہے

دساجے ناچامی میں تاریخ نصیف کا حوالہ ہے، لیکن صفحہ ۴۲
پر ۷ مئی سنہ ۱۸۸۸ع (۱۳ھ) کو «امروز» سے بعد رکھا ہے
یہ کتاب سنہ ۱۳۱ھ (۱۸۹۲ع) میں مطبع دندہ احمدی (لکھنؤ)
سے چھپ کر شائع ہوئی تھی

۳۵۔ حمجانہ حاوید (حمجانہ)، مطبوعہ

یہ تذکرہ لالہ سررام دھلوی، صوفی ۱۹۳ع، کا مرتبہ ہے، اور
اسی جامع کے لحاظ سے اس کا کلاوڈیا کہلائے کا مسیحی ہے
دساجے سے ۱۱ جلدیں ہیں کہ مصنف نے اسے ۵ جلدوں میں تقسیم
کرنے کا قصد کیا تھا ان میں سے ۴ جلدیں اون کی زندگی میں چھپ کر
شائع ہو چکی ہیں البتہ کا مسالا اکھٹا کر ۱۱ جلدیں بنا کر اون کا اقبال ہوگا
مکرمی ڈب سرجموہر دسارہ کمی دھلوی نے اس کی تکمیل کا
بڑا اٹھادیا، اور سنہ ۱۹۴ع میں اس کی پانچویں جلد چھاپ دی انہیں
یہ حرف ش کے دے سے حرف ع کے آخر تک پہنچی ہے اس
لحاظ سے ابھی کم از کم ایک جلد اور چھپے گی، اب یہ تذکرہ تمام ہوگا

۱۹۲۸ء میں مرتب کر کے شائع کیا اس کتاب کے دو حصے ہیں حصہ اول کے ۲۲۴ صفحات ہیں اور یہ خوب المطابع دہلی میں ۱۹۲۸ء میں چھاپا گیا دوسرا حصہ ۶۵۲ صفحات پر مشتمل ہے، اور سنہ ۱۹۲۸ء میں جامعہ سرس سے چھاپ کر شائع ہوا ہے

۵۱- آثار الصادق (آثار)، مطبوعہ (۱)

یہ کتاب دہلی کے آثار قدیمہ کی تاریخ ہے، اور ہندوستان کے مشہور مصلح قوم، سر سید احمد خاں، مولوی ۱۳۱۵ھ (۱۸۹۸ء) کی تالیف ہے

کتاب کے محلف اہل اب کی روشنی میں یہ ادارہ ہوا ہے کہ ۱۲۶۱ھ میں اس کی تکمیل ہوئی ہے مگر حسہ حسہ ۱۲۶۲ھ اور ۱۲۶۳ھ میں بھی نصف بے اس میں اضافے کیے ہیں

نصف بے اسے حار بانوں میں تقسیم کر کے، ہر باب کو ایک حصہ یا جلد کی طرح جداگانہ ہندسوں کے ساتھ مطبع سید الاحمد دہلی میں ۱۲۶۳ھ (۱۸۴۷ء) میں طبع کرانا تھا یہ انڈس صورت تھا، اور اس کی تصویریں پورا ساہرحنگ اور حص علی کے ہاتھ کی سی ہوئی تھیں، اور علاحدہ کاند پر چھاپ کر اسی ای جگہ چسپاں کی گئی تھیں کتابخانے میں اس انڈس کے سب باب موجود ہیں جو ہا جس میں دلی والوں کے حالات درج تھے، صائغ ہو گیا ہے میں بے حسہ میں بولکسوری انڈس کا حوالہ دیا ہے، جس کا نسخہ الیک لائبریری، رامپور، میں محفوظ ہے

(۱) اس کتاب کا تذکرہ سہرا آئے مقام پر درگاہا میں محورا تلامی مافات کی حارمی

کا مولفہ ہے، اور بلندی و محض اور حسن اصحاب کی بنا پر تمام حدود
نذکرون سے بہتر مانا گیا ہے

دساجے سے معلوم ہوا ہے کہ ۶ ربیع الثانی ۱۰۴۰ھ (۱۶۳۱ع)
کو انک سال کی محنت و کوشش سے اسے مرید کا اکاٹا ہے اب حساب
کی طرح یہ بھی طمباق پر منقسم ہے، اور اس کے بہت سے مساحبات
سے ناک ہے

دارالمصنفین اعظم گڑھ لے اس تذکرہ کو چھانا ہے حواشی
میں اس کے دوسرے انڈیشن (۱۳۵۳ھ) کے حوالے دے گئے ہیں
۳۹۔ فہرست المشاہر (فہرست)، مطبوعہ

یہ مسافر کا تذکرہ ہے، جسے دولانا بطنامی ندادونی لے
۱۹۱۵ع میں شروع کر کے ساب برس میں تمام کا ہے
دراصل یہ مسٹر دل کی انگریزی کتاب موسومہ بہ 'AN ORIENTAL
BIOGRAPHICAL DICTIONARY' پر مبنی ہے، اسی لیے اس کی ترتیب و اثر
میں وہ تمام کوتاہیاں موجود ہیں، جو دل سے سرزد ہوئی ہیں
کچھ اسماء اور معلومات دوسری کتابوں سے بھی بڑھائے گئے
ہیں

اس کی پہلی جلد کا مسودہ ۱۹۲۲ع میں ترتیب گیا، اور ۱۹۲۴ع
میں چھپ کر سابع ہوا اس کے دو سال کے بعد دوسری جلد بھی چھپ
گئی اب دوسرے برسم شدہ انڈیشن کی داری تھی کہ جنگ شروع
ہو گئی

۴۰۔ سیر المصنفین (سیر)، مطبوعہ

یہ اردو کے شریکاروں کا تذکرہ ہے، جسے مولوی محمد یحییٰ بہا لے

کتاب کے صفحات ۵۶ ۛں شروع میں ۱۰ صفحات کی فهرست مصمم ۛے، حسن سے کل صفحات کی اعداد ۵۰۵ ۛو جانی ۛے
مجد حفصی ے سنہ ۱۹۲۹ع میں ۛمدرد برس دہلی میں، چاپ
کر اس کتاب کو شائع کیا ۛے

۵۵۔ بذكره ربحی، مطوعه

بذكره، حواہر ربحی کو شعرا کے حالات بر مسلسل ۛے، مولوی
سید مجد بک کاظمی ے ۱۹۳۰ع (۱۳۴۸ھ) میں مرتب کیا ۛے اس
کے شروع میں ۲۹ صفحات کا دساخه ۛے، حسن میں ربحی کی اتحاد
اور اوسکے افادی ۛاو سے بحث کی گئی ۛے اس کے بعد بذكره بے
ہندسوں سے شروع ۛو کر صفحہ ۸۵ پر جم ۛوا ۛے صفحہ ۸۶ سے
مرہنگ محاوراب سواں شروع ۛوتی ۛے

کتاب شمس الاسلام برس، حدرآناد، میں طبع ۛوئی ۛے

۵۶۔ حواہر سحن (حواہر)، مطوعه

بذكره شعراى اردو دراصل مبحث کلام اردو کی انک طویل
ساص ۛے، حسن مولانا مجد میں کفی چڑا کوئی ے مرتب کیا ۛے
چونکہ ہر ساعر کے مسبحث کلام کے آعار میں اوس کی رنگی بر بھی
احمالی نظر ڈالی گئی ۛے، اس وجہ سے اس میں بذكره کی شان سدا
ۛو گئی ۛے

اس مجموعے کی الف ہندوسمانی اکڈمی، الہآناد، کی فرمایش بر
ۛوئی ۛے، اور اوسى ے ۱۹۳۳ع میں اس کی پہلی حلد اور بعداراب
۳ اور حلد بن شائع کی ۛیں

۵۷۔ ساص سحن (اص)، مطوعه

۵۲۔ ارباب نثر اردو (ارباب)، مطبوعہ

یہ فورٹ ولیم کالج (کلکتہ) کے ۱۹ نثر نویسوں کا تذکرہ ہے، جسے سید محمد قادری (بی، اے) نے آخر سہ ۱۳۲۶ھ (۱۹۲۷ء) میں مرتب کیا اور مکملہ اسراہیل حیدر آباد نے اسی سال چھاپ کر شائع کیا ہے اس کے صفحات مع دساحہ وعرہ ۳۹ ہیں

۵۳۔ تاریخ ادب اردو (عسکری)، مطبوعہ

یہ تاریخ، رام بابو صاحب سکس، کی انگریزی کتاب 'HISTORY OF URDU LITERATURE' کا ترجمہ ہے، جسے معرا محمد عسکری صاحب لکھنؤی نے ۱۹۲۹ء میں کہیں کہیں، اسمب ردو بدل کے ساتھ مرتب کیا ہے یہ کتاب دو حصوں اور ایک صدمے پر مشتمل ہے، اور مطبع بولکینور لکھنؤ نے مصور شائع کی ہے

۵۴۔ تذکرہ کاملاًب رامپور، مطبوعہ

یہ تذکرہ مسافر رامپور کے حالات پر مشتمل اور حساب حافظ احمد علی خان سوہی راہپوری، (سابق ناظم کتب خانہ رامپور) کی تصنیف ہے

دسچہ سے معلوم ہوا ہے کہ مولف نے ۱۹۲۵ء سے ۱۹۲۹ء تک اس کتاب کی ترتیب کا کام انجام دیا ہے

چونکہ اس کے باب کا مساحد اکثر و سر رانی رواناب ہیں، اس وجہ سے تاریخی سامع نا نا جانا ہے، تاہم یہ مجدد قابل قدر ہے کہ اس کے توسط سے سینکڑوں اون علیا، صلحا اور شعرا کے حالات و صسط ہو گئے، جو بردہ گمبائی میں مسور تھے، اور کچھ عرصے کے بعد ان کے متعلق اس علم بھی محال تھا

۵۹- مہرست مخطوطات برٹش موزیم (بلوم ہارٹ)، مطبوعہ

بہ مہرست ہندی، بنگالی اور ہندوستانی رسالوں کے علمی مسجحوں کی ہے، جسے مسٹر بلام ہارٹ نے ۱۸۹۹ء میں مرتب کیا، اور اسی سال موزیم کے ٹرسٹوں کے حکم سے چھپ کر شائع ہوئی

اس میں پہلے ہندی اور بنگالی اور آخر میں ہندوستانی مخطوطے ذکر کیے گئے ہیں ان دونوں حصوں پر ہندسے جدا جدا ڈالے گئے ہیں مہرست دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ہے دساحے کے ۱۲، حصہ اول کے ۸۴، اور حصہ دوم کے ۹۱ اور پوری کتاب کے ۱۸۷ صفحات ہوئے ہیں

معدرب

ان کتابوں کے علاوہ، بعض دواوس وعمرہ کے دساحوں کے حوالے بھی دیے گئے ہیں، مگر ان کی کسی طرح کا نوٹ لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی

بعض کتابیں بروقت مطالعے میں نہیں آئیں، اس بنا پر ان کا حوالہ نا تو کتاب ہی میں کسی دوسری جگہ دینا پڑا ہے، جسے »سودا« مصنفہ شیح حاد، اور نا اسدراک کے ماتحت ذکر کر دیا گیا ہے، مثلاً »نارخ ہر اردو« مصنفہ مولانا احسن مارہروی، »داساں نارخ اردو«، مصنفہ مولانا حامد حسن قادری، نا »نارخ مثنویات اردو« مصنفہ ولوی حلال الدین احمد حمیری اساعب سانی کی نوب آئی، نا اشاء اللہ اس کی تلافی کردی جاسگی

۳۳ اردو شاعروں کا تذکرہ ہے، جسے عبدالشکور صاحب شیدا نے سنہ ۱۳۵۵ھ (۱۹۳۶ع) میں حیدرآباد (دکن) سے شائع کیا ہے چونکہ یہ بھی مسیح اشعار کی ناص ہے، اسوجہ سے شعرا کے حالات پر بہت اجمالی روشنی ڈالی گئی ہے تاہم سب سے وفات کی تلاش میں سعی و کوشش نظر آتی ہے

اس کتاب کے شروع میں دساجے اور فہرست کے ۱۶ اور بعد ازاں اصل کتاب کے ۲۴۶، کل ۲۵۸ صفحے ہیں

۵۸۔ فہرست کا صحافی شاہ اودھ (اسٹریگر)، مطبوعہ

شاہاب اودھ کے صحافیوں کی یہ فہرست ڈاکٹر اسٹریگر نے مولوی علی اکبر نانی سی، متوفی ۱۸۵۲ع، کی مدد سے ۱۸۵۰ع میں مرتب کی تھی ڈاکٹر اسٹریگر کا ارادہ تھا کہ اسی فہرست کو آٹھ سالوں میں تقسیم کریں مگر وہ صرف ۳ باب مرتب کر سکے، جو پہلی جلد کے نام سے چلے گئے ہیں طبع ہو چکے ہیں

اس کے پہلے باب میں فارسی و اردو شعرا کے تذکروں اور دوسرے اور دوسرے باب میں فارسی و اردو شاعروں کی تصانیف کا باب ہے آخر میں باب اول کا حصہ ہے، جو اس فارسی تذکروں کی قیمت پر مشتمل ہے کتاب کے صفحات کی تعداد ۶۵۵ ہے، جس میں ۸ صفحات دساجے وغیرہ کے اور دو غلط نامے کے شامل ہیں

اس فہرست کے اوس حصے کا ترجمہ، جو سحرای ریحہ کے حالات پر مشتمل ہے، سنہ ۱۹۳۲ع میں طفیل احمد صاحب نے اردو میں کیا تھا، اور اسی سنہ ۱۹۴۳ع میں ہدویسمانی اکڈمی نے «نادر شعرا» کے نام سے جھاپ کر شائع کر دیا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

(۳ الف) مهم صبعة عمودیت ، ویکو برن حمله سعادت
حمدحالتی و نای صابی است ، که هنگام انداع سایط ، بصورت حروف
مفرده ر نور هسبی و خلعت وجود اولاً عطا فرمود ، و وقت اندراع
مرکبات از مخلوقات ، نابر استحکام و نظام برآکت ، کلمات را ناسکال
محملمه ناسا بنا نمود ، که سالکان راه قوم و طالبان صراط مستقیم ، ناعاب
کلام و مددگاریء مهم سخن ملک علام ، ناندک صرف نمودن اوقات سر
میرل مقصود نآسانی بی برد ، و ندراف معالی ، که مراد از حصول
قرب او ، تعالی عر اسمع ، است ، مهربانو که حواسیه ناسند ، سهولت فایز
گردند سبحانه ، ما اعظم سانه و حل صعه و سر اران فعلی که وسیله
(۳ ب) حصول این عطیه کبری و واسطه وصول بحسن موهبت عظمی
از درگاه آن واهب العطانا تواند بود ، حواندن درود نامعدود است
برحبیب او ، محمد رسول الله ، صلی الله علیه و آله و اصحابه و سلم ، که
داب کاملاس مهمد حبیب میرا از بعضان ، و صفات حمیله او افرون از
حیرسمار و بان است ، و بر آل امجاد و اطهار او که بالاطلاق برگزیده
هر دو جهان اند ، و بر اصحاب احبار و سروان ارار او که از شروع
افدا نادم احبر ، خلاف مقدا حرقی از زبان بریاورده ، قدمی نراه
نگراسند اند ، حتی که گردند محبت و ولایت سان از شرایط انعام

که موافق آن می نویسم و از خطا مصئون ماندم ، بلکه مرصدم که دررگانه ، (مولفه)

بدیل عقوبتو سید عشای مرا گران کنند بحویء خود های مرا
 با بر مانده احر عاملان آنه کریمه «ادامروا ناللعو مروا کراما» سرنك و
 شامل بوده ناسد ، و حرای این صفت حمیده از سار العیوب عاف الد یوب
 ناسد

مقدمه ناند داشت که زبان هندی منسوب ناهل هند است و
 وسعت ملك هند از كل كمه و ڈهاكه تا فرا ناع بردنك به فندهار سرفا
 و عربا ، و از كمارة دریای سور تا حمال شمال و آنچه در میان اندست
 حیوا و شمالاً ، برد مساحان به یوب نویسه ، حجابچه کسمیر هم نان
 مد در همس ملك سمرده می سود و زبان سکنه این ولایت باعتبار
 وضع صوتجات و قرب و بعد مکاناب و اختلاف اناس و اقوام ناحای
 کسره واقع سده ، لهذا طححه هر صوبه و بلاد و محاوره هر قوم و
 قریب متفاوت و متعابر است ، و زبان هر يك از دها سب بصاحس در
 ملك دیگر «بهاكا» گفته می سود پس زبان مردمان نگاله را «نگالی»
 و اهل ببحاب را «ببحابی» و سکنه ذکهن را «ذکهنی» میگویند ، و
 علی هد القناس و درین رساله ، (ه الف) که صرف و نحو زبان هندی
 دران زبان نموده می سود ، به مراد مواف حقین را های کسره مذکوره
 است ، ناکه مقصود و مطلوب ازان در ناهین صحت الفاظ خاص و
 معلومات تراکت معینه کلام است که میخص و موضوع محاوره اردوی
 معنی ناسد و پس ، ربرا که بنای تحریر و تحریر تمام اعرضه عالمقدار ،
 و مدار کلمه و کلام جمع سرفا و ببحای نامدار و سحرای دوی الا مدار ،
 که فی زمانها بر مسند اعتبار حادارید ، بر همین محاوره موقوف است

امام بعد دره، بمقدار، باخبر حاکسار، سر برابوی نکو هیده عملی،
 احد علی ابن سند احمد علی خان، عمی الله عن حراجهما، بخدمت عالی،
 معالی، کا ملان صاحب همب و قدر، و دوستان صافی طیب و اهل
 مروت حدیث عرص می نمایند که چون بعضی عربان و ستمیان بوسی
 قواعد صرف و نحو و عده، بطوریکه احرای آنها بران هندی موافق محاوره
 اردو بوده باشد، اکثر تکلف می کردند، و را هم چون قدر بحر آن
 مریئه که نانه این اعتبار را ساند، در خود نمیدید، بمایل بود، که درس
 انبیا حیات رجب مآب، (۳ الف) والا مآب، عالی مآب، کتب الاحیاء،
 مریء عربا، دانیای رسوم آسانی، سرکرده دفت مفسران بررانی،
 معین موالیان، ممد مومنان، عقده کسای گره کارسنگان، اعلی، حیات
 مستطاب، معلی القاب، بواب امصارالدوله، معین الملك، مررا فر الدین
 احمدخان مہادر، صولت جنگ، دام اماله، المدعو مررا حاجی صاحب
 که اکبر اولاد، وارسند انای خان رفیع السان، علامه رمان، نگانه دوران
 حیات محمدالدین احمد خان مہادر، المسمهر مررا جعفر صاحب معفوراند،
 لارال دوله و اماله، سر ناصرار فرمودند ناچار امثالالا لارال فرمودند رساله
 پرداختیم، و هر قدر که بوالسنت قواعد مسطوره از فارسی نقل نموده
 نمادی مطابق ساحیم پس مسمی گرداندم مجموعه مذکوره را به
 «دستور الفصاح»، و مرتب نمودم برینس را بمقدمه و بچ ناب و
 حاتم اکون رخای وانی از آگاهان ناهمب و قدر و نکه رسان
 صاحب مروت و صفوی است که اگر بمطالعہ و ملاحظہ این رساله
 معدر را گاهی بوارند، در حق این بی بضاعت کتب اعتراض نمیدان
 بفتح بارید، چرا که هیچ کس از کتب این فن و رسائل این هنر،
 که مفید مطلب (۳ ب) و معین مقصد درس ناب می‌سند، در بطریق اسم

حالی هم‌رسید، که آنرا زبان ناره (۶ الف) توان گفت، چه نه عربی عربی ماند و نه فارسی فارسی، و همین فاس هر «بهاکا» از زبانهای مروحۀ هندی در بر اصل خود بماند لکن این حالت هم بر نحو واحد، حایجه ناند، هنوز فرار نگرفته بود، و معرفۀ ابدال فصاحت که حالا دارد برسد، بلکه از افراط و تفریط، یعنی، از انفعال زبان قومی دفعه زبان قرقۀ دیگر، قرقی بن و عبری آسکارا ناهه می‌سد، تا اینکه هیچ قرقۀ و مصرعی از عیب بافر و نقالت بری‌سود، و باندک بوجه بوی حامی و مخاحب و رنگ دربطی و سیخاف از ترکیب آن کلام درناپ مگر دند و مع هدا هر قومی و هر قرقۀ محاورۀ خویش را بر دیگری ترجیح میداد، و برعم خود بر و بقوی می‌حست ناچار عقلا و داناتان حسن فرار دادند که کلمات سنجیده و الفاظ بسندیده، از هر زبان و هر محاوره که ناسد، بصحت و درستی از آن برخنده، بوضعی که مقصد مطلب آسانی و دورار با فرو و نقالت زبانی بود، در کلام می‌آمده ناسد، و لعاب نعلله که محمد بافر و محل فصاحت اند، آوردن آنها هیچ و حمی ناسد، تا کلام از رنۀ فصاحت و ناهۀ بلاغت فرو نسد، بلکه حلی صاف و مابوس طبع و قرب الفهم هر وضع و سرنف بوده باشد، (۶ ب) و موافق همین قاعده که صبط گردیده، بدربار سلاطین و امرا و نارگاه حوایس و وررا، همه بخا و سرفا بنکدنگر حرف میرده ناسند چون صورت شاهد این مطلوب بر عرقۀ استحسنان حلوه گری نمود، نام همین محاورۀ خاص ناردوی معلی سهرپ گروفت لکن این زبان با شروط مذکوره ناهه می‌سود مگر در بعضی ناسندهای ساهمه‌ان‌آباد که در شهر بناه سکوب دارند، نازان اولاد این بر گواران، گو از چندی این صاحبان تا اولاد آنها سهرهای دیگر هم رفیه، سکوب و وررنده

و آردو عبارت است از ربای که بعد احتیاط و ارباط الفاظ نحائی و منوائی و برج ، که زبان اصلاح فرب و حوار دار الخلافه ساهجهان آباد است ، ناکلهات فارسی و عربی و دیگر زبانها، از کسرو انکسار تعالی و سخاوت اصلیء هر لعب ناصلاح صحبت همدنگر، مثل کهنیت متوسطه، که با عنفاذ اطفا در مرکبات از معاحض و عنبره حادث میگردد ، بنده سده سایر عنوب جمع رباهای ممروجه گردیده است، و سمریه حس و لطافت دران نافه می شود که از روی مباب و وسعت و لطافت و فصاحت بهلو عربی میرسد ، و تکمال (ه ب) صفا و عذوبت بر فارسی نفوق می خواند

و سبب حدوث این زبان نفیس است که چون سواد اعظم هندوستان و مدافع این زمین متعصب بنیان سبب ناوالتم دیگر اوهر، و در ربیء ان ملک ناکشف جهان هویدا واسمهر ، و بر نانه سلاطین و امرای این کسور از سوکت و بروب و همت و سخاوت رفوع و مدع بر از عمائد دولت و ارکان سلطنت افالتم دیگر است ، بالضرورة داناتان دهر و عافلان عصر و کاملان هرفس و هار از فصلا و علما و سعرا و نجما، هر جا که بودند ، از اطراف سالم و اکشف جهان رو نان سواد اعظم مراد بوام آورده ، بمعاصد و مرادات دلخواه رسیدند ، و اکبری از آنها همین رسن ارم برسن بوطن وررندند نس از سبب آمد و سبب دربار و درسن سدن معادلات نامردم این دنار، از حرف رذن نان لعب حاره بدیدند باثر بر درس صحبت، انها از آنها و آنها از انها ، در حسن مکالمه ، بقدر کفایت از الفاظ همدنگر می آموختند و کار بر می آوردند چون مدتی برسن خود رسب و عمری صرف سد ، از امتراح الفاظ و ارباط کلمات در تکدیگر

دهند والله عالم

الحمله آنچه از محققان نویسنده انساب که مصریء
خواهرکلمات و نادیء نفوذ الفاظ ، (۷ ب) از مردود و مقبول و
مدین و صحیف و مروح و متروک ، نقد کثرت محاوره و صحب
لعب که بر زبان سرفا و سخا و اعره جاری ناسد ، و نالف شعر
مناب تمام بطور فصاحت اسانده از فارسی گویان ، بعلی ممر را مجد
رفع دارد ، و ساده گفتن شعر از تکلف اهام و دیگر صنعت نامطوح ،
که رسم سعراى دوره فردوس آرامگاه بود ، و معنی را قرب الفهم
بوصعی یا صفا و مناب سخن ، که سامع محتاج شرح و لعب دم
استماع اسود ، و درگفتن هر قسم شعر از فصاحت و رباعی و عرل و
مرثیه و منوی و غیره در هر باب منسج و مفید فارسیان بودن ، ناگراسته
مرا حان حان مطهر است و نافه شدن چند الفاظ متروکه که در
کلام سلطان السعرا ، مثل لفظ «سنی» معنیء ار و «نن» که جسم را گویند ،
خواه برورن عن ، خواه برورن حص مهر صورت که بطور در آمد و
«آخه و آخهوان» که معنیء اسك و جمع آن سب و «حجر» برورن حجر ، و
«فلق» ساکن الاوسط معنیء بفراری و «نان» معنیء نر و «هم» بحای هیم و
«نو» بحای نوے نا «نن» بحای نمنے و امثال آنها که در کلام آن معفور نافه می
سود ، هرگز هرگز موجب نقص کلام (۸ ا ب) آن تعدیل ندادند
چه آن مرحوم حوین استاء خود واضح اس طرر عالم سسد سده بود ،
ودران آوان در الفاظ متروکه و مستعمل آن مرثیه فرو و امنار
حاصل شده که کلمات تمام زبان مالاخصی ارهم منبر و متفرق گردیده
ناسد ، ناچار الفاظ سمرده بصورت اصلی ازان دیوان بلاعب نشان
بر می آند حالانکه در آخر وب خود ، آن حلاق معالی از ابراد

باشند چنانچه از همین جهت زبان مردمان اکهنو، که از قدیم الانام
 ناسنده آن نلدن بنسند و بنودند، در زمان حال بفصاحت ردنگیر از دنگراسب
 سبب غالب آنکه وریر المالك بواب آصف الدوله مرحوم در نلدن
 مذکوره سکوب گرنده بود، و رؤسای ساهمهان آباد، بنوع برقی وحه
 معاس و صبی کوچه تلاش جای دنگر، بنسب درس حاکی بعد دنگری
 وارد سده، راحت خود مسروط نافات درس سمیر با فسد
 علی الخصوص سعرای سبب کلام و دنگر خوش زبانان، که مدار محاوره
 سبب بررگان است، همه به نارگاه وریر ممدوح حاضر بنودند (ب) الف
 و مدمها سبب ردند

فایده بدانکه نصفه کلام و نصفه اس زبان فصاحت الحام
 ممرینه اعلی که سمنه اردو را لایق ناسد و محار فصاحت و نلغای عصر
 گردد، انداء از دوره فردوس آرامگاه صورت گرفته است چه
 ساعران و طریقان سبب نارمنه دنگر درانوف سبار همرسندید،
 و سعرا بطور خودها می گفتند رفیه رفیه لطاف اس صناعت بنحوی و
 بدقی افصح الفصاحت و نلغ الیقا، حافایء عصر، فردوسیء زمان، انوریء
 دهر، عریء دوران، وحید زمانه، محمدی نگاند، ملک السعرای هند،
 سلطان هر طرف و رند، معفور و مرحوم، مرزا محمد رفیع المنحلص
 به سودا، عمر الله دیوبه، ممرینه کمال رسند، با آنکه سان لطاف و
 صفای آن ممدان مناملان منصف رسوکب فارسی چرنده چرا که
 صورت فصاحت را بطور اوسنادان فارسی، اول کسی که زبان هندی
 بلوح هسی حسن حلوه داده، همین بفاش معانی بوده است و
 بعضی نصفه محاوره اردو را بصفتی که مروح است مرزا حان حان
 المنحلص مظهر، که یکی از مشاهیر صوفیه اس عصر کرسنه، سبب

اما چون توسط ارتباط الفاظ فارسیه و عربیه در بعض برآکتب
گفتاش برراند، ناگزیر به بحر در آمدند و هر فاعده که در
هندی و فارسی مسبوک فاعله سده، بدان هم اما نموده (۹ الف) آمد
و چون معلوم شد که مراد از محاوره رانسیب که بدرنار
امرا و سلاطین هند، جمع شرفا و محبا و فصلا و سعرا بدان حرف
مربند، و هر لفظی که دران بهر رمی آمد، آن لفظ لفظ صحیح و
مستعمل می ناسد، مثلا اگر عربی یا فارسی یا ترکی است، ضرور
است که آن لفظ اردوی وضع اصل لغت خود صحیح و نامحاوره
بوده ناسد، و اگر هندست، ناند که از روی آن بها که ماحد آسب
صحیح مذکوره داشته ناسد و نا صحیح ناستعمال اهل اردو بود، مانند
لفظ «مکرنا» که مرادف مکر هوا به معنی مکر شدن است و «دوانا» که
اصلا دیوانه یا نای تحبیه است و «رینگنا» نکسر را و سکون محله وعده و
کاف عجمی و یون مصوح الف که عیارب از صدای حمار است و اصلش
«رینگنا» نکاف ناری است در زبان روح و دوازه، و «دلی» نکسر دال
و سدید، زبان رانسیب، و «صفیل» بقدیم صاد مهمله بر فا که اصلش
فصل است، و امثال این الفاظ که سماع از رانداگان به سوب
نویسنده تمام کلمات این محاوره که صرف و مستعمل در بحر و
بهر رمی شوند، ناند که نحوی ناسد که بی تکلف و بی تصع فاعل، بر زبان
هر صغر و کبیر و جمیع ربا و بر از اصناف (۹ ب) مذکوره،
مقام و محل خودها، بی گرفته شدن زبان، زبان رد و مستعمل می سده ناسد،
نا سماع را محصول ملکه، که تکثر سماع کلمات موصوفه از سابق
حاصل دارد، وقت استماع در فهم و ادراک کلام نامل و رد و ندهد
مخلاف اجتهاد بعض بررگان که بی زمانا فقط نظر بر اسدهار حواش

حدی الفاظ کراهِب مینداسب و اساع حوش را ناکند ہی می نمود
اما چون کلام دلاور سابق او، سب کمال سهر، برالسۀ صغر و
کسر بکثرت جاری شده بود، و احراح اس الفاظ ازان خارج الامکان
می نمود، لهذا همان صورت نافی ماند بقاء علیه از سعرا ی حال
کسی آن الفاظ را در هرر و بحرر می آرد و اگر نارد، دال بر
با آگاهیء اوسب و جماعت مرینه گوان و منصب گوان هندی که
کلام انسان سرانا از فایح لفظی و عیوب معنوی مملو و مسحون است،
و هرگر انسان را نظر برآن بسب، بلکه بحرینه سست خود تمسکین
عاجر و هوسدار دسوس و مرن بی علم نموده، سند علطهای حوسر
از کلام اندهای آرد، و هرک را (۸ ب) امام خود در اس باب
مندانند، مع ائمۀ خودها از طبقۀ سعرا خارج اند چه اس بی بصراد
مندانند که مرینه هم یکی از اقسام سعراست، بلکه میگویند که چیزی
که در سعرا روا بسب در مرینه خارج است الحاصل اگر نادر حصول
سعادت و نواب نا برای تکمیل کتاب خود از اقسام سعرا، کسی از
سعرا مرینه نگوید، لارم است که درس مندان هم ترکیب اراد
راه نلاس بملک السعرا حوند، نا راه فصاحت نانی و صحیح
لفظی و معنوی علط نکرده ناسد

و بر نابد دانست که حون وضع این رساله نادر دانستن صرف
و نحو محاورۀ اردو است، و احتیاط الفاظ عربی و فارسی درر
ربان راده ارحد حصر، بصرورب لارم آمد که اس رساله حای
بعض از قواعد فارسته هم بوده ناسد، چرا که اکثر احتیاح می افنا
آن، لهذا باب اول اس محاله بالتمام در همان قواعد بوسنه سند
هر حد که اکبری ازان در الفاظ هندی من حدت المندنه نکارمی آند

و عبر آن در سجا داخل بحث نسب بالجملة محصص و میز حروف ثلثة هندی در رسم خط صورت طای خطی است که بر سر هر يك در کلمات معرده می نگارند ، بالصلة یوفای و مهملین نڈال و ژای هندی مسابه بشوند ، و فاری را لعاط میگویند اگرچه حروف دیگر از هندی بر هستند که در اصل وضع آن لغت مخصوصه ، و حالا بکلمات محاوره بسیار آمیزش دارند ، لکن چون سبای رخمه ، که عبارت از سبای راسب ، در شعر و کتات (ا ب) هم مطلقا بر لعاط فارسی و فارسی گوان است ، لهذا آن حروف اعتبار کرده نمی شوند ، بلکه در کلمات و ورأب تابع فارسی میگردند ، حاصه لفظ « گهر » بالصح که بمعنی خانه و لفظ « کهر » که بمعنی سم است ، اس هر دو کلمه در اصل ربان مرکب از دو حرف اند ، که « کها و گها » و رای مهمله است و « کها و گها » در بها کای هندی يك حرف است ، و در رسم خط آن بها کای بحر اس حروف بر بحر واحد ، لکن در کلمات رخمه ، که بطور فارسی است ، تکاف ناری و عجمی و های هور و رای مهمله می نگارند از نحاسب که در بحر اس نوع کلمات ، سه حرف بوسه می شوند ، حالا که در اصل مرکب اس کلمات دو حرف اند

و در حروف مشترکه عامه (۱) همزه هم داخل است و باعتبار عربی و خودس موجود ، چه هر چه متحرك است انداء و ساکن است نصعطة ربان ، عرب آنرا همزه خوانند ، والا الف و در فارسی همزه بر الف گفته شود لکن رای عجمی را از حروف اربعه فارسیه ، که محصص بکلمات اصل خود است ، بخلاف احواب آن که گاف و نا و حیم فارسی اند ، اکبر فصحا بحیم ناری بدل کرده بابر رفیع تعالی

لعاب عربیة خارج از مخاوره و الفاظ نقل را بدکلف در کلام می آرند و سخن را از ناله اس می اندازند و اس صفت از افراش رفع می خوانند

فانده بدانکه بای الفاظ اس زبان و کلمات اس مخاوره ، برسی و شش حرف است ، اگر همره براسه در اعداد حروف شمار کرده شود، والا برسی و پنج و آن اندست،

ا، ب، ب، ب، ث، ث، ح، چ، ح، ح، د، د، د، د، ر، ژ، ر، ژ، س، س، ص، ص، ط، ط، ع، ع، ف، ف، گ، گ، ل، م، ن، و، ه، ه، ی.

و اس حروف دو قسم اند، مفرد و مشترک مفرد اسمی را گویند که سوای لغت واحد زبان دیگر نامیده ناسد، چون حروف مانده ، یعنی ، با و حا و صاد و طا و ط و ع و فاف که فقط کلمات عربیة احصا ص دارند، لهذا در الفاظ فارسی هیچ حرف از اس حروف نمی باشد و هر جا که بنظر (ا ب) در آید ، باید دانست که آن لفظ در اصل وضع بایں حرف بوده است ، بلکه برای رفع الناس با ضروری دیگر مباحث اس وضع آرا در رسم خط مروح گردانده اند ، مانند لفظ «صد» «وتشصب» و «طیدن» و «طلا» که معنی مانده وسین و بفرار شدن و در اسب، و امثال ذلك و ژای عجمی که فقط بالفاظ فارسی خصوصیت دارد و ژای و ژال و ژای هندی که هر سه تشبیه اند ، فقط زبان هندی، یعنی کلمات هندی الاصل ، بعلی دارند باقی همه مشترک اند

مجمعی نماید که عرض را بم از عدم اشتراك در دو زبان باعتبار السة مشهوره مروح ما مردم است لغت دیگر، مثل الفاظ فرنگی

فارسی است فارسی و عجمی ، والا ناری و عربی ، و نا را نای
نحالی و نخبه فقط می نمایند .

و اعداد حروف هندی و فارسی با مسانه خودها در کتاب
متحد اند، یعنی، عدد نای هندی یوفانی و دال هندی مهمله و ژای ایضا
هکذا و حروف ناری و فارسی واحد اند در احوال اعداد خودها،
خواه بطریق زیر باشد، خواه بطریق بنده بر طریق را میگویند که
معروف است ، یعنی ، از الف ایحد ناطای خطی احاد، و از نای خطی
ناصا د سعمص عسراب ، و از فاف فرسب ناطای صطع مآب ، و برای
عین هزاراند و طریق بنده آست که نام هر حرف را ملاحظه نمایند
که از چند حروف مرکب یافته ، مثلاً ، الف که از الف و لام و
فا مرکب است ، حرف اول آرا گراسه ، عدد حروف نافی را
(۱۲ اب) حساب نمایند ، حایجه باین حساب برای الف نکصدوده عدد
معرر است و برین فاس اند (۱) نافی حروف

(۱) اصل « اس » نحالی « ا »

می‌خواند و بعضی مردمان ر اصل آن و بعضی (۱۱ الف) جمعی بی اصل که خود را قابل و خبری دانند، حای حطی و عین سجعص را در کلام مورون و غیر مورون، برای نمود خود در محالس، با علان حای بودندش بموجب فاعده رأب لفظی می‌نماید و اس همه تکلف بدعا است و گمان آنها سرا سر حطا؛ چه اگر اصل اس حرکت چبری می بود، همه داناان و فصیحان تمام حروف تهجی را در همه کلمه و کلام خود رعایت فوایی رأب و قواعد "نحوه" لفظ می‌کردند

مخصص همین دو حرف چه معنی دارد؟

فاده ناند دانست که در کمات حون صورت الفاظ با نکدنگر مشابته دارد، برای بهره از همدنگر اوسنادان مدها مقرر نموده اند، با رفع الناس گردد. چنانچه نای عربی را باعتبار نقطه او که واحد است گاهی بموحده و گاهی بلفظ عربی (ا) ناری می‌نویسند، و نائی که منقوط بمقوط ثلثه است، آرا بفارسی با عجمی، و آنکه دو نقطه بالا دارد، آرا بمند مناب فوایی با فقط بفوایی، و آنکه سه نقطه بالای اوست، آرا بملمه، و جسم منقوط به نقطه واحده را جسم ناری با عربی، و آنکه سه نقطه دارد، آرا بحجم فارسی با عجمی، و حای حطی و دنگر حروف را که نقطه نداشته باشند و با حروف (۱۱ ب) منقوطه بحسب حطی مشابته اند، بمحمله و مقابل را بمعجمه می‌نگارند، و نای هندی و ذال هندی و ژای هندی، اس هر سه را گاهی به ثقله و گاهی به هندی معسر کنند و بعضی اس حروف را بکلمات متحد بهره می‌نماید، چون، حای حطی و های هور و نای فرشت و صاد سجعص و صاد صبطع و امثال ذلك و کاف را بیر اگر

(۱) در اصل، «و لفظ عربی نای ناری»

فراگرفته ، و سمره اوسادیء او از ناف ناهاف در رفته ساعری بود

(شه) و بی بدل رد احرائی فصل در «ندکوه هدی» بحر بر آمد دیوان کلاب او در رنجه قرب حمل حر دارد گاهی فکر شعر فارسی هم می کرد اسعارس قرب در سه بحر سطر رسیده»

مردان علی حان منلاء در کلس سخن (۵۶هـ) گفته، «سرداء، استن میرا محمد رفیع مراد و مرطیس دارا خلایقه دهلی اعجوبه زمان و سرحد رنجه گریان هندوستان بوده در جمیع فن نظم، خاصه در فصاحت و سار بکار برده بران نکه سنجان مسلم البونی سپهر، و اشعار لطافت سعارس در حارسری معانی مستداله جمهور الحی مرینه رنجه گزنی محانی رساند که ساهار بلند روار فکر نه برامون او می تواند برده، واسهیب حبان گرد و هم و حال نگرد او می واد رسد ناخجله آن مخرج فن تازه ارنده شتاب ناصب سال در دهلی بر فار عرب و حرب و روساسی و بر و امیر سر برد بعد و برانی و خرائی آن دنا بر فل و حرک عرده، حدی در فرح آباد برد یواب احمد حان گوراند، و بعد وفات او لکھو آند و ساکن گشت یواب سجاد الدوله مادر مرحوم کلمات سبب و مروت بررای مرور مرعی مناسبت ناخال که سه تکمیل و نکصد و بود و حصار (است) در لکھو اسقامت دارد کلابس از اسام سخن سن هفت هزار و سی جواهد بود»

عاسقی، در شیرعسی (۱۳۳۲ الف) می گزید، «سرداء، بر محمد رفیع ابن میرا محمد سجع مولد ساهما آباد است سبب مرور و طبع آثار حال لاس نظم فارسی می کرد، و از سراج الدین علی حان، آرو و خلص، اصباح مگرف حان آرو و رد که - ناه کلام فارسی از عالت، و ران اوسما هدی و هر چند مردم هدی فارسی دانی را عذارح از باع رساند، الا ناسادان سلف واران رمن، که ران اسانست، بحر حراع من آفتاب رنه دارد و در رنجه گزنی ناخال کسی سهرت ناهه لهندا اگر ران ران مسی سخن مانند، ساند از فصاحت طبع سرآمد این دار گردد

حون صالح مستحسن رد، بند خاطرس اداد، واران دور نگفن شعر رنجه طبع در داد، و بعد از من در اندک فرصت اسناد سعاری رنجه گو گردید، وانی منانی ران دانی رنجه گشت، که جمع رنجه گریان هندوی را امام ابن من و بهر سخن می دانستند اگر چه جمله طرز کلام را اسادی رد حاوی، الا در مدح و فلاح، که مراد از هجر و قصده ناسد، اعجاز بکار برده، و فصاحت رنجه ر فصاحت ملاعری ستراری بهر بهر گزیده و هم رسانده عرض که مخرج و موحد ابن ران و طرز خاص است که ل او کسی رنجه گزرا ان مرینه دست نداده، و کسانی که دم رنجه گزنی می رند و ران ناس دعی می کسانند، حوسه حین و را عرده او بند که ران قدم می بند بعد بحر دهلی از آمدن مکر احمد ساه دوانی، وطن خود را حرناد گفته نه ناسا برآمد، و در فرح آباد و لکھو مدنی گوراند هر کما می رف، مردم آن بلد (نهی)

در تذکر (ه) السعرا

یعنی ، در باب اسامی و قدری احوال بعضی از سعرا که
بهرت مهال ، کلام فصاحت نظام اس بررگواران درس رساله مندمج
گردیده ، با مطالعه کننده را از حالت و قوت و مرتبه هر يك في الجملة
و قوت و آگاهی بوده ناسد

و اسباب ، باعتبار معلومات و قوت طبع و چسبیء
دالف و سدرسیء کلام و سمیرت خلق ، سه طیفه می سواد
واکنون شروع می رود تذکر صاحبان طیفه اولی ، یعنی ،

اول از طیفه اولی ، همی آرای حدیقه فصاحت ، محل برای
گلش بلاعب ، آب و رنگ بوسان سخندانی ، لیل حوس لهجه گلزار
معانی ، امیر فصاحت ، سر حلقه طرفا و نلعا ، ملک السعرا ، مررا مجد رفیع
المخلص (۱) سودا سب (۱۸۷ ب) عمر الله له ، که آواره سخنوریء او عالم را

(۱) گلش گه ار ، ۳۷ ، کتاب ، ۶ ، گردری ، ۱۴ ، فص ، ۴۲ الف ، بخرن ،
۳۵ ، حمدان ، ۳۲ ، حسن ، ۶۲ ، گلر ، ۶۲ الف ، لطف ، ۳ ، عقد ، ۴۹ ب ، تذکره
۴۴ الف ، بحر ، ۱ ، ۴۴ ، سینه ، ۸۳ ، باغ ، ۲۲۲ ، گلدسته ، ۶۵ ، طهات ، ۱۹
سرا ، ۳۹ ، محضر ، ۸۸ ، جدول ، ۱۳۹ ، سم ، ۲۵ ، سخن ، ۲۲۲ ، آحاب ، ۱۴۸ ، طور ،
۵۱ ، حماده ، ۴ ، ۲۶۳ ، گل ، ۱۳۲ ، انجات ، ۸ ، فاروس ، ۱ ، ۳۱۱ ، اکری ، ۱۲۷
حواهر ، ۲ ، ۲۴۲ ، اسرنگر ، ۲۸۵ ، لوم هارث ، ۲۸

مولوی قدرت الله سوری را ورن در تکمله السعرا (۱۴۷ ب) و سه «مررا ری
سودا بخلص ، موطر دهل ، از اکمل واسهر سعرا ری رجه گوی هندو ساسب دا
رجه گوی عدل و بطور خود در حظه هندو ساسب نداشت ، و دم اسنادن و لک السعرا و
مرد در عدل و منوی و راجی نکای و ف حور و د ، حصص در فصد گوی (بعل نامی

سناد ، از عهده آن بیرون آمده ، بلکه آن کلام را بمهره رسانده که بوب هیچ موروثی ندادی آن نمی رسد عزل را تا آن پاکرگی و ملاحظه ادا نموده که اثر می بود، صابت خود داد آن می داد ، و رهه قصده تا آن صابت و علو رسانده که عرفی اگر معجوانه ، بلمدانه سرادب نباش می نهاد در ادای حق مدح و مصلحت ، اگر گویم ، گوی مسامحت از سلمان و طهوری رنوده ، و در ذکر هجو و مدح ، اگر برسمارم ، صدها در حقه اسبهر و سحره بر روی هر لای ابوری و سفائی کسوده کلامش بالتمام بصبره و سبب است جهت جمع شعرا ، و بالنسب سراسر آتش و دسور است نبش همه نلعا عرض هر چه گفته است ، چنان گفته که کسی نمی تواند گفت بد رنحه که فقط بر محاوره اردوی معنی مصبط ساحه ، و بظم قصده در بر زبان بطور فارسیان که محسب برداحه ، همین صاحب کمال بود احسان اس صفت و حق اس صعب بر گردن جمیع ساعزان و قصصای همد مدام ارو باقی است معهدادنگر اوصاف و کلمات آن بعدیل ، که بالنسب سرف خود جمع داسب ، چه گویم ؟ از آداب صحت ملوک و سلاطین و آگاهی بعلوم موسیقی و طرح نهادن بر سلام و مرسته های کهنه خود و هدیه اخلاق و نالغ قلوب و علم مجلس و عیره (۱۸۸ الف) چه هنرها که در ادب کامل الصفا اوسودید ؟ مدام بصحبت ادرا و وررا گزرانده ، همسه محلاع بین و خارهای سنگین از خدمت انها سرافراز بوده مدسب که در لکهنو سرت ناگر بر اهل چسیده ، رندگانی بی اعتبار را جواب داد ، و کتاب صحم (۱) که مملو همه قسمها (ی) سخن است ، مثل داع مهاجرت حوش ، بر صفحه دورگار نادگار کراسب مرفس در امام ناژه آغا نافر مرحوم ، و

مسلم الثوب مهرسمی از کلام که دست انداز سده ، چنانچه نابد و

(نقه) و والی آن قصه داب معین الوجود اورا ساعیر می دانست ، و ناری ساول دس می آمدند ، و قدری می نمودند ، و خاطروی می کردند آخر حال در سپر انکه و بی سده نکبرار و نکصد و و دو حج و دعب حاب نجان آفرین سپرده رهکرای منزل اصلی گردند ، و امام ازده آفانار ، که خای وولب است ، بدین نافت برنام همانی حلص به صحیفی در ناریخ او این مصرعه هم رسانده ، «سودا کجاوآن سخن دلبرست او» و رای گفته ، در سخن لطف کجا ماند که از حکم نصا نادل بر هرس ، ای رای و نرد سودا رای و نرد ناریخ و فاس و سب «رحان لطف سخن ، رای و نرده سودا» و رافم ار هر دومصرعه ان سب ، سال وی برآورده ،

برس ارمن که اردو حال حوسب به سردا اند به اداف سخن اند

گا گاهی بیلاس فارسی هم موجه می شد»

مولوی عبدالقادر حنف راموری ، در رور نایحه خود (۲ - الف) می و سده ، «مررا رفع السودا بقصده گوئی و مصابن نار در مدح و فلاح سرآند رورگار خود رد ، مگر نابد صحت الفاظ زبان دیگر بود «افانوا» خای آفانده ، و «حل» سکون دوم نخی محزل ، و «مرهن» سکون ناریخ را نخی فص و سکون را آورد است» مبرولی الله ، در اریخ روح آباد (۱۵۱ الف) حید کما نجاد حافظ احمد علی حان مرحوم (می فرماید ، «مررا رفع السردا» حلص سردا ، از مبرران ساعمان آباد است در عبد نواب احمد حان غالب حنک ، وارد روح آباد سده ، در سرکار مبرران حان ، دیوان نواب ، حید سال معین بود ، و شعرای آن زبان او را اسناد خود می سپردند و آخر عمر به لکھ و وارد گردیده ، ناشعرای آنجا مساعرات و ساحرات نرده و فاب نافت ناهای اهل نذکره ، و فاب سودا در همان سال واقع سده که در من او و ذکر رفته است شاه محمد جهره مار هروس ، در دین ناریخ محمدی ، سردا را در و فاب ۱۱۹۵ هـ (۱۸۱۱ ع) مندرج ساخته ، و ناز در قصص الکتاب گفته ، که «یکی از نلامده اس محمد فام نام ، که نالعل رهن میرا لله حان ، نرده علی محمد حان است ، ناریخ و فاس حدین نعلم آورده ،

آه ، مررا رفع دنیا سے	خاکے حب بی حب قسم ہوا
درد فرمت سے اوس کے مل فلم	اہل معنی کا دل دوںم ہوا
سال ناریخ کی بھی سمجھ کر دلاں	کوں کہ نس حادثہ عظیم ہوا
اس میں بر حردے از سر فاس	بہ کدا «اب سخن ہم ہوا»

اما در حصص المنس (ص ۱۲۳ ، سیمارہ ۶۹۳ ، اریخ عربی ، کما نجاد آصہ ، حیدر آباد) نوسه که سودا در اربان ۱۱۹۶ هـ (۱۸۲۱ - ۲۱) قوب سده بردند ، اطلاعی

درست نیست برحلت سودا بدست مولی نامله است

کما نجاد عالم رامور ، ناسخهای خطه دیوان و کاتب سودا را دارا است

کون سی سب بھی کہ میں وہاں پس دیوار بہ بھا؟
 حو عمل چاہے کتھے، مرے دوکھہ دے کا
 وہ نہ کتھے کہ کہے کوئی، «سراوار نہ بھا»
 سہم کرے ہے دامن گل سبب و سو، ہبور
 بلبل کے حوں کا، نہ کنا، رنگ و بو ہبور
 فد کو سرے حس، جگہ مسوق حرام نار ہے
 اوس جگہ سور فنامب، فرس نادر ہے
 خط کے آئے ہی، حالے اکثر علامی سے نکل
 بندہ رور، دیکھے آگے، ہبور آغار ہے
 ساعران ہند کا بو، کرخہ، پعمبر مہیں
 بر سخی کہے ہیں، اے سودا، مجھے اعجاز ہے
 کنا حالے، کس کس سے نگہ اوسکی لڑی ہے؟
 حس کو حے (۱) میں حا دیکھو، بو انک لوہہ بڑی ہے
 ٹھہرا ہے بری چال میں اور رلف میں جھگڑا
 ہر انک نہ کہی ہے، «لنک مجھہ میں بڑی ہے»
 گو سر ہوئی ساعری سودا کی، حوانو
 ہم سے نہ کہچے گی، نہ کنا سبب کڑی ہے
 سود، حوں سمع، مہیں گرمیء نارار مجھے
 ہوں میں وہ حس کہ آس دے حر نادر مجھے
 ہے قسم بھکو، فلك، دے بو حہماں نك چاہے
 حلوۂ حس اوسے، حسرت دندار مجھے
 نہ بھرا ملک عدم سے کوئی نار، اے سودا

نارح و فاش اس است مصحی می گوید نارح ،
 مررا رفع ، آنکہ رانعار ہندش
 ہرگوسہ بود در ہمہ ہندوسان علو
 ناگہ چو در بوشب ساط حباب را
 گردید مدفنش رفا حاک لکھنؤ
 نارح رحلتش بدر آورد مصحی
 ”سودا نکا و آن سخی دلفرب او“ ،
 چند شعر از کلام آن معفور برکا در س مقام ہم اراد می ناند (۱) فسط
 سودا ، گرمہ دل کو نہ لاوو سخی کے سج
 حوں عیچہ ، سورناں ہے اوسکے دھ کے سج
 جس لے بد نکھی ہو سخی صبح کی ہمار
 آکر برے سہید کو دنکھے کس کے رچ
 میں دتمیں حان ڈھونڈ کے آنا حو نکالا
 سو حصر دل ، سلمہ اللہ عالی
 کہا ہے نگہ سے نہ برا گوسہ ارو
 دنکھے حو کوئی حوں گرمہ ، و انگالا
 انا ہے یوسف سے مساندہ ، کہ عدم کے
 پردے میں چھا اوس کی نہیں ، چھکو نکالا
 حال دل سے مرے حب نک وہ حردار نہ بھا
 حردم سرد ، کوئی محرم اسرار نہ بھا
 پار و اسغان و وفاء مہر و محب ، الطاف
 دل کو جس رور لسا ، کوسا افرا نہ بھا ؟
 (۱۸۸) صحیفوں کا ، نہ کرو ، عمر کی مجھ سے احفا

(۱) بر ملاحظہ سودوسان اود ، ۹۵ ، و سودا مصنفہ شیخ حاند مرحوم ، ر باص ، ۱۳

کہے ہیں جسے عسی، تو وہ چہر ہے، سودا
خون داب خدا، جس کے حسب ہے، نہ سب ہے

عارض نہ جس خط سے، دمک کیا ہے نور کی
نہ دود لڑ رہا ہے بجلی سے طور کی
طوفان طراریء مرۃ عاسقان نہ بوجھ
کچھ آرو رہی ہے نہ جسم نور کی
سودا کو عاسمی سے رکھا چاہا ہے نار
صبح بصری اسی سے، حوی شعور کی

نابں کندھر لیں وے نری بھولی بھولناں؟
دل لکے بولے ہو حو نم اب نہ بولناں
اندام لیل پہ ہو نہ فنا اس سرے سے خاک
خون خوش قدوں کے ن نہ مسکمی ہیں چولناں
کیا چاہے حیا سر انگست بر برے؟
جس نگہ کے خون ہیں چاہیں ڈبولناں
سودا کے ساتھ صاف نہ رہی بھی رلف نار
سارے بے بیچ بڑکے، گرہ اوسکی کھولناں

(۱۸۹ب) «بوی سودا کے نڈیں فل کیا» کہے ہیں
نہ اگر سچ ہے، تو ظالم اسے کا کہے ہیں؟

سودا، ہمار جسق میں سرس کے، کوھکن
ناری اگرچہ نا نہ سکا، سر نو کھوسکا
کس نہ نہ، پھر، تو آب کہا ہے عسی نار؟
ای رو سیاہ ا کچھ سے نو نہ بھی نہ ہوسکا

حانا اب ا(و)ن کی حیر لے کو نا خار مجھے
 حس رور کسی اور نہ سدا د کرو گے
 نہ ناد رہے، ہمکو بہ ناد کرو گے
 نہ بھول، اے آرسی، کر نار سے جھکو محب ہے
 بھروسا کچھ ہیں اوس کا، نہ منہ دیکھے کی الف ہے
 اوس دل کی نف آہ سے کب شعلہ بر آوے؟
 بجلی کو، دم سرد سے حس کے، حذر آوے
 (۱۸۹ الف) ٹک داع سے چھائی کے سرک حارے جو بھاھا
 آتش کے نہیں، مدرب حالی بطر آوے
 افی کی نہ طام ہے کہ اوس سے سر آوے؟
 وہ رلف سہ، اسی اگر لہر ر آوے
 نامے کا حواب آنا تو معلوم ہے، انکاس؟
 فاصد کے بدوینک کی مجھ نک حیر آوے
 اب کے ہو گیا ہے، بر اوسے دیکھو، نادان
 دل میں نہ اوڑانا وہ، اگر، بال و بر آوے
 صورت میں ہو کہا نہیں، «اسا کوئی کب ہے»؟
 انک دھج ہے کہ وہ مہر ہے، آفت ہے، عصب ہے
 دشتام تو دسے کی قسم کھائی ہے، لیکن
 (۱) حب دیکھے ہے وہ مجھکو، بوالک حبس لب ہے
 یعقوب، برے عہد میں یوسف کو جو روا
 کہا میں کہ «نہ فہم (۲) سہر سے عجب ہے»

(۱) اصل، «حب دیکھے مجھکر وہ» صبح ار کتاب سردا ۱۲۳۶ الف شمارہ ۶۹۹،

طلم اردو

(۲) اصل، «نعمیر» و صبح ار کتاب مذکورہ

(نقد) هر، ۲، ۲۲۹، سینه، ۱، ا، ۳۱۳، کلبه، ۳۶، طغاب، ۱۱۵، حذوله، ۱۳۹،
محصص، ۹۲، سیم، ۲۶، سخن، ۴۹، سالان او ده، ۹۶، آحاب، ۳، ۲، (۲۳)، گل،
۱۵، احباب، ۲، ناس، ۲، ۲۳۴، عکس، ۱۶۹، مقدمه متوبات مرار سند محمد،
ناصر، ۲۵، حوام، ۲۲، ل، ها، طاب مریده آسی، اسرنگر، ۱۷۵، علوم هارت، ۳۲ -
خان آردو، در خج العال (۳ الف) می فرماید « برمحمد بنی المخلص
بنی رلدن شهر الحاد اکراناد است در اول عش اسعار ریخته که زبان اردو
سرست بارو شعر فارسی، نوعا ساز عدد، حاخه سرده آفاد به بعد آن نگین
اشعار فارسی ازو خاص گزیده، دول خار ارادت سخن و دانایان این فن گیسب
طعن عالیه و سرسال ب ردار است، واسعار لطاف ادا و انداز ار
سکه دهن مناسب و طبع نافه در اندای من سروده سخن را داده انما رساند
از حد سال خواب مالی القاب بنده الملك پاره پادر کتاب فراوان فوصات و
هر اندوز انواع احسان و برداشت و احوال دراعمال می گرداند هر چند مر دیوان
محصص دارد، اما علای درد داده و عاشقان ب گرد»

و قام الدّٰل حُرّ، د مقالات ال را (۲-ج) می گوید: «بر محمد بنی بر خلاص»
همسره رادم جان کرد و رعه واسب اکراشا رخا می گوید و تذکره مصیص احوال
سرای ریحہ گر ر مال د و هر «دور» خانه اس اجماع ریحہ گر ناں و
ساعرات در اسان می سرد در سر فارسی هم یاری ندا کرد حد سحر حد را خط
حد نگاشته را صاحب جدا د داد دکه داخل ر کرده غاید»

و مرآت الدوله اشرف علی خان، در ذکر السعرا (۲۶۶) می و بند، « من
فی مرار و رجعه کرم بان مسرور و هم بر راده سراج الدین علیخان آرزو است»
و شوق و اموری، در کلمه السعرا (۲۸۸) فرمود، « بر محمدی نام، بر محض،
مسروراده سراج الدین علیخان آرزو است در وزن ساعری و قواعد دانی فارسی نگاه
آفاق، حرصا در رجعه گری و حد ران و مهات طاف از اشهر سعراى هندوستان
از حد سال در بلد لکهنو مالک و رب الممالک آصف الدوله رفته است، و بواب موصوف
نا از رعایت آن آمد باحال کس سجری در آنکوهی وارد و ج در آن رجعه
و مسوهای متعدده دارد در زبان هندی گاهی در فارسی هم تلاش معنی یاره میکند»
و در ذکر کتب سخن (۸۷) بوسه، « بر محمدی محض نام، شاگرد سراج
الدین علیخان آرزو است»

و مولوی عبدالقادر حنیف را وری، در روز نهم ارد (۳ و ۴ و ۵ الف) می
نویسد، «بھی میر، اعلاط راں دیگر، جا فارسی وحہ عربی، غلط ہی آرد حرکت
حاکمہ نظم اوس، بخوک دوم (۹) اسب و بعد ہم در کلاس کم اسب و در
نسبت کلمات موقع و حسن مرکب رمزء حاضر ان مینار د، لکن جموں نادرہ اس (نامی)

سودا جو کہے، گوس سے ہب کے سے ہو
 مصموں مہی ہے حرس دل کی معان کا
 ہسی سے عدم بك، نفس حید کی ہے راہ
 دسا سے گر رہا، سمر اسنا ہے کہاں کا
 بگری آنا د ہے، (۱) سے ہیں گابوں
 مجھہ س، اوخڑ بڑے ہیں اسے بھابوں
 ، بڈا کر خط کو، کون کاٹے ہم اسے حق میں بولے ہو
 بہ عارض گل بہ ہوو سکے، عک سرہ بھی کھولے ہو
 ساب داہ روئدہ، انکار ترہ
 کھلی حو کام سے مرے، بڑی ہرار ترہ
 اگر عدم سے بہ ہو ساہہ، فکر روری کا
 ہو آب و دانہ کو اکبر، ڈہر بہ ہو ددا
 سودا، بیء دسا ہو سہر سو، کب نک
 آوارہ ارس کوچہ ناں کو، کب نک
 حاصل ہو ہے بہ اس سے کہ نا دسا ہو (۲)
 بالمرص اگر بہ بھی ہوا، او کب نک

دوم ار طمۃ اولی، ہیکام سحرکار، سائر حادو کردار، سلطان
 اقامت فصاحت، فرمان فرمای کسور بلاعب، موہن وعدہ حوار جماعۃ عساق
 نام برآوردہ دایوسادی در تمام آفاق، سلطان الطراف سید السعرا، مملکت
 سخن را امیر، سید محمد بھی المخلص نا دہر، (۳) نور اللہ دہجہ، ساعری

(۱) اصل، «سن» (۲) درس صرع الہاط دیگر ہم روایت
 (۳) نکات، ۲۶ الف، گردبری، ۲۴ الف، فص، ۲۲۲ ب، محرن، ۴۲، حسان،
 ۲۶۱، حسن، ۱۱۳ الف، طفا، ۳۲، گلر، ۷۱ ب، اطف، ۱۵۲، عمد، ۸ ب، دکر، ۲۸ ب، (نامی)

اکثر کلمات خاوره افاده، لثامه سداوان سب تکلام مررا راده براسب، اما بقند و بروی او سواب سوار اترحه کلام فصاحت بطامس، مثل سعدی، بطاسر آسان بطری آند، ول ممسج اسب سسر سسر امعد او هسند و مطلق طررش می دند، خلاف دررا مجدروع که باوجود کمال محکی، که دارد، بقادس بر صاحب فهمی را یکی و بر سبگی کلام و برآک معانی در راحه موسم ۶ نا اسبای و معلوات اس مسلم الثوب را حه موسم ۹ سلماای اعمار در رس فن نا لیلای سهربر مررا درك محمل سوار، و آفات سهره اس هر روی عدیل، بحرر علودر لك درحه گرم اسسار لهذا بواب آصب الا ولئه معفور و مرحوم، هم بعد رحاب مررا، مررا از شاهپان آناد فحره طاب داسه، ممصب عالی دلام صاحب (۱)، و از خاطرداری و ناس سارالنه، هج دفعه فرومی گراسب، حالانکه حاب در، برور کمال و اسعای بصوف که مصرر بخاطرش بوده، اکثر کم المعانی ولی اسائی شال دردم می نمود، بلکه گاه گاه نا امرا هم، چماشه باند، راه الماب و ممالع می سمود چنانچه نقل اسب که روری در صاحب قصده ناره گفته، بدرار آوردند بواب وریر، که از سلب فراع کرده، موجه سیدن سب در صاحب (۱۹) شروع بخواندن کردند و طول دادند افاقا آن رور ملائجه، معل را که ناره از ولایت آمده و ساعر هم بوده، برای ملازم (۲) آورده، می حواسب که آهم حری در مدح (۳) حضور بخواند، و بطول قصده در وقت نکراسب ملائجه سگ آمده گفت که در در صاحب، قصده حرب اب، اما طولانی اگر دماغ بواب صاحب وفا می کرد، که می سبده، در بمجرد اسماع ناص از دست انداده

(۱) رچاشه بوسه، «سحه، سر قرار جوده»، (۲) اصل، «اردب» (۳) اصل «مدح در»

عالم و ماهر عرب را بطوری گفته که هیچکس نمی تواند، بلکه درین باب بملك السعرا هم حرف است چون کلامش، سبب و سبب، جامع

(نوه) کم را ن باب، و به درجه اسعار فارسی در انبانی دار عالیا عیداً برای علم بر حقه نظم بدنگران گفته باشد معراند، بر می دم کا هرگا حین حادان رین بر رکهین گے سر کر اوس حا صاحبان رین بر حافظ گرد،

ر رمی که سان کهف نای برود مالها سجده صاحب بطران خواهد بود و بر حروف صله رفع آرد، مبدء، و ر و کر و دادم که در رجه برای سهرت اسامی همان باد، که در استعمال مرداب هندی مردو رار اند، مگر الفاظ ران دنگر و رکب حسب و سبب و رافع حروف روابط در گزار عامه و خاصه اک سهر، که بمرداب کلام همه یکی باشد، بدین حررها بناب در مراب حسن و روح کلام بسیار باشد و الفاظ مفرده حباب بر طوع فی، حه گاهی نکسر هندی دبه می آرد رگاهی اهب فامرس»

و عبات حسن حان مبحور، در مداح السعرا (۳۶ الف) می گرد، «اسم سانی و نام نامی آن ساعر نگاه، و حد زمانه، کساف اسرار مالا محلی، بر خید بی، علیه الرحه مولد و رطل آن صاحب سخن اولا سهر اکر آناد، و بعده در ساهجیان آناد دهلی است» و از حظ محمد محسن المحاط رین الدین احمد، که در حقه دیوان چهارم مر، (محموط کنایه و اسب محمد آناد) است افاده، در باب مرشد که بر «رور حقه سیم سمان المکرّم و وف شام سه نکمرار و دو صد و سی و روح هجری (۱۸۱۰ع)، در سهر لک و در محله ششلی، بعد طی به عسره عمر، بخوار رجب اردی دو سید، و رور سه سب و نکم ماه ماکر و وف دومر، در اکهاژه بهم، که در میان مسهور است، در دور افرای حوس مدفون شدند» (مقدمه کتاب جر، آسی، ۸)

و بر همین تاریخ اتفاق ارباب مذکره است، با سمانی اسباب که درو عالان را سهر ۱۲۲۲ هـ (۱۸۱۰ع) بوسه سد

در کتابخانه عالی رامور، ه محمای حظه دیوان و کتاب مر با به می سود یکی از آنها، که بمسمل بر هفت دیوان و فص بر و ذکر بر می باشد، شیخ اذاف علی حدری رین ۲ رمضان ۱۲۴۵ هـ (۱۸۳۰ع) و سلج رمضان ۱۲۴۶ هـ (۱۸۳۱ع) برای مررا مریعل صاحب، بوسه رد ارالاح رین و حد اول رنگدس بوضوح می بنود که کاب درهل ان نسخه اهمای نکار رد است و از اول کاب تا آخر ردیف الالم اردوان سوم، درین السطور و بر حراسی مطالب اسعار را در زبان فارسی شرح کرده سده است کاب ان حراسی، که بالحرم عرکاب نسخه است، هیچ حا اسم خود را سان نمی دهد اما بعد سبب که همان مررا مریعل صاحب باشد که برای او ان نسخه و سبه سده

کہی میرا اس طرف آکر، جو چھانی کوٹ جانا ہے
 خدا - مہد ہے، اپنا ہو کلجہ ٹوٹ جانا ہے
 جو پہہ دل ہے، ہو کیا سر احام ہوگا ؟
 نہ حاک بھی حاک آرام ہوگا !
 حما و حور سہے ، کج ادائیاں دیکھیں
 بہلا ہوا کہ ری سب رائیاں دیکھیں
 ری الی سے سدا ، اے کسیدۂ عالم !
 ہراروں آلی ہوئیں حار نائیاں دیکھیں
 گرم مجھہ سوحنہ کے ناس سے جانا کا بہا ؟
 آک اسے مگر آئے ہے ، نہ آنا کا بہا ؟
 دیکھے آئے دم رعب ، لے مہ نہ بھاب
 آخر وہ مرے ، مہ کا چھپانا کا بہا ؟
 آرار دیکھے کیا کیا ، اوں نلکوں سے اٹک کر
 حی لگئے نہ کانٹے ، دل دیں کھٹک کھٹک کر
 ہم حسہ دل ہیں مجھہ سے بھی (۱) ناریک دراح بر
 سو ری جڑھائی ہو لے کہ یہاں حی نکل گیا
 چھڑا ہے کس لے ، سو ہم عصے ہوئے کھڑے ہو ؟
 پہہ باب اسی کا بھی ، حس بر اولجہہ ٹڑے ہو (۲)
 ہو لے ہیں حاک رہ بھی ، لکن نہ میرا سے
 رسے دیں آدھے دھڑلک مٹی دیں ہم گڑے ہو

(۲) ماہی الفرس میں اراصل ساقط شدہ اسب (۲) اصل ، «الجبہ رہے ہو» و درسخہ
 بولکسر (۱۹۴۷) مصرع اول ماں طور واقع سد ، «رلہوں کو میں جھوا ، سو
 عصے ہوئے کھڑے ہو»

و معص سیدہ گف کہ «اگر دماغ بواب و فامی کرد، دماغ من کا و فامی نماد»
مطابق ناس حضور نہ نمود بواب، کہ خود حلی محسم بود، اسمائے مزاج
میر نکال مہربانی و ماسہا نموده، نہتہ قصیدہ ہم تمام سند، و خاطر
ملا هیچ نکرد، ناوصف اسکہ او نا بواب صبعہ احوب داسب عرصکہ
سرح صفات و نان کجالات آن سیدالسعرا از قدرت فلم و رنان راند
اسب بعد بواب ہم رنگلیء بسار کرد۔ سہ چہار سال سیدہ کہ در
لکھنؤ وفات یافت شش «دیوان» و یک «دیوانچہ» و چند مثنوی،
«سکار نامہ» و «طیاری ہولی» و غیرہ، کہ ناسارۂ ورور مرحوم بوسہ
بود، ہمہ در رنان رنجہ، و حید حرویر و بطم فارسی، در دھر نادگار
کراسہ اسب چہاچہ نارخ آن نگاہہ زمانہ، مررا مغل فرانہ، کہ ہصبا
لہسہ، عاقل بخلص در کلام نگاراد، درس قطعہ بطم فرمودہ، نارخ

حب دل احباب بر، ووح رخ و الم

(۱۹۱ الف) واقعہ حال گذار ہر ہی کا ہوا

مادہ نارخ کا، ہر حردے وہیں

درد کے رو سے کہا، «آج بطری موا»

(۱۲۲۵ھ)

ایں چند سعرا کلام آن حادو کردار درس حا بوسہ می سوند،

ٹٹی ہے آنکھہ خاکر، ہر دم، صفایں بر

سوحی کے سے ہمے رنان، اوس سوح کے دن بر

نام جدا، نکالے کنا ناؤں رفہ رفہ ا

ناوارن جلساں ہیں اوسکے بواب حلن بر

ہمارے آگے برا حب کسی نے نام لیا

دل سیم ردہ کو ہم نے ہام ہام لیا

ہر گھڑی ہم سے کہا ادا ہے ؟
 ہے رہے اسگانگی ، کہو اوس نے
 نہ کہا نہ کہ «آسا ہے نہ»
 دے کر محکو ، نار ہسا ہے
 سملو ! (۱) لوٹے کی حا ہے نہ
 ہر کو کون نہ معصم حا ہیں
 اگلے لوگوں میں اک رہا ہے نہ
 یہاں اسی آنکھیں بھر گئیں ہر وہ نہ آپہرا
 دیکھا نہ ، نہ گمان ہمارا بھلا بھرا ؟
 طالع بھرے ، سمہر (۲) پھرا ، لب پھر گئے
 حیدے وہ رسک ماہ جو ہم سے جدا پھرا
 حاہ حراب میں بھی کہا اور بھا ؟
 مرے موا ہر اوسکے کہو گھر نہ حا بھرا
 (۱۹۲ الف) بھرے کب تک سمہر ہیں اب سوی صحرا روکا
 کام انا اس حنوں میں ہمے بھی نکسو کا
 کا چال نکالی ہے کہ جو دیکھے سو مر جائے
 ہچک کوئی رہ جائے ، کوئی حی سے گر جائے
 لے رہنک لے سائی ، نہ گلستان سا
 بلبل لے کہا سمجھ کر ، ہاں آساں سا ؟
 اوڑنی ہے حاک ، نارب ، سام و سحر جہاں میں
 کسکے عمار دل سے یہ حا کداں سا ؟

دن ہیں، رات ہیں، صبح ہیں، شام ہیں
 وہ ہلے کا مگر داخل انام ہیں ؟
 (۱۹۱) کہا ہے کون، میر، کہ بی احسار رو ؟
 اسنو رو کہ روئے پہ سرے ہلے ہو
 انکار منہ نکے ہے رے لب کے کام کا
 کا ذکر ہاں مسیح علیہ السلام کا ؟
 ہاں ہی وہی ہے بلبل سے، گو حراں ہے
 مہیٰ جو رد بھی ہے، سوساح رعفران ہے
 عسو کو رح ہیں، ہاں، تو نہ لانا ہونا
 ہاں آدمی میں دل نہ رانا ہونا
 کم اٹھانا (بھا) (۱) بھا، آہ کہ طاف رہی
 کاش نکار ہمیں منہ نہ دکھانا ہونا
 کھلا سے میں جو پگڑی کا پتہ اوسکی، میر
 سمند ہاں نہ انک اور ہاں نہ ہوا

 حم گنا حوں کہ فابل نہ، رس، ہرا میر
 اوں لے رو رو دنا کل، ہابہ کو دھو لے دھوتے
 دل ہے محروح، ما حرا ہے نہ
 وہ ہمک چھڑ کے ہے، درا ہے نہ
 آگک بھے اسدای عسو میں ہم
 اب جو ہیں حاک، ابھا ہے نہ
 نس ہوا ہاں، ہوچکا اعصاں

اب کما مرے حنوں کی بدد، میر صاحب؟
 (۱۹۲) کچھچی مہیں کجاں اب ہم سے ہوا ی گل کی
 باد سحر لگے ہے حروں پر، مر صاحب؟
 سر دلی سے کی ہیں نا صبور
 وہ ملا کوئی آسا صبور
 حلے آنکھوں میں ٹگئے، منہ رد
 ہو گئی، میر، یری کا صبور؟
 کل لگئے رہے نارہیں بھی جس کے سج
 اوسکی سی تو نہ نابی گل و ناسمن کے سج
 کسہ ہوں میں تو سسروں ربائیء نار کا
 ہونی ران وہ، کاس اہمارے دھس کے سج
 گر، دل حلا بھا ہی، ہم ساہی لے گئے
 تو آک لگ اوٹھے گی ہمارے کس کے سج
 ہے پھر، وہ خود نکھے نظر پھر کے، جس لے، پھر
 رہم کا جہاں مرہ رہم ردن کے سج
 فرہاد و بس جس سے مجھے چاہو تو چھلو
 مسمور ہے میر بھی اہل وا کے سج
 ہجر میں حوں ہو کا ہم سے
 دل لے پہلو ہی کا ہم سے
 دھو لے ہوا سک حوی سے دست و دھس کو، میر
 طور ہمار کا ہے، حو ہے نہ وصو کی طرح؟
 سحر گوس گل میں کہا میں لے جا کر

سرگسہ اسی کس کی ہا ہا آگئی بھی مٹی؟
 جو حرجوں فصا لے وہ آسمان سا
 اس صحن پر وہ وسعت، اللہ رہے، ہری ودرت!
 معمار لے فصا کے، دل کا مکان سا
 ہمار آئی ہے، عجیبے دل کے نکلے ہیں کلانی سے
 مہال (۱) سیر جھوہیں (۲) ہیں گلساں ہیں سرائی سے
 ہر باب پر حسوب، طرر حقا ہو دیکھو
 ہر لمحہ لے ادائی، اوس کی ادا ہو دیکھو
 گل برگ سے ہے نازک، حویء نا ہو دیکھو
 کنا ہے جھک کھک کی، رنگ حیا (۳) ہو دیکھو
 ساہ میں ہر نلک کے حواسدہ ہے (۴) فہام
 اوس فہمہ رہاں کو کوئی حکا ہو دیکھو
 ناع گو سیر ہوا، پر سر گزار کہاں؟
 دل کہاں، وہب کہاں، عمر کہاں، ناز کہاں؟
 لک حیاں مہرو وفا کی حس بھی دے کے
 لیکن اوسکو پھر ہی لانا، حیاں ہیں لے کنا
 ریحہ کا ہے کوہا اس رنہ عالی ہیں، ہر
 جو رہیں نکلی، اویسے نا آسمان ہیں لے گما
 بولا، جو مو رہاں آسکے ہر صاحب
 «آنا ہوا کدھر سے، کہہ سے ہر صاحب!»
 سبوں ہیں سب کے، ٹوٹی رنجیر، ہر صاحب

(۱) اصل، «مہالی» (۲) اصل، «سہوہ» (۳) اصل، «حیا» و در نسخہ نو لکسور
 (۴) «جھک کھک کی» (۲) اصل، «حواسدہ رہاں»

کیا ہے ؟ رنجس میں ، دام میں ، مار میں
 جھکنا برو کا کرنا ہے کارِ سع ہراں میں
 رسیا مینہ کا داخل ہے اوس س ہراں میں
 سوار مسب کعبے میں ، نکلے گئے ہیں ہم
 رسوائی کے طری کے کچھہ نا بلد میں
 (۱) نہ دماغ ہے ، کہ کسو سے حا کرں گنگو، عم نار میں
 نہ فراع ہے ، کہ ہمروں سے ماہں حا کے دلی دنار میں
 کوئی معاف ہے ، کہ سسارا ہے ، کہ ہوائی ہے ، کہ سسار ہے ؟
 یہی دل حوالکے گڑس کے ہم ، بولگے گی آگے مراد میں
 جھکیں ٹک کہ حی میں چ بھی سہیں ، ہاں ٹک کہ دل میں کھی سہیں
 نہ حوالگے پاکوں میں اوسکی ہے ، نہ چھری میں ہے نہ کٹار میں
 ہار آئی ، کھلے گل بھول ساند آع رصواں میں
 جھلک سی ہاری ہے کچھ سماہی ، داع سوراں میں
 بہت بھاشور وحشہ سر میں مرے ، سومصورے
 لکھی تصور ، نور بحر مہاے کھسج لی نا میں
 سر کاٹ کے ڈلوادے ، انداز بو دیکھو
 نامال ہے سب خالق خدا ، نار بو دیکھو
 (۱۹۳) صعب بہت ہے ، مر ، ممہیں اب اوسکی گلی (میں) مہ حاو
 صبر کرو ٹک اور بھی ، صاحب ، طاہ حی میں آئے دو
 ہار آئی نکالو مہ مجھے اب کے گلستاں سے
 مرا داس بھٹے ، بو ٹانک دو گل کے گرداں سے

« کھلے سد، مرع جس سے ہلا کر،
 لگا کہے، » فرصت ہے یہاں اناک نسم
 نووہ بھی گریباں ہیں منہ کو چھا کر»
 ساس نہ اعصاب کے انا سحر!
 گاڑا چھے، حوصورب سا کر
 امروں نك رسائی ہو چکی بس
 مری محب آرمائی ہو چکی بس
 سرر کی سی حمك ہے، فرصت عمر
 جہاں دی نك دکھائی، ہو چکی بس
 (۱۹۳ الف) دنی کے پاس کچھ رہی ہے دول،
 ہمارے پاس آئی، ہو چکی بس
 فکر میں مرگ کے ہوں سر در بس
 ہے عجب طرح کا سحر درپاش!
 کا سگے کو سمع روئے، مر؟
 اوسکی بھی سب کو ہے سحر در بس
 دل حلا، آنکھیں حلیں، حی حل گا
 عسق لے کا کا ہمیں دکھلائے داع!
 صحت کسی سے رکھے کا اوسکو نہ بھا دماغ
 بھا مر سدماغ کو بھی کا بلا دماغ!
 مر، آج وہ بدمسب ہے، ہسار رہو ہم
 ہے سحری اوس کو، حیردار رہو ہم
 اوسکے کا کل کی پہلی کو بھی ہم بوجھے، مر؟

سلی ہے موقوف رحم دگر ر

دل حلبے کچھ س میں آتی، حال نگڑتے حاتے ہیں

حسے حراع آحرشب، ہم لوگ بڑے حارے ہیں

راہ عجب در پش ہے آئی ہمکو یہاں سے حاسکی

بارو ہمدم، ہمراہی، ہرگام پھڑتے حاتے ہیں

(۱۹۴ الف) صعب دماغ سے، امان حیراں، چلے ہیں ہم راہ عشق

دنکھسے کنا دش آئے، اسوگرے ٹڑتے حاتے ہیں

میر، بلا باسار طسعت لڑکے، ہیں حوش طاہر بھی (۱)

سانہ ہمارے حاتے ہیں، ر ہم سے لڑتے حاتے ہیں

سالہ حب گرم کار ہوا ہے

دل، کلحے کے پار ہوا ہے

آنکھوں کی طرف گوش کی درپردہ بطرہ

یکھہ نار کے آئے کی، مگر، گرم حر ہے

وہ ناوک دل دور ہے لاگو مرے حی کا

بوسامے ہو، ہمدم، اگر مجھ میں حگر ہے

کر کام کسودل میں، گئی عرش پہ، بوکا؟

ای آہ سحر گاہ اگر مجھ میں ار ہے

اس عاشق دل حسہ کی مت بوجھہ مریشٹ

دندان حگر، دسب بدل، داع سر ہے

طرفہ، حوس رودم حوں ر ر ادا کرتے ہیں

وار حب کرتے ہیں، منہ بھر لیا کرتے ہیں

حدا حائے، کہ دل کس حانہ آنا دان کو دے سٹھے؟
کھڑے بھے میر صاحب گھر کے دروارے پہ (۱) حیران سے

کم ہے کیا لب ہم آعوشی؟
سب مرے، میر، در کنار رہے

عزت پہ مہرناں ہوئے، تو میر (۲) یہ کہا
»اں کو عرب کوئی نہ سمجھو، عصب ہیں نہ«
مرہاد و فس کے گئے، کہتے ہیں مچھکو لوگ
»رکھے حدا سلامت ابھوں کو، کہ اب ہیں نہ!«

حوش طرح مکان دل کے ڈھالے میں تنہائی کی
اس عس و محنت لے کا حانہ حرائی کی
سکنا ہے ادھر کو دل، بھا ہے جگر اودھر
چھاتی ہوئی ہے میری، دکان کالی کی
میں کے حرم الفت پر، ہمیں رح و ملامت ہے
مسلمان بھی حدالگی میں کہے، فامت ہے!

رہارا نہ حا پرورش دور رماں پر
مرے کیلے لوگوں کو طہار کرے ہے
کوئی نہ ہو ہم میر کے آزار کے درے؟
یہ حرم ہے اوسکا کہ تمہیں بار کرے ہے

رکھا بھا ہانہ میں سررسہ بہت سے کا
رہگما، دیکھہ رفوچاک، مرے سے کا

کئی رحم کھا کر، ٹپا رہا دل

ساعری دوس ندوس مرزا رانده، و آلت بلاغت از مصحف سهرپ

(نه) و در نکما السعرا (۱۱۳ الف) می یوسد «جراحه میردرد مجلس ندرد، حلف الصدی محمد ناصر عدالت مجلس است سلسله ارادت اسان محضرت مهاء الدین رحمت، قدس سره رسد واوررگه من ودرد مد نسیر شعر رنجه می گمب حاجچه در این دربان رنجه، که عارب ار بان اردوی ساهجهان آباد است، مسهور و ار حد سال طعنت آن اهل کمال مرنجه هارسی گری است اکبر رباعیات مصوفانه او سمع رسده، بلکه بل مره حروی از اشعار عربات و رباعیات حردار دسخط خاص به نام در آورد عاب فرید بر دند العرص اوار مسامح کرام دوی الاحرام دهلی رد، ر سار کرور و عکب ظاهری سیری برد واکبر سلاطین ووب و امیرای عصر سا عالم بادسا در حدیث او آده مسعد می سدد و در اندای هر ماه مجلس بر بارن عین در حاده آن بر رگر از ربی می نوب، و اردحام حلال از فقرا و سالخ و علما و عوام الناس می شد واکبر مجلس میاع می کرد، و بر فقرا حلال طاری شدی، و هالان کال من دران مجلس جمع می سدد و سرد هم آن صاحب حالات مسعه در من موسیقی دول کمال داس، که اگر رسمی - انان ار را می کردند اگر چه شاعری دوی مره او رد، فاما حرر صاحب کمال رحرس مقال و صاحب فصل و کال و اهل مقال و حال رد حد سال سدد که از من دار لال اسفال کردند»

و لا، در گلس سخن (۳۳ ب) گمبه «جراحه ندرد، حلف الصدی جراحه ناصر دهلری سب مر کرداره اهل کال، سخن سب، که رس، سر س قال وبلغ نظر از مبارز هنر سخن، که دوی مره آن والا قام سب، در حداد رسمی و محمل مصاب و سلم نواب طر حرد ندارد سدد عالی مره، مقم گر شه عراب، رهرو سهرسان برید، و ساس کرچه بخرد دران رنجه اس اگر چه از هر ادب محاور سب، لکن همه بل دسب، و احاح به احاح دارد ساهجهان آباد با این رمان که سبه اکبرار و کصدد بر در چهار هجری سب، گرسد ار را احاد مرده، مره نوب در صاب با اهی الهی است»

و رلی عذالقادر حلف نام رس، در رباعی حرد (۶۲ الف) وسه «و مرار جراحه میردرد است که رباعیات و عربهای رنجه هم در آمر رساله آسرد رانده درد، و واردات، از صیبات وی گرا حروی الم عرب و دلال رشگای اردر مسائل دینی ان من اند»

و حسن علی خان عاسقی، در سر عس (۲۵۲ ب) مکرر ساحه «درد مجلس المشیر بجراحه بر درد ساهجهان آبادی، حلف الصدی و ولد اسدد جراحه محمد ناصر عدالت مجلس است که از احیاد اتحاد سبج مهاء الدین سدد، رجه الله عله، رد در نصرت ورهد و ابها و آزاد وصی نگاه رمانه کلاس همه ر درد (نامی)

سوم از طبقه اولی، امیر فسون بخجوران، سردار لشکر شاعران، عارف انواع معانی، واقف رموز سخن سنجی و نکته دانی، حواحه میر المتخلص ببرد (۱) عفی الله عنه، که کتب فصاحت در میدان

(۱) کتاب ۷ ب، گردبری ۱۲ الف، صفی ۱۹ الف، محرن ۳۸، حمدان ۷۵، حسن ۵ ب، طعنا ۳، گگر ۵۶ الف، لطف ۹۸، عقد ۴ الف، کره ۳۲ الف، نمر ۱، ۲۴، سیمه ۶۳ الف، باغ ۱۶۸، گلدسه ۱۵، طعنا ۷۹، سرانای ۲، ۱، ۲۶۹، ۲۴۷، جدول ۱۳۹، مهم ۲۸، سخن ۱۵۸، جمع ۱۵، بصر ۱۹۲، آب حیات ۱۸۴، طور ۳۵، جماعه ۱۶۸، ۳، گل ۷، احاط ۱۱، ناموس ۱، ۲۳، عسکری ۱۱، حواهر ۲، ۳۵۵، اسپرنگر ۲۱۸

جان آرزو، در مجمع الماناس (۱۵ الف) می فرماید «حواحه بر» درد بخلص، سر حیات عرفان آب حبصرت حواحه محمد امیر، سلمه ربه سائله آتای او را سیمه بخصرت حواحه بهاء الدین محمد محمد برسد از بررگی و کمال حوازه او حه یوان بوسب؟ علی الحصرص والد بررگزار او، حواحه محمد ناصر که امور فلك سمن هدایت است العرص حواحه بر حوا ت حلی صاحب مهم ردکا، و اشعر، از ربط دارد، سما ربحه که الحلال در هندوسان رواج دارد فارسی هم خوب می گویند، حه سار هادی آشا است بالقره اس آتبه در ناف می شود، اگر بفعل می آید، اسما الله مالی، ارجله آنها می رسد که در فن بصرف صاحب نامند بران فارسی رباعی اکثر می گویند، و ناس عاخر ربط حاصی دارد، و حلی سبب بر احوال اس می نماید «

و حبر، در بحالات السرا (۳۷ الف) می رسد «حواحه بر درد، ولد حواحه ناصر عدلت، از مرطبان ساهجوان آتاد، رباعی مهم و علوی استعداد و صوف است اکثر شعر رباعی می گویند، و گاهی طرف فارسی هم مایل «

و سرق راموری، در جام حمان ها (۳۵۶ الف) می گویند «حواحه بر درد بفسیدی، حاج علم و بصرت رد سبب ارادت و حره باطنی از بند بررگزار خود، حواحه ناصر داسب و او سبب مرئی از فدوه السالکین ساه گلشن که در عهد اورنگ رب عالمگیر از هادی زمانه رد، داسب و حواحه بر دروس صاحب سبب و اهل دل رده، و مجمع ارضاف و اخلاقی حد اضااف داشت، و در رب و بخرید و اسعاف مسی و رب حرد رد، و در طم و ر بهارت عام داسب شعر هندی و فارسی مصر فاه خوب می گفت اگر رباعیات در بصوف مروون کرده، که ازان حاسی و دروسی واضح و لایح می گردد و رساله «ناله درد» «و آه سرد» در سلك خوب گفته از مساهر مساح و رب بوده در دویم هر ماه مجلس سماع بخانه اوسدی، و اکثر مساح کرام دهلی مجمع می شدند، و حالات راستان طاری می گشت مریدی و حه، اهل درد، صاحب سبب بود در سبب و سبب و ناله و الف هجری از س حمان نادر الف را ر حلت کرد « (نابی)

آن نگاہ دورانی، زبان مجذب بسان ہرچہ پیش آرد، نجاست گویند
 کہ دیوان او ہم مثل دیگران صحیح (۱) بودہ، روری خود مہوچہ شدہ،
 قرب نکہرار و ناصد تنعمر مع رباعیات اسباب کردہ، باقی را نازہ نمودہ،
 تاب تنست حالا ہرچہ رواج دارد، همان مدح دیوان اوست واقعی
 کہ کلام آن عارف معانی عجب مرہ و کفیی دارد و اشعار فارسیہ
 ایں وحید عصر ہم نہ بہت میرو مررا ممتاز است، علی الخصوص
 رباعیات و دہائی دیگر کمال او از تصانیف کتب بصوف و ارساد حلق
 و مہذب احلاق و نالیف فلوب و اسعنا، کہ آن شمرہ آفاق داشت،
 از تحریر مسعبی است، چرا کہ در عصر خود، یکی از مشاہیر صوفیہ
 شاہمیان آباد بودہ درہ درہ ہندوستان، مثل آفاق، اورامی تناسد چند
 نمراد دیوان ہم در نجاست سدید و آن است :

کہیں ہوا ہے سوال و جواب آنکھوں میں ؟

نہ لے سب ہیں، ہم سے حجاب آنکھوں میں

مرگاہ ر ہوں، نا رگہ ناک رندہ ہوں

جو کچھ کہ ہوں، سو ہوں، عرض آفت رسیدہ ہوں

ہر شام، مثل شام، رہوں ہوں سیاہ بوس

ہر صبح، مثل صبح، گردان درندہ ہوں

ای درد، حاحکا ہے مرا کام ضبط سے

میں عمر دہ بو، فطرۃ اشک چکندہ ہوں

ھاؤں میں کدھر ؟ حوں گل ناری، مجھے گردوں

جائے ہیں دنا ہے، ادھر سے نہ اودھر سے

و نام آوری رو بر روی میر بر خوانده و الحقی که چنین بوده است، چه کلام صغایطام او، اگرچه کم است، لیکن در مباحث و چسبیء نالیف رانده از میرا است، و دیوان اشعارش، اگرچه بصحاحات (۱) کبر، اما در روانی و مره با همه دواوس (۲) میر همپاست در تعریف آن و حد عصر، فلم هرچه نگارد، رواست، و در وصف (۱۹۳ ب) و محامد

(نقد) و گذار است، مصابحین پر نارونار بد میرا محمد رفیع السودا در عصر حوس سرآمد رنجه گران هند است و در فارسی هم دیوانی ربیب داد کلاس همه بصوف است در سب و سربم هر ما مجلس سرود و مساع در کاشانه همین سبانه اس مریت می گسب و نای سعرا دار الحلافه و نغمه سخا حاصری آند، و حرد هم در علم موسیقی مهارتی کلی داسب حاجچه اهرر معمول ندیم محل سرود سخا به او آراسه می سود بحر که میرا محمد رفیع حاصی سردا در مدح و مدح اسناد و فربد، داب بر در رباعی گری فی دل و نکا تاریخ سب و چهارم صبر رور جمعه سه بکمرار و نکصد و بود و به روصه و صرا حرا د حاجچه میر محمد مر حرم محلی ناشر، رادر اسان، می فرماند و صل با صد حرن وصال اولنا «وصل حرا حه میر درد» آمد ندا

و در ساهجهان آباد بیرون برکان در راره مهره آتانی حرن، که الحال با عده حوا حه میر درد اسهار دارد، مدون گسب اگر رسایل در بصرف، ل «ناله درد، و آه میرد» و غیره ماضی ساحه، و دران عزل فارسی محصری ربیب داده که در حین بحر میرده هدا مرلف از ساهجهان آباد عارب طلاده رد «

و بهرر، در مذاخ السعرا (۲۲ ب) راسم و محلی و ذکر والدش اکما مرده لطف، وفات میر درد را د ۱۲۲۲ هـ (۱۷۸۷ ع) و فی الکلمات، در ۱۱۹۶ هـ (۱۷۸۲ ع) و شهم، در ۱۱۵۹ هـ (۱۷۴۶ ع) و حدوا در ۱۲۰۹ هـ (۱۷۹۴ ع) معرفی کرده اما اصبح و بر می آه اگر ارباب تذکره است که در ۱۱۹۹ هـ (۱۷۸۵ ع) رحلت کرده است حاجچه «وصل حرا حه میرد» داده تاریخ وفات او سب و ندار (حاجه دران درد، محمدی، لکھو، ۱۲۷۱ هـ) می فرماند

بنده ندار، کان سب از علامتس یکی حسب اربوب وصال و رور و ماهس چرن حرن بک مریت انده، هانت کرده و او دلا و گف «هان بد آد و سب و چهارم از صبر» در حصص سدم می توان گف که از سهرکات نحای عدد ۹ عدد ۵ مدرح سده است

کتاب حبانء عالیه رامور، بک نسخه مطبوعه را، که در لکھو در سه ۱۲۷۱ هـ حاب سده، و سب نسخهای حبله از دیوان درد را داراست (۱) اصل «رحام» (۲) اصل «دوا»

گل سامے داماں سے منہ ڈھاب کر آوے
 فاصد سے کہو: »بہر حیرا ودھر ہی کو لے جائے
 یہاں بھری آگے، حب نک: حیرا آوے«
 کہتے ہیں کہ نکدسب ری سع چلے ہے
 ب جائے، حب نک دو فدم حل ادھر آوے
 بھئی کو جو یہاں حاود فرما بدکھا
 برابر ہے، دسا کو بدکھا، بدکھا
 معاف لے برے یہ آتھہ دن دکھائے
 ادھر بوے، لکن، بدکھا، بدکھا
 گر ہیں یہی (۱) ڈھنگ برے طالم
 بدکھیں گے، کون وفا کرنگا
 ہے بعد مرگ بھی وہی آہ و فغان ہو
 لگتی ہیں ہے نالو سے مری ریاں ہو
 (۱۹۵) مو، کا آکے فغروں سے بھے لسا ہے؟
 مرے سے آگے ہی، یہ لوگ تو مرحالے ہیں
 آہ! معلوم ہیں ساہیہ سے اسے، سمورور
 لوگ جاتے ہیں حلیے، سو یہ کدھر جائے ہیں
 ناقامت ہیں مٹنے کے سل عالم سے
 درد، ہم اسے سوس چھوڑا »ار« جائے ہیں
 ہر دم یوں کی صورت، رکھا ہے دل بظہر میں
 ہوئی ہے ب برسی، اب بوحدا کے گھر میں
 اگر میں نکد رسی سے برا دھاں ناؤں (۲)

مرع میں بو ہوں، ولے برا گلا کرنا ہیں
دل میں ہے ووہی وفا، مر جی وفا کرنا ہیں
(۱۹۵ الف) عشوۃ و بار و کر سمہ، ہیں سمہی حان بحش، لک
درد مرنا ہے، کوئی اوسکی دوا کرنا ہیں

مرع میں ہوں، نہ وہی نالہ کسے حانا ہوں
مرے مرے بھی، ترے عم کو لے حانا ہوں

ہر طرح رماے کے ہا ہوں سے سم دندہ
گر دل ہوں و آردہ، خاطر ہوں نور محددہ
ای شور فامب ارہ اودھر ہی، میں کہا ہوں
حوکے ہے انہی ہاں سے کوئی دل شور بندہ
بدحوہ سمہی عالم کو ہووے بو ہو، اک
بار! نہ کسی کے ہوں رتسم نہ (۱) دل و دندہ
کرنا ہے حگہ دل میں حرن اروی بو نہ
ای درد ابرا نہ بو ہر مصرع (۲) چسندہ
روندے ہے نفس پاکی طرح، حان ہاں مجھے
ای عمر رفہ! جھوڑ کئی بو کہاں مجھے
ای گلی، بررحب باندہ اوٹھاؤں میں آسماں
گلچیں، مجھے بدنگہہ سکے، ناعداں مجھے
ای ہموطمان، اب کے نہ وحسب ردہ ہر کر
پھرے کا ہیں، عمر کی ماند، سہرے
کر ناع میں حنداں، وہ مرالب سکر آوے

اندار و وہی سمجھے مرے دل کی آہ کا
 رہی حو کوئی ہوا ہو، کسی کی نگاہ کا
 راہد کو ہمے دیکھ لیا، حوں نگیں، بعکس
 روشن ہوا ہے نام یو اوس روساہ کا (۱)
 ہم ے کس راب نالہ سر نکا ؟
 ر مجھے ، آہ ا یکھہ ار نکا
 درد کے حال ر درا ، طالم
 نکا یوے رحم ، یر نکا

چہارم ار طبقہ اولی، رسم میدان شاعری، سہراب معر کہ
 بخموری، افراسیاب مملکت سخن طراری، دارای سلاطین نیکہ برداری،
 مقدم گروہ سعرا، نانی معرو مررا، سنج فام الدس علی، المخلص بقلم،
 کہ عرفش بر «محمد فام» بودہ (۲) شاعری گریسہ نافوب و تمکین، کلامش

(۱) اصل «دیکھ کنا» در مصرع اول و «ب» در مصرع ابی و صحیح ار دیوان
 مطوعہ و محاولہ ۱۲۱۵ھ و ۱۲۴۱ھ

(۲) نکات ۲، گردبری ۲۱، بحر ۷، جنسان ۱، حس ۹۶،
 طعنا ۳، گلش سخن ۸۶ الف (و درو برد کراسم و مخلص اکیم کردہ)، گار ۱۶۲
 الف، لطف ۱۳۳، عقد ۶۶، تذکرہ ۶۱، مر ۸۲، شمع ۱۲، نایح
 ۳۵۱، طعنا ۱۶، سرا ۴۱ و ۲۷، سم ۲۸، سخن ۳۸۱، اسباب یادگار
 ۱، حرہ ۶، شمع ۳۸۶، آب حاب ۱۵۶، حاسہ، طور ۷۹، گل ۱۸۲،
 اسباب ۱، تذکرہ کاملان رامور ۳۲۶، نابوس ۱۳۸، عسکری، ۲۴۵، حواہر
 ۳۴۲، رسالہ رمانہ، کاور، ناب حولانی ۱۹۲۹، ۳۷، ناص ۲۴

ساہ محمد جہر، در فص الکلمات (۲۲ الف و ۲۳ الف) نوسہ کہ «الحال
 رفیق نصر اللہ خان سرہ محمد علی خان اسب، و مہراہن در رامور سری برد»

و سو فی راموری، در نکتہ السرا (۲۴ الف) گیمہ محمد فام، فام مخلص،
 موطن فصہ خاندور، آدم حلی و دردمند، مجمع حرمہا موصوف و در ریمہ گوئی
 در تمام ہنوسان مسور و معروف بود دیوان ہندی ار سہرب دارد ار سحران
 کامل در ران ریمہ و د گاہی فکر سہر فارسی ہم می کرد حدیث لای رانی او سمع (نابی)

کر کو چاہوں، تو اوس کے نہیں کہاں پاؤں؟
 نہ رات سمع سے کہا، بھا، درد، رواہ
 کہ حال دل کہوں گر حان کی امان داؤں
 دسا میں کون کون نہ نکسار ہوگا؟
 و منہ پھر اس طرف نکا اوں لے ہوگا
 اٹک تو ہوں سکسہ دل، سپہ نہ حور، نہ حفا
 بختی عشق، واہ وا احی ہوا، سیم ہوا
 اوسکو سکھلائی نہ حفا ہوئے
 کا کا، اے مری وفا، تو لے،
 سکسی کو کا عث سکس
 مل (۱) کر محکو، کا لیا ہوئے؟
 درد کوئی بلا ہے سوح مراح
 اوس کو چھیڑا، را کا ہوئے
 فرصت زندگی بہ کم ہے
 معسم ہے نہ درد، حو دم ہے
 درد کا حال کچھہ سوچو ہم
 ووہی روا ہے اور ووہی عم ہے
 ہمیں کچھہ محسب سے حان کا محکو تو اندیشہ
 کہیں اسام ہووے، ہاہہ سے وہ چھیں لے سسہ
 صورتیں کا کا ملی ہیں حاک میں
 ہے دوسہ حس کا رر میں

مثل لآلی^۱ آندار، همه ناآب و ناب بالف کلمات و بدش الفاظ او، اگر نگاه کنند، قدم بدم مررا اسب، و از رسیگی و شکستگی^۲ آن، اگر گفته آند، بی شمه نامیر هم اداسب حق است که پانه کلام لطافت احام اس سخن طرار^۳ حج وحه از کسی فروتر نسب عجب طرر لطف و وضع بطاف احسار کرده، که لطف و کشف هردو اوسناد را شامل، بلکه به بعض مقام ترحج طلب است و فرق همین قدر اسب که آن بررگ ساگرد مررا سب وس، لهذا مانند اوسناد خود جمیع اقسام سخن را گفته، و داد ساعری، در هر قسم، نوعی که حق آن بوده، داده - (۱۹۶ ب) کلام این محقق سر، مثل اوسنادان مسطور الصادر، در موروان بی مامل سید است، و خود هم برده همه سخن سخنان مسلم الثوب و مسند فرق بدس قصیده از عرل، و عرل از رباعی، و رباعی از دیگر اقسام، در کلیات همین صاحب انداز از هم مبر، چه هر قسمی که گفته، آرا از حدش هرگز تجاوز سدن نداده، بر همان انداز که وی را می نالسد، نگاه داشته است، بخلاف کلام دیگر اوسنادان، که عرل بعضی ازان بری نموده، بمثل قصیده رسیده، و قصیده بعضی فروتر سده مساوی عرل گردیده، و برین قیاس است حال دیگر اقسام در دواوس (۱) آنها الحمله شخصی کامل بود - ظاهر حال خود را با اس دروسی آراسه مداشت، و هر جمع و محفل که نامگراشت نکمال عرف و احترام اسمعالمش می نمودند بسرا و فاف شریف خود را رفافت بواب مجد نارحان و سرش بواب احمد نارحان افغان گزرا سده، چند سال سده که بر وفائی^۴ دنیا بطر نموده، برک اس جهان فانی کرد،

(به) احسار کرد

لك سجه حايه از ديوان فایم در کتاب حايه عاليه رام نور محمد وسط

(۱) اصل "دواوس"

پرمرہ ومہانت میں، دیوانس سراسر انتحاب، و اشعار دلبرش،

(نہ) رسد

مولوی عرساہ خان آسمہ راموری، دردناحہ دران ریحہ حود (ور ۳ الف) کہ در سہ ۱۲۳۷ (۱۸۲۱ع) رشہ، می گرد «عرض کرنا ہے عرساہ خان آسمہ کہ عفران شات میں حصصا صاحب سردور سعرا ہندوسان، اہر حبرای رمان، دفعہ گرس محمدانیم، فام الدین محمدانیم کی خاطر حرا بھی، اور ادب اوس برگر بندہ اساءہ لے ظہر فرا اہار اور بندہ ہلا ندہ دارر دار ودار کی بخار سام و نگاہ بھی جو ہم لطاف انگر اوس ریس ساعران نعل میں شب و رور سرائی سعرو سعری کے اور ذکر رہا، اور اوس طوطی گلزار فصاحت کر رہ اس نہ کر رہ رعیت حر کے کچھ مقرر رہا، اور ہر دم رساطب ہر رس سلاست بصور اوس سنگر بان کے دروری عطرانی ہراخان خان مطہر اور حواحہ مردرد، اور سراج الدین علی خان آرو، اور محمدی، اور میرا رفیع السودا، اور دیگر احوا راہ روں محالیں سندید مقالات دلچسپ مواضع و بلاد، لاسما حصہ وعہ حسباتی محافل ریں حالات داکس سامعہاں آباد کی ہم بحر نک سلاسل ازداد اسراں ریحہ گری ہری حناحہ محبت امان الہ دن اوفات حلت میں رمان رولند مان اس ارہ گری لے عراحمہ اوس محذوم مذوح و معلوم کے گراس کا کہ اگر احار سرب صاحب کی بحر سجگوئی ہوئے، بند ہں گاہ گا دو حاربت مبدل صبرن فلد کر کے سامہ حراس لارمن کا ہر فر ااکہ ہم لے مس حمل سالہ بلند پرواری طار ہکر میں کا آسمان کے بارے بوڑھے کہ آب برڑاں گے، اور صلہ مالال مال گلہ اس سل لای ل کرں سے دحرے دروسم کے حرڑے کہ آپ حرڑاں گے اولی واسب نہ ہے کہ محصل صواب اساو تکمل روابط طب کا اراد صبح و سانس بطر رہے، کہ مسی واپ و طاب حادق حان رہے، مسروندم ونگر رہے»

اسم در فام، محمداسم و اسم حدن محمد اکرم بدہ اسب بار میں می توان گفت کہ اسم فام، محمد فام بدہ، و فام الدین لف اوسب رکسانی کہ اور انام الدین علی یوسہ اند، عالار وضع اسمای حادان اوسحر بود اند

اکرارباب نہ کرہ، رحلت فام رادر ۱۲۱ (۱۷۹۵ع) معرفی کردہ اند وہیں تاریخ در حادان مسطور اسب اما در انتحاب و فام و عالارنا ہر قول داسی و بل، گفہ کہ فام در ۱۲ (۱۷۹۲ع) رب سد آرو حالی، در مقالہ کہ در محلہ ادنی دلا (لاہر، ما دسم ۱۹۴ع) بشر کردہ، می فر اند کہ «بعین مرگس رادر ۱۲۲ (۱۷۸۸-۸۷ع) و بعین در ۱۲۱ (۱۷۸۲ع)، ہم دسان دادہ اند لاکن بار مادہ تاریخ مسجر حہ مان حرا، اسلب و ارجح اس اسب کہ در ۱۲۸ (۱۷۹۳ع) ارس حبان رف «رہیں سال را در مقدمہ نکات السعرا (مطروحہ انجمن رقی اردو) (نافی)

چھوڑ سہا مجھے، نارب، اوہیں کو بکر گری
 عم، جنہیں آٹھہ مہر بھا، مری سہائی کا
 عار ہے بدگ کو مجھ نام سے، سہاں اللہ
 کام پہنچا ہے کہاں تک مری رسوائی کا
 جس صخر کو سدا اسک سے رکھا چھڑ کاڈ
 نس دیوانا ہوں دیں فایم بری مررائی کا
 ہو گر اسے ہی مری سکل سے بیرار مہ
 ہم سلاہ رہوا بدے کے حردار مہت
 ہمدگر حب حقی آئی، بو جھگڑا کنا ہے؟
 ہمکو حواہدہ مہت، ہم کو طرحدار مہ
 سج (۱) کہو، فل پہ کسکے نہ کمر ناندھی ہے؟
 ان دیوں ہانہہ میں ہم رکھے ہو نلوار مہ
 فایم، آنا ہے مجھے رحم حوائی نہ بری
 مرچکے ہیں اسی آرار کے شمار مہ
 رلف دیکھی بھی کسی حواب میں راب؟
 ہم سحرک بھے سج و ناب میں راب
 (۱۹۷ ب) حوب نکلے ہم اوس کے کوچے سے
 ورہ آئے بھے اک عذاب میں راب
 نس کہ حالی سی کچھ لگے ہے بعل
 دل گرا ساند اضطراب میں راب
 چاہے ہیں نہ ہم بھی کہ رہے ناک محب
 بر جس میں نہ دوری ہو، وہ کنا حاک محبت

و در رام پور فص اللہ خان والہ کہ از مدب مسکن او همان بلدہ نو
مدفون گسب اس چند شعرار کلام فصاحت نظام اوست :

خو، کوہکن، مجھے فوب ہی آرہا تھا
عوض ہاڑکے، سہریں سے دل اوٹھاتا تھا
معاملہ ہے نہ دل کا، اسے کہہ گا وہ کنا
سامبر کے، ہمیں، ساہیہ آب جانا تھا
کہو کہ گور عرساں میں رکھیں فایم کو
کہ اوس کا جسے بھی اکثر وہی ٹھکانا تھا
(۱۹۷ الف) عیش و طرب کہاں ہے؟ عم دل کدھر گیا؟
صدے میں اس گرسب کے اسب کچھ گرر گیا
کیا کہے ناواویاء عم کی حراہاں؟
گرسب ہیں دل کو جمع کنا، حی نکھ گیا
اک ڈھب پہ کہو وہ ب گلام سانا
دنکھا میں خو کچھ صبح، اویسے سام سانا
مہرسب، میں، حوناں وفادار کی، دارے
دنکھی، نو کہیں اوس میں برا نام سانا
ٹوہ کے، فاصد، حظ مرا، اوس بدریاں لے کا کہا؟
کا کہا، پھر کہ، ب نامہرناں لے کا کہا؟
عر سے ملنا تمہارا سیکے، ہم نوچپ رہے
یر سا ہوگا کہ ہمکو اک حہاں لے کا کہا
حلوہ، چاہے ہے اسے، (۱) اوس ب ہر حابی کا
نہ رساں بطری حرم ہے سابی کا

قائم ، ہے حو سمع رم معی
 میں راب گیا بھا اوس حواں نک
 سانا ، نو ہے ڈھیر آسووں کا
 دیکھا ، نو گذار اسمحوں نک
 (۱۹۸ الف) ہم ہیں، جہوں نے نام حق نو ہیں کا
 آئی صبا حدھر سے، اودھر رو ہیں کیا
 ہم ہیں، ہواۓ وصل میں اوس گل کی، درندر
 حس کا صبا نے طوف سرکو ہیں کا
 قائم کو اس طرح سے نو دنا ہے گالیاں ا
 حس کو کسی نے آح نک نو ہیں کا
 بھا بدوینک جہاں سے میں عدم میں آزاد
 آہ! کس حواں سے ہسی نے جگانا محکوا
 یکھہ نو بھی ناب حلال کی، کہ سب اوس نے محرم
 عمر کے آئے ہی ، مجلس سے اوٹھانا محکوا
 میں نو اس ناب نہ مرنا ہوں کہ اوس نے، قائم
 کس طرح ردے سے کل بول سنانا محکوا
 کچے گا صالح پھر، دل سمدعا کے ساہبہ
 ان س ہے یکھہ قبول کو، اپنی دعا کے ساہبہ
 حواں دل سے ہابہ ملاو، نو حاسے (۱)
 سجے کسے ہیں آب نے اکمر حنا کے ساہبہ
 اوس سمرنگ نار کے صدئے کہ حس کے دچ
 ہلاکی سی انک تشوخی کی نہ ہو حنا کے ساہبہ

گو کرے ہمکو کسی طرح تو در سے ناهر
 جسے حی حائیں کوئی ہم برے گھر سے ناهر
 ہمکو کا قدر ہے، اے دلدہ، مرے روئے کی
 اے نوبد آئی ہے سو حوں جگر سے ناهر
 بھی تو اے تاب، نہ کیا کہے کہ یہاں تو، بارے
 نکلی ہی پڑتی ہے بلوار، کمر سے ناهر
 ہے دیکھا ہیں ناروں ے لہو کا سلاب
 رکھہ ٹک، ای اشک، قدم دلدہ تر سے ناهر
 اے سودا کی تو، فام، نکھوں میں، ورہ
 ہے برا طور بھی حد بشر سے ناهر
 نی کے مے، عر کے رھو سب ناش
 واہوا ا رحمہ ا آفری ا سانس ا
 سیہ کاوی ہے کام ہی کچھ اور
 کوہ کی بود مرد سنگ تراش
 آج آپ مرے حال نہ کرے ہیں ناسف
 اشفاق، عذاب، کرم، مہر، لطف ا
 خاموشی بھی کچھ طرفہ لطفہ ہے کہ، فایم
 کرنا پڑے جس میں (۱) نہ بضع، نہ تکلف
 شرمندہ ہو، نکل جگر سے
 اے نالہ نارسای عاشق ا
 صحت کے مرے ہوں سب (۲) برافاد
 اے تاب ہے نار، یر نہ (۳) یہاں اے

(۱) اصل «جسمی» (۲) دیوان محاط «توں برافاد» (۳) اصل «نہ»

شهرت و نام، فرید رمانه، اوسناد نگانه، که طررش از کلام همه شعرا جدا، و دیوانش، با وصف منابت و صفاء، بالتمام مستحون و مملو از انداز و اداست فی الحقیقت طرری نفس اتحاد نموده که سع آن سار دشتوار می نماید چه اگر کسی پیروی او در محبگی و منابت میکند، بریرس بطور مهر و مررا مسسه میگردد، و اگر صرف در ادا بندی وصفائی آن راه اطاعت می یابد، گهشارش بر سر سوان و محمدان و ناراران می نویسد عرصکه این طور خاص مخصوص و حتم بر همان عواص بحر معانی بوده، که خود احیراع نمود و خود حاتم آن سده، و

(نقه) نور روس ۳۵، آبخاب ۱۹۳، طور ۵۴، حمحانه ۴، ۲۷۶، گل ۱۷۹، اسحاب ۱۹، ناموس ۱، ۳۱۲، عسکری ۱۲۴، حواهر ۲، ۴۵۴، اسبرنگر ۲۶۷ ر ۲۹۲، بلوم هارث ۳۴

ملا، در گلشن سخن (۶۲ ب) گمته «برسد محمد، سور مخلص، دهلوی از سادات عظم السان و مساهرنکه رسانست در اداندی و محبگی و رسنگی کلام و من کمانداری و خوشنویسی بدیعا دارد در اوایل حال سار نکام دل رندگی سرگرد، و در او اخر بر همانیء خاطر و ارسته، بر علاء دنیوی نمود و اس بر یوسد با اس ران، که سده نکم رار و نکصد و ود و حار هرسب، در لکهدومی گزراند دیواس از هزار سب محاور دیده سد»

و بر ولی الله، در تاریخ فتح آباد (۱۵۱ ب) نوشته «برسور سندی بود از شاهجهان آباد، رار مریدان سید محمد راهد دهلوی در عهد باب احمدخان، در سرکار مهران خان دران، برت تمام اوقات می گزراند، و سمر لطافت و ندهاف می گفت» در اسحاب، رحلس را در ۱۲۹۵ (۱۷۹۷ ع) معرفی کرده، لکن در بطایع سبب هجره و عسویه صحت را نکار برد، ر برا که ۱۲۹۵ تا ۱۷۹۷ ع سلطان دارد و رد اظف، سد ۱۲۱۲ (۱۷۹۷ ع) قوب سده اما در ناموس و حواهر گمته که در ۱۲۱۳ (۱۷۹۸ ع) در گرسب و همین قول اصح است، چه علاو بر ماد که در مین مدرج سد است، ار ماده دیگر «وای داعی مانده از سور» که بر آورده مولال لکهدوی مخلص رازی است، همین سال بری آمد رجوع سود بدوان رازن، محظوط، سده نظم فارسی، کما بحانه عالی رامسر و ر ۲۲۹ ب

بل محظوطه از دیوان برسور، که در ۱۲۲۷ (۱۸۱۲ ع) علمی گردیده، در کما بحانه ساله رامسر رجوه طسب

موی صدف سے نکلے ہے، نام، کب اس طرح؟
 ڈھلسی (۱) ہے ناک منہ سے مرے جس صفا کے ساتھ
 ہور تنوں دل سہرار ہے نامی
 بھی ہے آگے نو، لکن شرار ہے نامی
 گا (ہا) آج میں نام کے دیکھنے کے لیے
 کوئی دم اور نفس کی سمار ہے نامی
 بار، کوئی اوس چشم کا سمار ہووے ا
 دس کے بھی دس کو نہ آزار ہووے ا
 کا کا عدم میں ہم بر ظلم و ستم ہو گئے ا
 چرچے ہی رہ گئے اور، ہائے ا ہم ہو گئے
 وہ بھی کنا دن بھے کہ حی کو لاگے اوس کسانہ بھی ا
 میں تھا اور کو حہ تھا اوسکا اور اندھیری رات بھی
 (۱۹۸ -) ساندوہ بھول کر، کبھی ہاں بھی (۲) قدم رکھے
 یکساں کرو رہیں ہمارے سہرار کی
 دل ڈھونڈنا سے میں مرے نوالعجسی ہے

اک ڈھیر ہے ہاں راکھ کا اور آگے دی ہے
 پنجم ار طیفہ اولی سہرہ انداز محوئے سخن رانی، محو آئینہ جمال
 معانی، اذاند فی بطیر، شاعر زلزلہ، محرم درد عاشقان عماد دور، شاہ
 مرشد المخلص نہ سور (۳) بودہ است عالم شہر س کلام صاحب
 (۱) اصل «دبی» تصحیح اردراں مخلوط (۲) اصل «بھی کبھی ہاں» و تصحیح اردراں مطبوعہ

(۳) گردری ۱۳۸ (مخلص ر، وار خطہ سافط سدہ است)، فص ۲۲۵ الف،
 محرم ۳۸، جس ۶۶، گار ۱۳۳ الف، لطف ۱۱۳، دکر ۳۸، بحر ۱، ۳۲،
 سہ ۸۸ الف، طہات ۱۴۵، سراجا ۹۸، جدولہ ۱۴۱، عظیم ۲۹، جس ۲۲۷، (نامی)

عم ہوا ، ہاے ! یہ بڑا دل کو
 مٹ گا لطف ریحہ گوئی
 حاك ، بھر، دے سخی مرا دل کو
 حاك میں مل گئی اداسی
 (۱۹۹) گفتگو اب حوش آوے گا دل کو
 کہی حراب ے روکے نہ ناریخ؛
 « داع اب سور کا لگا دل کو »
 (۱۲۱۳ھ)

ہم کلامہ اس چند شعر ار وست ؛
 رنگانی میں کسے آرام حاصل ہوئے گا
 ہاے ! آسودہ جہان میں کوسا دل ہوئے گا
 ہو ہم سے حو ہم شراب ہوگا
 عالم کا حگر کباب ہوگا
 ڈھونڈے گا سحاب ، چھسے کو ، مہر
 حس رور وہ ے بکاب ہوگا
 راب آنکھیں نہیں موبدن، رحت ٹک سدار بھا
 با سحر، دل محو دندار جمال بار بھا
 سور، کون آنا، عدم کو چھوڑ کر، دیا میں ہو؟
 وہاں تجھے کنا بھی کی؟ یہاں لکھو کنا درکار بھا؟
 اگر کچھ سورے نا، ہو مسحاے کی خدمت سے
 حرم کے در پہ ، ورہ، نارھا سرمار مار آنا
 اہل ایمان سور کو کہے ہیں: « کافر ہوگا »

چنان اعتدال و دوام در کلام خود گراشتت که کسی او را ناپسندید
 تشاگردانش بسیار تنیده‌اند و باندارش برسدند اند، الاشخصی چند که
 سابقه کامل و مهم رسا داشتند، مثل حکیم انشاء الله حان اسما و حکیم
 رضایی آشفه و نوارس حسن حان نوارش که ممر احوالی سمرب دارد
 (۱۹۹ الف) عرب‌های این صاحبان السه از نمونه طور (۱) اوساد خود
 حالی می‌ماند، و مقرر يك دو شعر همان انداز از اسان سر می‌رسد
 و بیان دیگر محامد و مکارم آن سکواحلاق از حصر تحریر فلم و
 احاطه بر ریان بیرون و اوروست نوشتن خط سعلی و سفعماو
 بر اندازی و سواریء اسپ و آداب دانیء صحب دلوک و سلاطین و
 حوش بربری و حوس طبعی و طرامت و سعی و سفارس عربا خدمت
 امرا، که درس امور بطور خود بداسب، مثل آفات بر همه‌ها روش
 و طاهر است نواب آصف الدوله معفور از دل عاسق صحت نمکین
 اسان بود، و کمال عرب و احترام می‌بود و نواب سرور الدوله
 مرحوم که ناب وزیر بوده، او هم بسیار معتمد بلکه مرید و علی‌هذا
 الداس جمع اعز و عمائد لکهن و خدمت مر را سرف و برکت خود میدادند،
 و صحت او عنیت می‌تیمیدند مدب سد که آن مرگوار هم از دنیا،
 که دار رخ و محاسب، اعراض کرده، روان حهان آورد، و کتاب حوش
 را بخای خود نادگار گراسب و تاریخ آن اوساد سطر میان حراب
 فلند رجش حین نوشته است قطعه :

سور مایم ے میر سور کے ، آہ ا

سمع سان ، س جلادبا دل کو

مر صاحب سا شخص نون مرحاے ا

کھسچ کر بیر مار بیٹھے ، س
 سور ہے نا سکار ہے ، کسا ہے ؟
 سساں سسی ہیں ، اور اچڑے نگر آباد ہیں
 وہ کہاں ، حکے جدا ہوئے سے ہم باساد ہیں !
 مہ لگائے سے مرے کون ہو حقا ہونا ہے ؟
 حامی ، نو سے کے لے سے نو کہا ہونا ہے ؟
 رونا بھی بھم گنا ، برے عصے کے خوف سے
 بھی چشم ڈنڈائی ، بر آسو بڈھل سکے
 مہ دیکھو آسہ کا ، بری ناب لاسکے !
 حور سسد پہلے آنکھہ نو چھسے ملاسکے
 امسدیں دلکی ساری (نو) بھر نائیں ہم لے آہ !
 اے سور ، بعد مرگ بو اب مدعا ہے نہ
 دامن کساں وہ لاس بر آکر ، مجھے کہے
 « ہے ، ہے کسی کے بیچھے رسا ، موا ہے نہ »
 یوں نو بکلی نہ مرے دل کی اما ہے گا (۱)
 اے فلک ، مہر جدا ! رخصت آہے گا ہے
 انک لے سور سے نو چھا کہ « صیم سے اسے
 اب بھی ملے ہو نہ سمور ، کہ گاہے گاہے ؟ »
 دیکھکر موہہ (۲) ، گہڑی انک میں بھر کر دم سرد

(۱) دردوان مطوعہ برہیں طور واقع سد اما در آب حباب وسہ «میں نکسے ہے
 مرے دل کی انا ہے گا ہے» «اما ہو» در ہندی عسیء امگ، و «انا ہے» بمعنی ندبرو
 مکر وعہ می آند
 (۲) اصل «مہ» و در دیوان محطوط «دیکھ موہہ اوس کا یوں اشارت سے نا نا»

آہ! نارب، رار دل اوں رہی طاهر ہوگا
 سے ہے، سور، نو؟ ملے کا قصد مہ کر، نار
 اوٹھا سکے گا نو ک نار بدماعوں کا؟
 مروب دسما، عفت پساہا!
 ادھر ٹک دیکھ لحو مڑ کے، آہا!
 کٹے اوفاب سب عفت میں مہرے
 حداویدا، کرما، ناساہا!
 صروت العمر فی لہو و لعب
 قاہا، ہم آہا، ثم آہا!
 ہوئے بھے آسا ہرے بہت سے
 ولکن سور ے اچھا ساہا
 مجھے گر حق تعالیٰ عس میں کچھ دسرس دسا
 نو دل ان وفاؤں کو کوئی دس اسے س دسا
 (۲ الف) قسم ہے، سور، گروہ مل کر نا پسے ہاہوں سے
 نوحی دسے ہوئے بھی، صوروب اوسکی دیکھ، ہس دسا
 عم ہے نا اسطار ہے، کا ہے؟
 دل حواب بفرار ہے، کا ہے؟
 وائے! عفا، سمجھے دسا کو
 نہ حراں نا ہار ہے، کا ہے؟
 کچھہ نو پہلو (۱) میں ہے جلس، دیکھو
 دل ہے نا نوک حار ہے، کا ہے؟

وحو نوچھے ہے کہ «نرا دل، نا، کیسے لیا؟»
 بس حنا آئی ہے، محکو مت دکا، کیسے لیا
 سرسک تنوع، آخر، سمع محفل انکدن ہوگا
 نہ آسو رفہ رفہ جمع ہو، دل انکدن ہوگا
 تنچھے اے دل، نعل میں محنوں سے میں بے نالا ہوا
 بھانا بھا کہ بو ہی میرا فابل انکدن ہوگا
 کہوں کس سے حکالت آتیا کی؟
 سبو، صاحب، نہ نابین ہیں خدا کی
 کہا میں بے کہ «کچھ خاطر میں ہوگا
 تمہارے ساتھ حو میں بے وفا کی»
 بو کہا کیا ہے: «س س، چوچ کر سد
 وفا لانا ہے، دبا بری وفا کی»
 (۲۱ الف) عدم سے زندگی لابی بھی بھسلا
 کہ دسا حائے ہے اچھی فصا کی
 حارہ دیکھہ (کر) س ہوگا دل
 کہ ہے ا طالم، دعا کی رہے، دعا کی
 اومیاں، او حانوالے اکھواوس معحوار سے
 کوئی دیوانہ کھڑا ٹکے ہے سر دیوار سے
 ادھر، دیکھو بو، کس بار و ادا سے بار آنا ہے
 مسحا کی موبی امت کو، ٹھوکر سے حلا نا ہے
 اسعار ادائے مرسور سیر اند حوں سنس فھر مودید، ناچار بوستہ

یوں اساروں سے جانا: «سر را هے گاهے»
 راب برم شراب بھی ، اور نار
 حام لسا بها هابه سے سب کے
 (۲) کہیں منہ سے نکل گیا ایسے:
 «حام لے هابه سے مرے اس کے»
 وہیں سوری چڑھا ، لگا کہے:
 «کچھہ نظر آئے ہم غم ڈھب کے»
 میں جو سالہ تمھارا هابه سے لوں
 اسے ہم میرے آسا ک کے؟
 سہ کے موی نکارے ہیں ٹرے:
 «میرے عاسق کا ساک میں دم ہے»
 وہ چال (۱) ناصامت، نہ حس نا شرارا!
 چلنا ہے کس ٹھسک (۲) سے، ٹک دیکھو، حدارا!
 جوڑا اپٹے حب نک، رور حساب آخر
 ناسے! بری ناوٹ، اے خود نما، خود آرا!
 کسکا نہ برگسساں؟ ہرے سمہد، نارے
 رور میں سے اوٹھ کر، کرتے ہی بہر بطارا
 پوچھے (ہے) محبہ سے، سسو: «عاسق ہے کما نومرا؟»
 کچھہ جانا نہیں ہے ، بھولا بہت بچارا!
 ایسی حراحتوں پر خدا ہے سور اسک
 سسہ ہے نا کہ ترکش، دل ہے کہ سدیگ حارا؟

تیرے کوچے میں دوبارہ حوہ ہم ہو کر چلے
 ڈھونڈے آئے بھے دلکو، حان بھی کھو کر چلے
 کب کب آوے ہے ار، کون مجھے سگ آنا ہے؟
 آنکلا ہے کھی، حی سے حو سگ آنا ہے
 ہوا کنا وہ ترا، اے شر مگیں، چپ ہو کے رہ جانا
 کھی حو ناب، کھاندنا، هوئی حو ناب، سمجھنا
 کوئی کھانا بھا دعا، جھوٹھی مدار اب سے میں
 آہ سادام میں، کنا حائے، کس ناب سے میں؟
 سچ ناچار ہے نقدیر کے ہاتھوں بندہ
 ورہ ہوں نار رہوں بری ملاقات سے میں؟
 حی میں ہے، ار سربو حور برے ناد کرں
 نو سے نا بہ سے، نالہ و ورناد کرں
 ان ہوں کی ہے ڑی دوڑ، ہی دل سکمی
 نہ کہاں، حو نہ کسی دل کے نہیں ساد کرں؟
 ہم اسروں کی اوسے حاضر داری
 اور اولٹی نہ کہ ہم حاضر صناد کرں
 حو سرا دجے، ہے خا مجھکو
مجھ سے کری نہ بھی وفا مجھکو
 آہ! لجھاؤں اب کہاں دل کو؟
 چس اوس بن ہو اب کہاں دل کو (۱)
 آہ! لجھائے کہاں دل کو؟

(۱) اس مطلع دردراں مطوعہ (اعجازی رومی اردو) نافہ می سود و در طالع دنگر
 بدم و ناخر اسب

سسم ار طیفه اولی، برادر کوچک حواحه بر درد، که محمد میر نام دارد و از مخلص مگرارد (۱)، صاحب کمال آگاه فی وعالم سیرین سخن است که در عدوب و صفائی کم از برادر خود نسب، بلکه در سوچی و مریه رناده بر او علی الخصوص مشغول، که در تعریف و بیان صحت کدام معسوفه، از فلم ناردم او بر صفحه هستی نقش وجود گرفته، تکمال پاکیزگی و گرمی، محاوره واقع شده بدان فصل و کمال او مسعنی از سرخ است چون مرید خاص برادر خود بود، بعد رحلت او برمسندش بنسبه، مهادت مریدان و معقدان مدنی مسعود مانده، آخر سیرت اجل حسد دیوانش مسهورست و کلام او مهابت مقبول چند شعر اوست :

روموں لے، حمام سے و یہاں تک ناسانی کی

کہ اوس نامہرناں لے صد سے آخر مہر نانی کی

(۱) حس ۸ الف، طفا ۳۴، گل ۸، الف ۳، تذکرہ ۵، میر ۳۴۱، سہ ۱۶، طفا ۲۲، سسم ۲۷، سخن ۱، آخبات ۱۸۵، طور ۹، حجابہ ۱۲۶، گل ۸، حواہر ۲۷، خاص ۲۲ شوق راموری، در تکملہ الشعرا (۳) می فراید «میر محمدی» از مخلص، برادر حقان و معارف آگاہ حواحه بر درد، حواست و صوفی بارصاف حمید و احلاں سیدند از مسرت صوفیہ حللی وافر دارد طرز سخن از برادر است دیوان محضر فارسی و ہندی ہر دو دارد کلاں حالی از درد و اریست» و مہلا، در گلشن سخن (۹) می گوید «ار» نامی حواحه محمد میر، برادر حورید بر درد، از بھائی دہلی است میر در حجابہ اہل دلائل مہاد اوفات نکست رناب سیرمی برد، و بسر در ناد الہی مسعود می ناسد صاحب عالم و عمل، و سوریس و رشگی از سحابس ہوندا»

از سال احیام تذکرہ ہدی گران مصحفی (کہ ۹ ۱۲۲ مطابق ۱۷۹۴ع می باشد) شد حجاب ہودہ، و ول از سال ایام مجموعہ (کہ ۱۲۲۱ھ مطابق ۱۸۰۶ع است) وفات یافتہ بود داریس فول گل و حواہر، کہ از ول سہ ۱۲۵ھ (۱۸۳۳ع) رحلت کردہ، زمانی را بیان مہد کہ از سہ و فانی بعد تراست نسب بہ سہ ۱۲۲۱ھ

اردورہ سائیں بودہ قامت دلفریب او لباس حسن آراسید، وچہر
طبعش آب عشق و محبت براسید افصح ساعراں عصر خود بودہ
سست ساگردش، ناعقاد بعض شاہ حاتم مرشد، و تحقیق بعضی بہ محمد
علی حسمت ممہی می شود کلام او بسیار نامرہ و رصفا است از
ہر جا کہ بودہ، عمدت بودہ است در عین سبب وفات ناف، و
دیوانس در ہمہ سمر ہندوستان مشہور اس چند شعر از ویست:

رہا ہے حالک و خون میں سدا لوٹا ہوا

میرے عرب دل کو، الہی! نہ کا ہوا

بو محکو دیکھہ رع میں، مہ کڑھ کہ میرے نار

مجھ سے بہت ہیں، انک نہ ہوگا بو کا ہوا

ناناں کے دیکھئے سے برا مانے بھی نہ

کھودی بہار حق نے ہماری، بھلا ہوا

حقانے اپنی سسماں ہو، ہوا سو ہوا

ری بلائے، میرے دل نہ چو ہوا، سو ہوا

(بقہ) ۱۳، طور ۲، حجابہ ۲، ۱۲، گل ۱۲، فارس ۱۵۴، عسکری ۱۹

خواہر ۱، ۳، باص ۱۳، اسیرنگر ۲۹۳، باوم ہارٹ ۳۱

مسلا، در گلس سخن (۲۱ الف) می گرد « بر عبدالحی اناں دہاوی در سراف
و محاب طاق، و در حسن و دلیری سمرہ آفاق بود بر مسطور را فقر ہم در عہد
محمدساہ معمر دندہ بود کلامیں ارگی و اداہا دارد صاحب دیوانس»

حسب صریح اہل تذکر، ناں در عہد محمدسا ناسا دہلی، (کہ در ۱۱۶۱
طاب ۱۷۷۲ عراج رحاب کرد) وفات نافہ اسب ۱۱ باوم ہارٹ، بار غلط وہیں عارب
لطف، گان برد کہ ناان با سال ۱۱۲۵ (۸۶۷ ع) در لکھو مرسب وہیں علیانی از
د اسی سرور کریم الدین بول داسی را غلط کردہ اسب، و سب غلط ردہ اسب
کہ اناں در ۱۷۷۲ عراج خود گمہ کہ او در ۱۱۲۵ سلیمان را کہ محبوب اناں بود
بحالہ ری در لکھو ردہ، نہ کہ خود اناں را و اس ہردو علمای یورپ گان برد
اند کہ لطف اناں را دد برد

بہ لگا، لے گئے جہاں دل کو
 وہ بھی جی میں اویسے جگہ دھجو
 مریب بھی ار کے ہاں دل کو
 سگاہوں سے دل کو صاف کرو
 مہیں بصر، ر معاف کرو
 ار، کچھے کا، کدھر جائے؟
 مگر آب ہی سے گرر جائے
 کھو دوسی ہے، کھو دوسی
 ری کوسی باب ر جائے؟
 کدھر کی حوسی، کہاں کی سادی؟
 حب دل سے ہوس ہی سب اوڑادی
 با ہانہہ لگے نہ کھوج دل کا
 عسارے رلف ہی اوٹھا دی
 (۲۲ الف) با رب ا سوا لقاء وحبک
 لا مقصودی و لا مرادی
 احوال ساء کو دکھاؤں میں کسے
 افسانہ درد و عم سناؤں میں کسے
 بودیکہ نہ دیکہ، سس سس، حان بجان
 رکھا ہوں تچھی کو، اور لاؤں میں کسے
 ہضم ار طمقہ اولی بانان (۱) کہ میر عبدالحی نام داشت

(۱) گلش گمار ۴۱، نکات ۷۱، گر درری ۶، قص ۴۱۸ الف، بحر
 ۵، چسان ۵۳۳، حسن ۱۲ الف، طما ۲، گار ۲ الف، لطیف ۶، بدکر
 ۱۶، بحر ۱۳۱، سہ ۳۶ الف، طما ۱۶۶، سہ ۲۴، سجن ۸، آحاب (افی)

ترے عشق میں ہم لے کا کنا دیکھا ا
 بدیکھا ، سو دیکھا ، جو دیکھا ، بدیکھا
 وہ آبا نظر بارہا ، بر کسی لے
 یہ حرب ہے ، اوسکا سراپا بدیکھا
 ترا چس اورو ، مرا عیجہ دل
 وہ عقدے ہیں نہ ، حکو کھلنا بدیکھا
 خدا کی حدائی ہے فام نہ تجھ سا
 بدیکھا ، بدیکھا ، بدیکھا ، بدیکھا
 سمی دعویٰ عشق رکھے ہیں ، نارو ا
 نہ کوئی عسی سا ہم لے رسوا بدیکھا
 کہے کو ادھر ادھر گئے ہم
 بے بری طرف ، حدھر گئے ہم
 سا ، حان ا ہو عدول حکمی
 نو لے کہا : « مر » ، نو مر گئے ہم
 (۲۳ الف) ہم لے نو حاک بھی دیکھا نہ ار رو لے میں ا
 عمر کون کھوتے ہو ، اے دندہ ترا رو لے میں
 راب کب آئے ہم اور کب گئے معلوم نہیں

(نقہ) ملا، درگلس سخن (۱۷۶) می گوید « سا رک الدین محطص نہ عس، مسمور
 ساه گھسٹا، نواد شا فرهاد بشتادب ار دہلی عرسد آاد رسده، در لاس دیا حیدی
 ناحراجه محمد بخان رورگار عرب و حرم گر واند و بداران بطر آای خود لاس،
 دروسی درر عرد، رحل امامت در عظیم آاد انداجب نا اس رمان، کہ سال نکہرار و
 نکصد و بود و حار ہرست، درلندہ اکرر سعل وحد و حال اکرر می ناسد
 دیوان رنجه اس ہرار و ناصدب دندہ»

در نعر، ار ساه کن الدین عسی نالفاطی ذکر فرہ اسب کہ رای اموات مسعجل می
 ناسد و اسرنگر نریح کرد کہ وفاس در ۲۳ ۵ (۱۷۸۸ع) واقع شد

گلی میں اپنی رونا دکھہ محکو، وہ لگا کہے
 کہ «کچھ حاصل ہیں ہوسکا، ساری عمر روٹھا»
 میں جواب میں دکھا ہے لگاتے اوسے مہدی (۱)
 کا حایے، کس کسکا لمو آج ہے گا ؟
 آبی بہار، شورش طفلان کو کا ہوا ؟
 اہل جنوں کدھر گئے ؟ نارن کو کا ہوا ؟
 (۲ ۲) اوس حامد رب عیچہ دھن کو جن میں دکھا
 حیران ہوں کہ گل کے گریباں کو کا ہوا ؟
 آئے سے برے خط کے، نہ کون ہے گرمہ دل ؟
 سلا کہ بری رلف برساں کو کا ہوا ؟
 روئے ہی برے عم میں گرری ہے اوسکی عمر
 بوچھا کہی نہ بوئے کہ «ناناں کو کا ہوا ؟»

ہسم ار طبقہ اولی، صاحب حال و مال مجمع فصل و کمال، سہ
 گھسٹنا المخلص عسقی اسب (۲) کہ نکسوت دروسی در عظیم آباد نا بہات
 اعرار و احرام سر بردہ آوارہ سیرسیء کلامش نارار فد و سب
 شکسہ، و طبقہ ملاححت بر رش شور ملحاں را حون ماہی بر نانہ
 حسد رسدہ - سو حگیء عسقی و رسگیء بصوف ہردو ناہم دارد دیوان
 صفا دانش، از اول تا آخر، برنک حال و ابع سدہ اسب ان چند
 شعر اروست :

(۱) اصل «مہدی»

(۲) حسن ۸۳، طعا ۳۴، گلر ۱۴۸، الف، لطف ۱۲۶، بدکرہ ۵۳، الف، ہمر
 ۳۸۴، سعبہ ۱۱۲، الف، طما ۱۸۴، شیم ۱۷۲، سخن ۳۳، طور ۷۱، ماوس
 ۸۵، حواہر ۳۱۱، اسرنگر ۲۴۱ (نابی)

احمدشاه نادرشاه از دوره ساقیان سمرده می سود کلامس ، ناصف

(نصفه) و شوق راموی، در نکلله السعرا (۲۳۶ الف) ناس الفاظ محصر معر می کرده
 " مررا اسرف علی جان ، فعان محصل ، کر که احمدشاه نادر بود ساعر فارسی و هدسب
 سحن او حالی از دردسب "

و مسلا، در گلس سحن (۹ ص) می فراید «اشر علی جان محصل ه فعان،
 برادر رضاعی احمدشاه اس محمدشاه سلطان دهلی بوده، لهذا خطاب کو که حانی سرافزاری
 داسب در اواخر عهد سلطت احمدشا از دهلی بر آد بصریه اود رسد ، و حندی
 در آن دنار یوسف ورزیده ، در اوایل عصره سابعه بعد مانه و الف بعظم آباد رارد سد
 روسای آن سهر او را گرای داسبد، و جان دکرر جاگر ناکمعا حاصل عوده، هراعب
 می گزراشد، و در مراح راحه سباب رای ناطم عظم آباد دحل عام داسب ، و بواسط
 راحه مسار خطاب طرف الملک نام خرد گرفت ، و درسه هرا و نکصد و هساد و سن
 رحل یرد، و در عظم آباد مدون گردید کتاب ر محماس دهرار ب دده سد اکر
 محماس ناره صحر سب و سرائلاف، و سب ساگردی، مراندیم درسب داسب "

و عاسمی، در سر عس (۵۲۱ ص) می گرد «فعان، اشرف علی جان شاهجهان آبادی
 سدر نکو که حوی مادر آن مرحرم، احمدشاه س فردوس آرامگا حصرت محمدشاه را
 سر داده رد، لهذا ناس لقب شهرب داسب در اوایل عهد احمدشاه نادر مرحوم، از دهلی
 مرجه دنار مسر سد، و اول سر اید رسد، نایواب سجاج الدوله مادر رسب،
 و حندی دران حاسر ساحب، و ن بعد درسه کبرار و نکصد و هساد سهر عظم آباد رسه،
 راحه شبات رای اطم سواه مهار، سل حسب و راحه فدران بخو سرن وحه ناون
 سن آمد، رفاف خود کسبد، و مکمل عاس او گردید و بواسط وی خطاب طرف
 الملک از حصر ساه عالم ناساه همور، که دران هگام در نلد هاله آباد روس بر ردد،
 ناف، ر دوسه دبه بطون آل المعاصول ساحه، همارع اال و حوسحال اوفاب سر می عود
 سواي آن دکر امر او اعرای آن سهر، ساوله و مراعات ناری کزدید، و غرب و حاطرس
 می عردد حاجیه اولاد آن مرحرم البحر محموه هدا در سهر عظم آباد و خرداند،
 و ار همان عاس مدکرر رنگانی می ناهد

گوید جان دکر دکل سگمه مراح بود و از س طراف ر مراح بر حاطر داشت
 بوی کان محه برای سکوب خود ناهاد، و بعد ناری آن احباب را صاف کرد و
 دران مجلس عدالادکار بر ران آورد که می حواهم کددام سانی بر مکان درسب سارم،
 ناران در ناف سرد که کان ولای است حدنگار جان دکر را سناد بود سب سبه
 عرض کرد که سان مکان بخاطر فدری حوب رسده است حون جان اسه سار کرد، سب
 که نالای دروار در سبان سارد، امردان در ناف کد که اس مکان اسرف علی جان کر که
 است جان و حاصر سب سیده در آمدید، ووی را اام عودد اکر نلاس بطم (نامی)

حان ، انسی برہی ہم کو حیر روئے میں
 حب بلك اسك بھمے بٹھہ ، اگر آنا ہے
 بری صورت میں آئی ہے بظہر روئے میں
 بھکو، ای دبدہ ر، سعل ہے روہا، لکن
 ڈوہا جانا ہے ہاں دل کا بگر روئے میں
 عالم عسی میں محبوں بھی بڑا گاڑھا بھا
 دار، محبوں سے بھی ہم گاڑھے ہیں بر روئے میں
 لے آسمان اسل اور نہ رہیں دیوین
 عاسق نو چھوڑا بٹھے دلا و دیں دیوین
 کوئی ب کہے ہیں اور کوئی جدا کہے ہیں
 ہم سے جو بوجھو، نو دیوین سے جدا کہے ہیں

ہم ارطیفہ اولی، موسیٰ دل زدگان، عمجوار عاسقان، اسرف علی
 حان فعان (۱) بودہ ، کہ دسمہور «نکو کہ حان» اسب، یعنی: کو کہ

(۱) نکات ۱۱ الف، گردری ۲ ب، بحر ۲۲، حسان ۲۸۲، حسن ۸۷،
 الف، گار ۱۵۱ ب، لطف ۱۳، عہد ۶۲ الف ہر ۲۲۲، سفہ ۱۲۶ الف، طہات ۹۱،
 سراپا ۹۸، سم ۲۳، سخن ۳۶۹، صبح ۳۱۸، آب حاب ۱۲۳، طور ۷۷، محبوب
 الرمن ۸۲، گل ۱۱۷، ناموس ۱۲۸، جواہر ۲۶۳، ناص ۱۱، اسرنگر ۲۲۶
 میرعلام الدولہ، دراکر الدرا (۱۳۸ حاسہ) می مراد «اسرف علی حان» فعان
 بخلص، حوان حوس طع و اطافہ گر اسب، و در رنجہ گری دسگاہی دارد، صاحب
 دیوان سب در عہد احمدسہا بختاب «کہ کہ حان» و عصبیح ہراری ہررگسہ، و
 ناولف بدگرہ، فقہ اسرف علی حان، رسہ دراب دور دراری دادہ
 و سا محمد ہر، در فص الکتاب (۲۲۳ الف) وسہ کہ «ار عہدہ صداران
 عہد محمدسہا اسب وضع طرفا نہ داسب»

و حرب، در حالات السرا (۵۴ الف) می گرد «ہر اسرف علی حان ار
 کر کہ ہای ہرا احمد اسب و بگرم خوشی و حوس احلاطی و حار حوانی و صوف
 اکثر رنجہ و گاہی سر فارسی می گوید بد محوس شدن بادشاہ ساور، سن و اب
 (۱۱۰)

اوس کی وصال و ہجر میں تو یہی گزر گئی
 دیکھا تو ہنس دنا، جو بددیکھا تو رودنا
 بچھکو روری ہو، مری جاں، دعا میں لیا
 محکو ہر سب بری ریلوں کی بلا میں لیا
 ترے فراں میں کیونکر نہ درد ساک ہے؟
 مرے تو مر میں سکنا، ہے تو حال ہے؟
 مر جائے، کسی کو نہ دنا میں چاہے
 کیا کیا سہم سہمے مری جھالی سرا ہے (۱)
 کہے ہیں: «فصل گل تو حشر سے گزر گئی»
 اے عبدلیہ، تو نہ فقس نہ بچ مر گئی
 سکودہ و کون کرے ہے مرے اسٹک سرخ کا؟
 بوی کب آئیں مرے لوہو سے بھر گئی؟
 بہا اگر دیں نار کو داؤں، و یوں کہوں
 «انصاف تو نہ جھوڑ، محب اگر گئی
 آخر فعان وہی ہے، اوسے کون بھلا دنا
 وہ کیا ہوا ساک؟ وہ الف کدھر گئی؟
 مجھ سے جو بوجھ ہے ہو، ہر حال سکر ہے
 یوں بھی گزر گئی مری، ووں بھی گزر گئی»
 (۲ الف) ڈرنا ہوں، محب میں مرا نام ہووے
 دنا میں، الہی، کوئی بدنام ہووے
 سمسر کوئی نہ سی لانا، مرے قابل
 اسی نہ لگایا کہ مرا کام ہووے

سبب رمانہ، صفای تمام دارد، و سبب ساگردس مررا علی فلی بدیم، کہ
ساعراہام گوگوشہ، ورسد سبار حوس ہرر و بدلسدح و لطیفہ گو
بود ناوجود مصاحب سسگی، عرب تمام سر بردہ گوئد کہ روزگار
نواب سجاج الدولہ معفور را ہمیں قدر حرکت، کہ در عالم احلاط
دشش نفاس سوحدہ بودید، نہ ہرگی گراسہ رف، و در عظم آباد
اس راحہ سباب رای یکی از ہریان اوئدہ، ہماحا نازل طبعی در
گرفت ایں حد سحر اروسب:

(۲۳) رومہ رومہ، ب حش فد مرا آب ہوگا
حر قدم آگے رکھگا، سو سلامت ہوگا
اسی نگاہ کی کہ مرا حی نکل گا
فصل مٹا، عذاب سے چھوٹے حال گا
آبی ہمار بھر، تو سن اجو، فعان
رخبر کو بوڑا کے دوا نکل گا
آہ ہمارے گھر میں چھے عار ہوگا
اسا فعان کے نام سے ہرار ہوگا
آنکھوں ے، لے سمیۃ الف، دُبودا
کچھہ دں نہ چل سکا، تو، مری جان، رودا
کما بوحھے ہو حال فعان؟ کما سا میں؟
حانہ حراب عسق ے دسا سے کھو دسا

(نہ) ران ربحہ می کرد و گاہ گاہی فکر فارسی ہم ی عود
درگلس، و گار، و سیم، و سحن، و حواہر، رحلت فعان در ۱۱۸۶ھ (۱۷۷۲ء)
ب افاد اسب ۱۱ صاحب محرب الرمن گر ند کہ اسہ ۱۱۹۵ھ (۱۷۸۱ء) بعد حاب
رد و سیمہ و طہاب، و فانی رادر ۱۱۹۶ھ (۱۷۸۲ء) عربی کرد ۱۱ اصح ہماں
۱۱۸۶ھ اسب

او، من اولہ الی آخرہ، ہمہ گھنہ مرراست مہر کف، درس وضع
ہمہ ہا مسع او ہسند در اول سناپ مفودالخر گست حالش معلوم
شد کہ چہ سند مصححی درند کرۂ خود آورده کہ مدرس اوراکشہ،
دردنگ مدفون سناپ، و اس سر را کسی نداند حدانش نامرد !
ساعری لطف بوزہ اس چند سغرار دیوان فصاحت سناپ اوس :

میں معلوم، انکے سال میرا ہے نہ کیا گرا؟

ہمارے بوزہ کے کرے سے، سناپ نہ کا گرا؟

رہیں سر کو اسے اٹھا بھا دو کے آگے

حداحا ہے، بری صورت سے بت حا ہے نہ کا گرا؟

ہں، کب نار میرے سور دل کی داد کو پہچے؟

کہاں ہے تنوع کو برواکہ برواے پہ کیا گرا؟

سر بر سلطنت سے آسناپ نار میر بھا

چھے طل ہما سے سناپ دیوار مہر بھا

مجھے ر بھر کرنا کیا مناسب بھا مہاراں میں؟

کہ گل ہا بیوں میں اور نابووں میں میرے خار میر بھا

کیا بدن مہکا کہ جسکے کھولے حامے کا بد

برگ گل کی طرح ہر ناحص معطر ہوگا

(۲۴) آنکھ سے نکلے نہ آنسو کا حداحا فاطمہ، نقی

گھر سے جو باہر گیا لڑکا، سو اسر ہوگا

اگر حہ عسوی میں آفت ہے اور بلا بھی ہے

برا برا ہیں نہ سعل، کچھ بھلا بھی ہے

ہیں کا سور حوں سکے، نارے بوجھا

دهم ار طمعه اولی، ساعر رنگس، که کلامش همه سمری و
مس اسب، انعام الله حان نفس (۱) بوده «ار دوره اهام (۲) گوان اول
کسکه رنجه را روضع فارسی گوان سسه و رفته گفته، اس بررگ
بود» ساگرد مررا حان حان (۳) مطهر اسب و بعضی گوید که دیوان

(۱) دیل تاریخ محمدی، محب وفات سه ۱۱۵۹، گلس گمار ۴۴، نکات ۱۱،
گردری ۲۶، قص ۴۲ الف، بحر ۴۹، حسان ۱۶۱، حس ۱۵۴، ب، طما
۲۶، گلر ۳۸، لطف ۱۸۴، تذکره ۹ الف، بحر ۳۵۵، ۲، سسه ۷۲،
طما ۱۹۳، سرانا، ۱۸۷، سم ۲۵۹، سخن ۵۶۸، طور ۱۲۸، گل ۱۸۷، حرام
۲۸۴، ۱، دباحه دران نفس، مررا فرحت الله رنگ صاحب، لمع المحمر، رمی اردر
اسرنگر، ۳، ۵

ملا، در گلس سخن (۱۱۵ الف) نوسه «نفس دهلوی، اس انعام الله حان، حلف
اطهر الدین حان، تلور سطر و محبوب دل مررا مطهر رد رادم وی را در دهل نازها
دیده اسعاد سخن سخی حدان نداسب مررا مطهر ار فرط الف اسعار خود را نام او
کرد، اسهار داد گرند "او اخر عبا احمد اشا، بدر نفس وی راحب امراساسه که درس
رمان او کسب» و بعضی گرند "او مانع بدری سد که افعال ششمه عمل نارد ابتدا ار
دست بدر نعل رسد» العبدہ علی الراوی هر قدر، ن امام فعلها (۹) دیوان که
ار ناصدب بدری راد باشد، همه مرعرب طع اسب»

و مہجور، در مدائح السعرا (۷۴ ب) گمه «ام آن ساعر ناند مقام، ارام الله حان
حلف الصدی اطرالدین حان، نجان واده سح مجدد الف بانی سمرور منظور نظر مررا
ظہر حان حان ساعر مذکور سوادری نداسب مررا طار اسعار خود امرد اومی فرمود»
مصیف گلس گمار گمه اسب که نفس رادر راد مررا مطهر بود لاکن وده
عرشی رادر ن ال اسب، حه حسب صریح گردری وعره، نفس ار حا واده مجدد الف
بانی فارومی اسب، و ررا ظہر علوی ال اسب بوده

در خصوص و فاس گمه اند که عمر سب و دج سال، و علی الاصح سی سال مررا،
در سه ۱۱۶۹ (۶۱۷۵۵) ردسب درسهاد بایف
نک سجده حداد در اس، در کتاب حادہ عان را ور جہو طاسب

(۲) اصل اهام و نصیح ارد که هم هندی گوان صحی، که عارب هدا ارو
اواس شده

(۳) در اصل «حان حان» بود اما کی حرف «نا» افروده، حان حان ساحه

اسب

اسعارس بریان خورد و برگہ جاری گسہ ، مادوسہ کس ، کہ مراد
ار ناحی و مضمون و آروپاسد، نای سحر ہندی براہام گوئی بہادہ ،
داد معنی نای و بلاس مضامین بارہ مندادیم، و ناحودھا محطوط بودیم «
عرصکہ اوسناد ہندیم اسب دستر اوسنادان ساگردا و بودند سلطان
السعرا یو ساگرد اوسب مسار الہ رندگانیء سسار نمود، و آخر آخر ،
وصیع مررا پسند نموده، دیوان خود را کہ ہندیم بود ار طای نظر افگندہ،
مطرر حال دیوانی دیگر گفہ، دیوان رادہ اش نام بہادہ بود اس حید
سعر اروسست •

ہم تو سٹھے ہوئے بہ آف ہو
اوٹھے کھڑے ہو ، بو کما نامب ہو ا
دل بو چاہ دیں میں ڈوب موا
آسا بہا ، عربی رحمت ہو ا
معلسی اور دماغ ، امے حاتم
بو نامب کرے ، خو دولت ہو
(۲۵ الف) مجھے بو دیکھ کر، کما نک رہا ہے ؟
رے ہا بہوں کلجہ نک رہا ہے
حدا کے واسطے ا اوس سے سولو
سے کی لہر میں کچھ نک رہا ہے
بو ادب شہہ دسمی ہے نعل میں، دل میں
دور ہو بہاو سے، صحت کے مری فیل میں
بو صحیدم بہ ہالے حجاب دریا میں
ڑے گا سور کہ ہے آفتاب دریا میں

«کوئی فلسفے میں محبوں کے اب رہا بھی ہے؟»

ناردرہم ارطمة اولی، مسح طہور الدین بود کہ سہا حاتم (۱)
شہرب دارد مصحفی در تذکرہ خود، ربانی سہا موصوف، می نگارد کہ
» در سال دوم فردوس آرامگاہ، دیوان ولی درساحمیان آباد آمدہ، و

(۱) گلشن گیار ۲۵، نکات ۱ ب، گردبری ۱ ب، فص ۴۱۸ ب، بحر ۲۴،
حسان ۱۳۵، حسن ۳۶ الف، طما ۱۹، گار ۴۱ ب، لطف ۸۱، عقد ۳۵ ب،
تذکر ۳۸ الف، ہر ۱۹۹۱، شمعہ ۵ ب، گلدسہ ۳۶، طعاب ۱۳۱، سرانا
۲۶۶، سخن ۱۲، رورروس ۱۶۱، انتخاب ۱۱۲، حمانہ ۲، ۳۴۲، گل ۱۱۵،
فاموس ۱۹۲۱، عسکری ۱۲، حواہر ۲۳۳، اسرنگر ۲۳۵
منلا، درگلشن سخن (۳۳ ب) می گوید «مسح محمدحاتم، موطن دہلی، و معاصر
محمد الدین آبروردہ رئیس نایاب ولی دکھنی مساحت دارد عبداللطیف نایاب از بلامدہ
اوسب شاعر فصیح نایاب و سرائد ربحہ گران (بود) دیوان درہرار ب، تاکہ
رہادہ»

آزاد کریم الدین و صاحب حمانہ و صاحب فارس و عسکری گجان بود اند
کہ وفات در ۵۱۲ (۱۷۹۱ و ۱۷۹۲ ع) واقع شدہ بود بردادہ عرسی، مشاو
م ای این قول را در تذکرہ ہندی گوان مصحفی نایاب، حانکہ می گوید کہ
عمرس فرد صد سال رسدہ، و دوسہ سال سدہ کہ ازین دارفا انتقال کرد چون سار
حمانہ اتمام تذکرہ ہندی گوان در ۵۱۲ (۱۷۹۲ ع) بود، این بررگان دوسال را از
سدہ اتمام ناکرہ ہرین کردہ، فائل مرگہ حاتم در ۵۱۲ سیدہ اما این راں درسد نسبت، رہا
کہ مصحفی تذکرہ مذکور را در ۵۱۲ (۱۷۸۶ ع) آغاز بردہ، لہذا اند کہ «دوسہ سال»
را ازین سن خارج کم، ۱۷۹۱ ہادی فائد کہ بخار اوسب درعقد، حانکہ درو
می گرد «در کم را در نکصد و بردوہمت رحلت کرد ہر اریح رحلت حسن فافہ
آ، صدحیف سہا حاتم مرد»

و در حمانہ و عسکری از خود مصحفی نقل شدہ کہ حاتم بعمر ۸۳ سال در ۱۱۹۶ ہ
(۱۷۸۲ ع) ازین حمانہ درگرسب شدہ ہر چند بمحض کردم، اما در تذکرہای مصحفی این
ناریخ را واسم کہ نام اما مسہ ہدنسب کہ این بررگان ہم در ہم صارت عقد عطلی
کرد اشد و در «آ» ذک الف احبار کرد، بل عدد کم کردہ باشد
ذک سحہ خطہ از دران رادہ اش، کہ بحسب ظاہر سحہ بقول از سحہ
مواظ نظر می آید، در کتابخانہ عالیہ رام و رمحوطسب - این دیوان محصر باوجود
صغر حجم، در حصص بدین تاریخیہ کلام سہرای عصر موالف حلی نامست و مہمست،
چہ ہر با درعوان ہر عل ناریخ و طرح واسم صاحب طرح را داراست

رد اکثر اوسدادان ناہ اوسادیء اومسلم در آخر عمر ترك (رورگار)
گمہ، لباس درویشی احسار کرد، و بعد چندی در لکھنؤ رحلت
پافت ایں اسعار اروسب:

(۲۵) کسی نگہ کا نہ لگا، آہ، کا ہوا؟

تڑپے ہے دل مرا، اسے اللہ کا ہوا؟

کوئی دم کی بات ہے کہ نہ تھا سہرار دل

کا آف اس نہ آگئی ساگاہ، کا ہوا؟

ہاں کا کہجے اوس سرو رواں کے مدو فامب کا

بلاہے، آف جان ہے، مومہ ہے فامب کا

بے لب کے ہلائے میں حو، بارے، حی نہ اوٹھا میں

ہو یا معقد ہر گر مسحا کی کرامت کا

حدا حافظ ہے، کون محفل میں اوسکا نام آتا تھا؟

ٹنڈے سے ابھی دل کو مرے آرام آتا تھا

فلک، اک دم ابھی بولے وصل کی شب کو نہ ٹھہرانا

نہ ساری عمر میں بکھہ بک ہمارا کام آتا تھا

آسناں چھوڑ حلے، اے جمن آرا، ہم بو

بوہی لٹھائیو سر پر نہ گلستاں اوٹھا

(نقشہ)

حرف اے کی نہ رو کے ارج و فاب «یوں حاوے جہاں نہ حیرت، ار اں ہے، ہاے!»
ار اں اد ۱۲۶ (۱۷۹۱ء) مسما دی سود، اگر در لفظ «حاوے» حرف
«و» را حرو اد تاریخ ہمار یکسم واگر رطال الفاظ دیگر «ہو ہاے، رہاے»
کہ درست اول واقع سد، و در عام سح خطہ کاشاہ عالیہ رامپور، دون «ر»
بوسہ سد، «ہاے» بخوام (و برد نہ ہمیں ارجح است) ۱۲، کہ بخار سمم
و عہہ است، بری آد

در کما تھا عالیہ را ورنہ مسجد خطہ ارکلاں محفوظ است

طبعة نابی

اول سرچاهه فصاحت طبعه نابی، حسن آرای گلزار سجدانی، مالک فصاحت و بلاغت، جعفر علی حسرت، (۱) که از شعرای نامدار لکهنو بوده ساعر یحیی گوومن، کلامش مهانت مربوط و رنگس همه اقسام سخن محوی گفته بار طبعه ساعری و معلومات من که داست، ناسلطان السعرا هم مقاله می خواست اما خون رنه اش محسب و سب هر دو در نظر مرا اعبار نمگرفت، مطابق باو مایع سب، وهج در حساب باورد و حالانکه حسرت برعم خود همچو مرا هم گفته بود، آهم شمهت نگرفت و طرفه بر انسب که مرا باوجود بی اعتنائی و اعماص دوچار ساعر برعایت نده او که عطاری، یعنی دوافروسی بود، نگفته دیگر مردمان در مدحش گفته، آن اسعار باحال بر زبان خلق جاری هستند باحمله ناله کلام مسارالیه ارفع و رنه ساعرش دبع

(۱) حسن ۴ الف، لقا ۳، گل ۴۴ ب، الف ۸۴، - کر ۲۶ الف، عر ۱۷۱، سیمه ۵۲ ب، سرا ۲۱۲، ۳۸، سیم ۳۶، سخن ۱۲۷، آجات ۲۳، طور ۲۸، رور روس ۱۷۱، حمانه ۸۴، گل ۲۱۵، فارس ۱۱، ۲، عسکری ۲۴، حراهر ۳۶۱، اسپرنگر ۲۳۴

بلا، در گلس سخن (۴ ب) گفته «مرا جعفر علی حسرت» ولد مرا ابو الحیر از مساهر ریحی گر نان لکهنو است اگر نار گوان آن شهر ساگرد اوید صاحب فصاحت و رعایت و باحال، که سه ۱۱۹۴ هجری دوسب، در حد باب»

وفات حسرت، بقول حمزه و عسکری و حواهر در ۱۲۱ ه (۶۱۸۲) و بقول لطف رگیل در ۱۲۱ ه (۶۱۹۵) و بقول سیم و سخن و طرردر ۱۲ ه (۶۱۸۶) واقع شد و فاضل محرم باب فاضلی عبدالودود صاحب (بنده) برحاسد ندکره سخن ساعر اوسند که از ماده نارنج گفته حرا، که «سوی حب رب» می باشد، ۹ ۱۲ ه (۶۱۹۴) مسخرح می شود بد م عرسی در دران حرا (۳۹۵ الف، شماره ۴، من دواون اردو) این طبعه از یحیی ناهه ام

حلاق مصان جو رحلت مرا می هر اهل سخن کو کون نه ح رب رهجامی؟ (نابی)

اب نک مرے احوال سے وہاں بحری ہے
 اے سائلہ حاسور، نہ کالے اری ہے ؟
 فولاد دلاں ، چھڑیو رہار نہ ٹھکھو
 چھانی مری، حوں سدگن، شراروں سے بھری ہے
 اوٹھکے، لوگوں سے کنارے آئیے
 کچھ ہمیں کہا ہے، سارے، آئے
 حو کچھ چاہے آب فرمائے
 نہ عروں کی بایں نہ سواسے
 نصحت سے، مدار، کا فائدہ ؟
 حو ہو آپ میں، اوسکو سمجھائے
 دانت نوکھاہیں، اگر کاٹو جھری سے، سارے
 ہابہ سے مرے نو ممکن ہیں داماں چھٹے
 صورت اوسکی سما گئی حی میں
 آہ، کا آن بھاگئی حی میں
 نو حو، مدار، نوں ہوا نازک
 اسی کا باب آگئی حی میں ؟
 نہ وہی منہ و آشوب چھاں ہے، مدار
 دیکھ کر بیرو حوان حسکو، حدر کرے ہں
 بس میں خوب کہ اسے کو دل اپنا دے

۱۲) می و سدا کہ در ۱۷۹۳ء در اکبر آباد بود و در گل و چھانہ وسہ سد کہ در ۱۷۹۳ء) رحلت کرد واسپرنگر و فاس را در ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۷ء) معرفی

دیوان عرفاں، کہ در ۱۲۳۶ھ (۱۸۲۰ع) وسہ شدہ ، در کتابخانہ عالیہ
 مورخ اب می ورد

دوم از طبعه نابی، شاه محمدی بدار است که میر محمد علی نام و بدار بخلص او بود (۱) شاعری گزیده کمیده مسی، کلامس سبسه و ربه، و خود در ری درویشی میریست از مردان مولوی و حرالدین شهرده مسد فارسی هم کم کم میگفت، بلکه چند (۲۶ الف) عربی و رباعی و قصیده فارسی، که گفته، آهیم پست سر و روی دیوان خود نوشته داشته این چند شعر از دیوان رحمة اوسب :

(۱) نکات ۲۱، گردبری ۲۵ (مطوعه)، محرو ۶۳، حسان ۵، حسن ۲۲، گلر ۲۲، لطاف ۵۹، عقد ۷۱، بدکمر ۱۲، الف ۱، نمر ۱۱۷، سمنه ۳۳، الف ۱۵۶، سراجا ۲۶۷، ۲۶۹، ششم ۱۲، سخن ۷۲، زور روس ۱۱۳، طور ۱۸، جعانه ۶۶۳، گل ۲، عسکری ۲۵۱، حراره ۶۸۶، ۲، ناصر ۲۵، اشترنگر ۲۱۲

ملا، در گلشن سخن (عاب) می گوید «بندارار روسای دهلی است مسهور کامل
مسهور همعصر حواحه مر درد دیوانس بکمرار (و) ناصبد است بطرآمده کلامش دلچسب
و امس مرحمدی»

مصطفی در تذکره گفته که «حالا در اکبر آباد است» و نام علیه در طاق (نامی)

لائے تھے سر پہ دھر کے، کس احلاص سے ہمیں
 بس آنکھ اوجھل ہوئے ہی، اے دوساں، چائے؟
 ناروں نے اسی راہ لی، فدوی، ہمیں رہے
 وہ حیرت اب کہاں ہے، حو بوجھے: «کہاں چلے»؟

_____ حہارم ارطعمۃ نابی، مرحس علی بعلی (۱) اسب کہ عرفش «ماں حاجی»
 نور ہول مصحفی (۲) «دروں رحمہ بی نظر، و ہمسرہ رائہ میر
 محمد بھی میر دیوان صمیم نرسب دادہ» و مرعم رافم رونہ
 میر، رحمہ اللہ تعالیٰ، سوائے مسارالہ در کلام ہیچکس نافہ بھی
 سود حق نیست کہ ہر حہ گمہ، حوب گمہ، وار سسہ واسعارہ و کناہ و
 میطار ہر چہ می ناسب، دران مطلق کمی نامودہ مشوی «للی محمول»
 را نائے حوبی بہادہ عزلہائے بحر کابل، ہیج ساعری بہر و
 حوسر ارونگمہ اسعارس سار مسہور اگرچہ کلام دلیر نرس ہمہ
 (۲ الف) اسباب و مسہی، اما حید شعر درں رسالہ ہم نادگار
 اوبوسہ سدہ اند:

نہ بھا نازک انا، حیرتیں دل نا شکستہ کو کیا ہوا
 کہ گھر نمط، سرراہ میں حلا سر سے آنلہ نا ہوا
 تو کہیں رہے، نہ برا الہ مرے دل نہ رکھے ہے تب کرم

(۱) ذکر ۱۰۱، بحر ۱۳۴، سدہ ۳۸ الف، طہاب ۱۳۹،
 سرا ۲۱۵، صمیم ۳۶، سجن ۸۲، طور ۲۱، حجابہ ۲، ۳۶۔
 اسم بعلی، در بحر و طہاب، بر محمد محسن و در سببہ، بر محمد حسن و
 در حجابہ، بر حسن و در سرا و صمیم، بر حسن و در طور، بر محمد حسن و
 افادہ و اسم ندرس در بحر و طہاب و سرا و صمیم و طور، بر محمد حسن کام
 و در سببہ، بر محمد حسن کام و در حجابہ، بر حسن کام و سدہ سد اسب۔
 مسویہ «للی محمول» کہ در ہی ارور ذکر روہ، ناہام مولوی
 کریم الدین در الی جاہ در ۱۸۴۲ع حباب رسد بود۔
 (۲) اصل «کہ در می»

آگے نو جان، میان، ہم نو حیر کرے ہں

سوم ارطیہ نابی، فدوی (۱) لاهوری اسب، کہ یعوب ساعری
و معلومات ہں کہ سرعم خود رادہ تر داشت، مررا مقابل سندہ مہاجات
نمود، و سب صفای بدش و اراد قطعہ ہا در سسر عرلہا، شہرہ سبار
گرفت، و نکی ار نادران عصر (۶ ۲) خود کردید ارچہ ار
اصل نعال سری بود، اما مراحتس عاسق پشہ افادہ۔ سسر سبار نامرہ
مسکفت اس حید سسر اروسست:

ارو کی سع سرے، سورح ڈرے (۲) ہوے

بہر نا ہے اسے منہ نہ سرکو دھرے ہوے

آسو ہیں نہ دندہ رمیں بھرے ہوے

ہوی ہں آندار صدف میں دھرے ہوے

نہ سرو ہیں ناع میں، ہے آہ کسی کی

رگس ہیں، نکما ہے حیر، راہ کسی کی

سر رو دھر کے نس ہماری کو نامرار

هر نك فدم نہ روتے ہوے حوہساں چلے

(۱) حس ۹، طما ۳۶، گلی ۱۶۱ الف، مذکرہ ۵۸، ب ۲،
۳۹، سمہ ۱۹۸، طما ۹، سارا ۹، سم ۱۷۹، سح ۳۵۹، آب حاب
۱۵۵ حاسہ، اسرگر ۲۲۶۔

ملا، در گلس سح (۸۳) می گرد « فدوی لاهوری رد خود سندہ بر خود
عاط بود « و مروی اللہ، در ناریج فرح آباد (۱۶۱ الف) می نو سند « فدوی ساعر
مسہور، در عہد اب احمد جان « فرح آباد آمد، نا مررا رفیع السودا در مہاجات
مطار حاب خود «

در سمم نوشہ کہ اسم فدوی مکدلال بودہ، و نہ صابر علی صابر بلدداشہ
آحرکار مذہب خود رک کردہ مسرف اسلام شد و در دہلی سکوت وررید
و در طبقات گھہ کہ بعد ول اسلام مجد حس و سوم سد و بعد سجاد سال و ناب ناف
(۲) اصل « بھرے ہوے » و صحیح ار سر ۲، ۳۔

و ساگردیء کسی مقرر سود۔ فکرس صاف، کلامش نا مرہ،
بایراد معنیء سگانہ ہم آسا چندی بحاطر، تاکہ بحکم مہاراجہ
ٹکبب رای مہادر، سادان سر تحلیص نمودہ بود اس چند شعر اروسست:

کل جو حیران کو میں روتے دیکھا
س گئی دوکھے کی گھاب مری
اوں کی خدمت میں ادب سے، میں نے
عرض کی: «دیکھی کرامات مری؟
میں نہ کہا تھا کہ دل آب بدن
بمدگی، فیلہ حاحاب ا مری»

کنا اک حلق کو اوروں کے قیل، اے حیران،
کہاں جانا ہے؟ وہاں بلوار بر بلوار بڑی ہے
صف مرگان سے اوس کی، حب یہ لب دل حاکما ہے
سمجھتا ہی میں، ہر چند حیران سر ٹکما ہے
حلا جانا ہے حیران آتش عشق مہابی سے
بہا جانا ہے دل، اور حی سید آسا چٹکما ہے
حی نکلتا ہے اب کوئی دم میں
مٹھہ جا، کچھہ میں رہا ہم میں

(بہ) سحر ۱۲۳، طرر ۳، رور روس ۱۸۹، فاموس ۱، ۲، ۱۶، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳،
ملا، در گلس سحر (۱۸) بوسہ کہ «بر حذر علی حیران ساگرد
لالہ سرب سکھہ دیواہ، در رر م کہہ مہاجان سیدلہ محسوسہ اصالی ار دہلی،
واکوں در لکھنؤ سر رد»

در خصوص وفات وی معلوم ہوا کہ در عہد باب آصف الدولہ
(۱۱۸۸-۱۲۱۲ھ طای ۱۷۷۵-۱۷۹۷ع) در مود بہار مل رسد و الف وشہ
کہ ۱۲۱۵ھ (۱۸ع) مدح اب بود۔

میں اسے بھی جانوں ہوں معصم، کہ رہے تھے گھر تو سا ہوا
 وہ کسوئے حب سہمی یہاں حما، مجھے ناد کر کہا ہو حما
 کہ «کبھی تجلی دی وفا، نہ مری حما سے حما ہوا»
 اب اسی مہدی (۱) لگی نرے نامے نازک میں
 کہ جواب میں بھی کبھی تو نہ، اے نگار، آنا
 گر بومی حیوں دست و گریبان رہے گا
 دامن ہی رہے گا، نہ گریبان رہے گا
 نا کوچہ دلدار پہنچ لے دے، طاقت
 آخر تو ہو جانی ہے، نہ ارمان رہے گا
 دل تو بھلا کیا ہی تھا، طاقت کو کیا ہوا؟
 ناروں کی، اس زمانے کے، الفت کو کیا ہوا؟
 میں تو نہ سمجھا، نارو، کہ سمجھا نا خوب اوہیں
 رہ نہ کہو کہ «نارے، مہاب کو کیا ہوا؟»

کلام ابن وحید زمانہ سسار اسب نا کچا پوشہ سود۔

بحم ارطعہ نابی، میر حیدر علی حیران (۲) کہ مولدش
 ساہجہاں آباد و خود نا کھٹو و فص آباد سو و نما ناف سب
 روزگار سنہ گری و رسالہ داری، کہ سنہ او بود، و صبت نداست
 ناہم بحم معلومات فی و موروئی طہمت، کہ حلی اورا حاصل بودہ،
 ہرچہ مسکت خوب مسکت و معہدا ساگردان ہم مہم رساندہ
 میر سر علی اسوس ہم ار ساگردان اوسب و خود در اندای حال
 مسورہ نہ سرب سکھہ دیوانہ نمودہ۔ (۷۲ ب) آخر ارو برگشت

(۱) اصل «مہدی» (۲) حسن ۳۹ الف، گار ۴۵ الف، لاف ۸۵،
 مذکرہ ۲۵ الف، نر ۱، ۲۲۳، ۵۵، ۵۸ ب، طاعت ۳۳، سم ۳۴، نامی)

عفی و بوسن خط بسعلق و سح و علم طب در همان حالت حاصل
 ہووہ، ار راہ نگالہ عارم (۱) مرل مقصود گردید گوئد کہ در
 همان صلح ککدام مکان احلش دررسد، و ار سودای دیا اورا
 خلاصی داد نا رافم سبار آسنا وود، و کمال اسن داسب حالا قرب
 دو ہرار سعار ووحسہ حسہ بس مردمان مسہور است و اس چند
 سعار اروست :

رے حو حال سہ لب نہ آسکارا ہے
 کسی کے بحت سہ کا مگر سبارا ہے
 جمن میں لالہ نہیں، جھکو دکھکر، فابل
 رمیں سے حوں سمہداں ے حوس مارا ہے
 بقا کی آہ ے اوس میں کہی لکی نابیر
 بان، نہ دل ہے ہمہارا کہ سنگ حارا ہے ؟
 وے اس طرح کا، اے حرح، گرا نا ہمکو
 کہ موے تر بھی کسی ے نہ اوٹھا نا ہمکو
 (۸ ۲) رھرواں کہے ہیں حسکو «حرس و حمل ہے»
 محبت راہ سے نالان، وہ ہمارا دل ہے
 موح سے بس نہیں، ہسیء و ہمی کی نمود
 صفحہ دھر نہ، گوبا، نہ خط راطل ہے
 کچھہ بعب نہیں، اس راہ میں، حوں رنگ رواں
 حس حگہ دٹھہ گئے، اسی وہی مرل ہے
 آسمن حسر کے دن حوں سے تر ہو حسکی
 نہ نہیں حاسو اوسکو کہ مرا فابل ہے

سشتم ار طیفه نابی، مهم من میدان سحجوری، اسفند نار معرکه تناعری،
 نفا الله جان نفا (۱) اسب، که نفوب صنفائی و فصاحت العاط، حصص
 رتبه را باوح فارسی رسانده، و نوانائیء بلاعب و مناسب کلام،
 ادهم هندی را ناشبه عربی دوا نده شاعر قصیده گو گرشیده،
 لمدنا بمقاله مررا محمد رفیع، در تصاند حوائش، داد معنی نابی و
 نمانه عربیه داده از مباحث کسی همراوی او بود آخر آخر،
 دماغس محفل گردیده، دیوان خود را، مع (۲) همه مسوره های کلام خود،
 ناره نموده (۸ ۲ الف)، تاب بر کرده، در سموحاً کلان مداسب
 هرکسی که طالب شعرش می آمد، همان سموحه بیان داده، و میگفت
 که «درین همه کتاب من اسب - هرچه بطور ناسد، نوسد
 اما هوهای بعض کسان که کرده ام، برای حان و ناسد که من نوبه
 کرده ام» و چون آخر، سموق رنارب حضرت انا - الله الحسن علیه
 السلام داده گر شد، و از فرط عیوب، که دحمر طمشر نوسه،
 به حواس که دست سوال دش کسی درار کند تا اساب رادراه
 حوند، اراده نموده که دوسه حربه خود سامورد، ادران نفعه و ارکه
 روریه حلال نکسب دست حاصل نموده حورده ناسد چنانچه کدن

(۱) حسن ۱۲۳، طها ۳، گار ۲۲، لاف ۵۱، بدکر ۱۵،
 مر ۱، ۱، ۱، سمه ۳۱، طها ۲، سانا ۱۶۸ و ۲۲، شمیم ۳۱،
 سخن ۶۸، رور روس ۱، آحاب ۱۶۶ و ۲۲۲، طور ۱۸، حمتانه ۱،
 ۶۳، عسکری ۲۵۳، ناص ۱۳ اسرنگر، ۲۱۲

بلا، در گلنس سخن (۱۲ الف) گفته «ما اسمعین نفا الله، سلف حافل
 لطف الله در لکه و مهم و ساگرد مررا محمد فاجر کن، ناری گ است»
 ناسان اهل بدکر، نفا در ۶ ۱۱۲ (۹۱ ع) مررا ارس حار سحبت کرده است
 اما در رور روس نوسه که «ما سال سشم» از ارده سردهم در «تاب بود» -
 (۲) اصل «نه»

با آب و تاب، و دیوانش از اول تا آخر همه ادحایب اگر بامل نگاه کرده
آند، بدس و نالغ اوکم ارههع اوسادی بسب منگو بند که باحال ریده
است بطرف دکهن در سرکار نظام علیخان عرواعساری دارد (۱) - (۲ الف)
ان چند شعر از و سب

(شبه) سا محمد هیره، در فص الکلمات (۲۱۸ الف) گفته که «حواحه احسن الله بان
درسه نکهرار و نکند و هساد و حار هجری، هیرا نواب ورر عاری الدن حان
مفر حانه (در ارهیره) رسیده بود بحسن صورت و سمرت محلی، و ههم و هراسب
محلی راد گاه اکبر آباد است، و طبعش معی اتحاد مسن سخن از بررا مطهر
می کرد چند شعر بدسب خود برحاسبه کتاب نوشته» -

و حیرت، در مقالات السعرا (۱۲ ب) نوشته «حواحه احسن الله بان،
مجمع حوسبان بسمار است، و معدن کارم هیران هیرا اگرچه مولدس اکبر آباد
است، اما از مدتی در شاهجهان آباد وطن گردید، براصحاب حدارند حلی اتحاد
وار از دارد هگامی که از راه ریان اده از باب سخن، عفتضای قسب آب و دانه
وارد شاهجهان آباد بود، هقدآن بزرگ مسر راد از آچه که بصور سود، بحال
خود مساهده می نمود حسن خلق و وفور مروت با علوی ادراک و رسائی طبع در طب
او جمع است» -

و شوب را وری، در کمله السرا (۶۳ ب) فرمود «احسن الله بان حان
بان بخلص، صاحب دهن سلیم و طبع ستم ا عهد عالمگیرانی در شاهجهان آباد اقامت
داشت باز معلوم به سند که کجارت» -

و مداد، در گلس سخن (۱۱۳ الف) ذکر کرد «بان، اسمین احسن الله،
ساگرد مررا مطهر، مولدس اکبر آباد، سکس دهلی است مرد عاسی سه، و کلامس
رشور» -

ر عاسفی، در بسر عس (۶ الف) آورده «بان، نام وی احسن الله بود
ان اباب اروسب

بحون آلود رگام چه بسب ساح مرخان را؟

که دل خون کرد اسك سرح ن لعل بدحسان را

رصف اوای رفب داماس ردسب ن

نی دفع حطال حاك می سارم گریان را

بان، حسب بصریح چه حانه و گزره او حواهر و ناص، در ۱۲۱۳ ه (۱۷۹۸ ع)
رحلت کرد حاجه از ماده ارج «اساد از حبان رفب» که گفته یکی از لامده
اس می باشد، همن سال برمی آند و صاحب ناکی حبوب الین و فوس ۱۲۶ ه
(۱۸۴۲ ع) نوشته که بحسب طاهری مدو ادرسب معلوم می شود -

کھول دو عقدہ کوئیں بنا کے بل میں
 نا علی، نہ کو نہ آساں، اویسے مشکل ہے
 دست ناصح حو مرے حسب کو اس نار لگا
 بھاڑوں اسکا کہ بھراوس میں رہ رہے نار لگا
 نار کو پہنچی حر نالہ نہائی کی
 مدعی کون کھڑا بنا بس دیوار لگا ۴
 وہ حو دیکھ آئے کہا ہے کہ «اللہ رے ہاں»
 اوس کا میں دیکھنے والا ہوں، ہاں، واہ رے ہاں
 رح اوسکا، صفائی برے بلوے کی ساوے
 حورسد ہرار ائے نٹن حرح حڑھاوے
 عرب گل ہے ہو، اور حاک کرناں ہم ہیں
 رسک سبیل ہے بری راف، برساں ہم ہیں
 نابواں پسہ بری، ہم ہیں عصا کے محتاح
 سب کی دھار وہ اور طالب درماں ہم ہیں
 برکی اوس حسم کی ہے ابروے حمدار کے رور
 چھیں ای ہے دل حلو وہ (۱) بلوار کے رور

ہم ارطئمہ نابی، ساعر متہیں و مربوط، کہ کلا دس مہاب مقبول و
 مصبوط، حواحدہ احسن الدس حان داں (۲) است ہر سعرس گو نا آئندہ آسب

(۱) اصل «ور»

(۲) گردبری ۴۲، بحرین ۴۷، حسان ۵۲، حن ۱۹ الف، طفا ۳۳،
 ۲ الف، لطف ۵۵، مذکرہ ۱۳ ب، بحر ۱، ۱۲۳، شہ ۳۵ ب،
 طفا ۱۵۴، سم ۲۲، حن ۷، بحرہ ۱۵۲، صبح ۷، طور ۱۹،
 حمانہ ۱، ۶۱، محوب ۳۸، ۱، گل ۱۹۱، ناوس ۱، ۱۴۵،
 عسکری ۲۵۵، حواہی ۱، ۲۹۳، ناصر ۱۸، اشیر نگر ۲۱۲ - (نامی)

(۱) حسن ۲۲ الف ، ۱۴۱ ۳۹ ، گلر ۵۲ الف ، لطف ۹۲ ، کر
۲۲ الف ، نصر ۲۱ ، ۲ ، سه ۵۳ طما ۲۱۳ ، سراب ۷ و ۹۸ و ۱۲۲ و ۱۹۸ و
۲۱۱ و ۲۲۹ و ۳۷۹ ، حدوده ۱۲۳ ، سیم ۳ ، سخن ۱۳ ، آب حاب ۲۵۳ ،
طور ۲۹ ، حجاب ۲ ، ۲۲۹ ، گل ۲۳۲ ، احاب ۱۲ ، ناموس ۲۱ ، ۲۲ ،
عسکری ۱۲۳ ، خواهر ۲ ، ۳۹۷ ، ناص ۲ ، اسر گسر ۲۳۳ ، بلوم هارث ۳۶ -
۴ ، در گلش ص (۲۲ الف) می گوید « بر علام حسن ، حسن محاصل
دهلوی ، این بر علام حسن ساحل در شهر کمه دهلوی سخن داست ، و ساگرد
میر صابود از دهلوی سخن گارد وارد لکھنو گسه ، نا و اب سالار جنگ و حلف
انسان نواز علی حاکم منگس راند مصابن سخنهای تاریکی دارد » -
و مہجر ، در مذاخ السعرا (۲۱ الف) می و سید « اسم سرف آں
سد والا دار ، آں ساعر هر گفتمار ، و آن سحر ر ادر اسفار ، بر علام حسن ،
حلف الہر سید سد علام حسن ساحل محاصل از اولاد اچا - برای هر وی رضوی است
اللہم اعزہما -»

لطیف، اسرنگر و اجاب، رحلت حسین را در ۵۱۲ (۱۷۹۷ع) و فاموس
در ۵۱۲ رقی که ۱۱ اشیای دیگر اهل اسر سال رحلت همان ۵۱۲ (۱۷۹۷ع)
اسب که در این ذکر رسد -

در حصص اسم بر ح ن دارد تصریح کرده سرد که او موسوم به علام حسن
اسم و نامش هدیست که اهل نام از بنی ساجدند

کتاب حایه عالم را و در ده مجلد حیات حسن را داراست ، که یکی از آنها در راهبوردست محمد رحیم خطاط معاش ، بمرحبت حکیم ابوسعید احمد علی خان پادر ، در ۱۲۵۳ هـ (۱۸۳۷ ع) با حاشیه رسیده و پنج مجلدی حیات سحر را آن هم محفوظ است .

میں ترے ڈر سے رو نہیں سکیا
 گردِ عمِ دل سے دھو نہیں سکیا
 سب مرا شور گو بہ سن کے، کہا:
 «اسکے ہاتھوں میں سو نہیں سکیا»
 مصلحتِ بركِ عسی ہے، صاحب
 لكِ بہ ہنسے ہو نہیں سکیا
 حوِ مسلسلِ بناں کہا ہے
 کوئی دویِ برو نہیں سکیا
 وامی ہو کیا ہے؟ فس بھی جانا ہے مجھ کو بھول
 حبِ دیکھا ہوں حسرتِ فرہاد کی طرف
 ہو ونگا دوں حسرتِ دیدار میں حلال
 سرس، گزر نکحو فرہاد کی طرف
 بھلا سن ہو، اے دس و اماں عاشق
 ہوا ہے تو کون دسہاں عاسی؟
 مقابل ہی رہا ہے ہر وقت برے
 ہے آئندہ، یا چشمِ حبراں عاسی
 میں جانا بھا وصل کی سب کچھہ - راز ہے
 آنکھیں حو کھل گئیں، تو - صبحِ نار ہے
 حلو میں پھرے ہیں برراد لڑکے
 دوائے، برے اس محمل کے صدمے
 رسوا نکر، خدا سے ڈر، اے جسمِ سر، مجھے
 آنا ہے اوسکے کوچے میں نارِ دگر مجھے

کل صبا کس کی ساس لائی بھی؟
 حان میں دہری، حان آئی بھی
 دل کو روؤں و سا جگر کو، جس
 جھکو دوہوں سے آشنائی بھی
 اے گرد باد، طرفِ جمن ٹک گہوار کر
 بلبل کے برٹے ہیں، گلوں کے سار کر

 ۳۳۔ ار طمعة ثانی، شاعر سرس گہوار، محمد امان حان
 نثار (۱) و شیح گفہ می شد (۲۱ الف) بردگاس صعب معماری
 داشتند کسکہ طرح جامع دہلی ریحہ، حد او بود مسارالہ ہم
 در بس امرا، یعنی محمدالدولہ و صابطہ حان و راحہ نکات رائے و
 مہدی علی حان و عمرہ، ناہمام ہمیں صعبہ نوکری ناہ مار نمودہ است
 کلامش ار بلاس معانی و جمعیت الفاظ گونا گوں (۲) حالی بودہ
 کمال برگو بود ہفت دیوان ترس دادہ، اما سوائے عمرل و چند
 رباعی۔ سمر دہ ہج نگہ آوردن الفاظ، کہ مخصوص مردمان
 شاہجہان آباد اند، خاصہ او بود این چند شعر اروسب:

آج کیا ہے، حو ادھر ریحہ قدم فرماتا
 نہ ہو فرمائے: «کسطرح کرم فرماتا؟»
 محوں کا میرے، ہے دل دلگیر لے صدا

(۱) حن ۱۳۹، طما ۴۱، ذکرہ ۸۴، مصر ۲، ۲۶۶،
 سہ ۱۹۳ الف، طما ۳۵۱، سرا ۲۷۴، سم ۲۳۵، سجن ۳، ۵۳،
 طور ۱۱۵، آحاب ۲۱۸، حاسہ، حواہر ۱، ۳۴۸، ناصر ۳۱، اسپرنگر ۲۷۴۔
 در حسن و طما، اسمیں امان اللہ، و در سمیم و ناصر محمدان ولد سعادت اللہ عمار
 سب افادہ و طما و سمیم معرفی کرد کہ سب بلند سادہ حاتم داس۔

(۲) اصل «گراں گراں»۔

حون حسن، آن نلل حوش داسان
رو اریں گلزار رنگ و بو سافت
سکہ شسریں بود بطفش، مصحفی
» شاعر سسریں ریان، « نارخ سافت
(۵۱۲۱)

ابن چید شعر اردوان اوس:

حانا بها اوس کے کوچے میں، میں نے حسر چلا
نارے، اوسی نے ٹوک کے وچھا: » کدھر حلا؟ «
دل اب بوناب نہ سما ہے، اے حسن
کنا حالے، اس میں کس کی سراکت سما گئی؟
ہے دھان حو انا کہیں، اے واہ حسن، اور
حانا بها کہیں اور، بوناہوں کہیں اور
آخر تو، کہاں کوچہ ترا اور کہاں ہم؟
کرلوں یہاں بٹھہ کے اک آہ حسریں اور
میں حسر کو کاروؤں؟ کہ اٹھہ جاتے ہی میرے
رنا ہوئی اک مجھہ نہ قامت تو ہیں اور
بہا روئے رمیں سک، رس ہم نے نکالی
رہے کے لئے شعر کے عالم میں، رمیں اور
نکلے، تو اسی کوچے (۱) سے نہ گم سدہ نکلے
ڈھونڈھے ہے حسن داکو، بوناہر ڈھونڈھے ہیں اور
ہم بولڈھڑکے، حسن، نار سے بس اک ہوئے
معت میں میں نے نہ نایں حوسمیں، مجھ کو کنا؟

دل کو مرے، دیا سا، تو مٹ بھا دیا کر
 گالی ہو حواہ جھڑکی، حوں جگر ہو با عم
 اے دل، حو کچھ کہ وہ دے، حوش ہو کے کھا لیا کر
 مکہ میں ٹٹھ کر یہی سیکھا ہے گالیاں
 ملائے کا کہا ہے: « نکا کر تو لام کاف »؟
 اورو کو اوس کے ہے مجھے بھلے روا، بار
 کافر ہیں، کروں حو میں بھلے سے انحراف
 مست، اوس لب مگوں کے مٹھائے سے کا واف؟
 محمور، اوں آنکھوں کے سمائے سے کا واف؟
 مرور ہے، سرکس ہے، لے فکر ہے، لے عم ہے
 تھلے ہے وہ لے روا، روائے سے کا واف؟
 حورسند سے گرم ایسی صحت ہے داں میں
 ہم، سائے سے کا محرم، حس حائے سے کا واف؟
 دھم ار طمقہ بانی، عالم عالی مسرت، شاعر والا مرست،
 میر تھرا الدس مست (۱)، کہ در علم و فصل نگاہ رورگار بود

(۱) حسن ۱۹ الف، گار ۱۹۶ ب، 'طف ۱۷۱، عقد ۸ ب،
 بدگر ۷۷ الف، سہ ۱۶۲ ب، ساج ۴۱۴، طقات ۱۷۸، سم ۳۸،
 حربہ ۲، سجن ۴۵۷، سم ۴۱۵، رور روسی ۶۵۲، آب حاب ۲۱۷،
 طور ۹۶، محوب ۲، ۵، ۱، گل ۲۷۸، حاسہ، ناموس ۲، ۲۳۳،
 عسکری ۲۴۶، ناص ۳۴، اسرنگر ۲۵۸ -

سوی راوری، درنکملہ السرا (۲۹۹ الف) می مراند « مرعرا الدس م
 بخلص، مولیٰ صاحبان آباد، ارعرا و سرفای آن بلد و د، و ار اولاد امام
 جعفر صادق، و ار حانای رونی مرعرا الدس، صاحب ار ساد حداطاں بودہ مصف
 بصادف جدد م وی، و سہ دواں و عرہ اسب سخصی اهل دل، و سحور کامل، و نال و
 فاصل، و موزج حومن مال اړک حال، میلای مصاں بوورنگس، و محسن الفاظ
 حوب و سربس و د ار حدی در بلدہم کل مو اناب داسب آوارہ سحوریہ اردر (نامی)

گویا کہ رنگِ باغِ تصویری صدا
 اس آہ لے صدا کا جگر سے نہ رابط ہے
 کاعد سے جسے حامی کی ہر رے صدا
 گردس کا اوس نگاہ کی، اب طور اور ہے
 اے ساکساں مسکدہ، نہ دور اور ہے
 اثار، اوس کی حقیقت سے کب تو ماہر ہے؟
 رب کعبہ! سوں میں وہ سب کا فر ہے
 مرحائیں، کریں منہ سے نہ اظہار محبت
 سرمندۂ عسی ہیں، سمار و محب
 دل ضبط آہ سے مرے سے میں حل گیا
 جھگڑا حکا، عذاب سے جھوٹا، حل دا
 کلمۂ احراں میں روس کر دنا عم کا دنا
 آتش داع کہیں کو کی لے بھر جھکا دنا؟
 دل کو اول مل کر، بھر مہربانی کی تو کا؟
 اسکی کما شادی، ہیں خلعت جو مام کا دنا؟
 حب وصل بھا بصب ہو، اے نار، کچھ نہ بھا
 جگے بھلے بھے، حاں کو آزار کچھ نہ بھا
 (۲۱) اے حاں، ہم جو آگئے، اس حاں آگئی
 جسے کا وردہ، اپنے ہو آزار خچہ نہ بھا
 ہم حاسکیں نہ وہاں، نہ وہ گھر سے نکل سکے
 اٹکا ہے دل کہاں کہ جہاں خچہ ۱۱ حل سکے
 عرم سفر کا اسے مذکور ت کا کر

و مثنوی مداحیء راحه نکست رای مہادر، کہ دیوان آصف الدولہ مرحوم

(نہ) کہ احوال فصل در اکرمہ کاسی مرحوم است، برسد مولدس قصہ سونی نب بوده، و در خطہ نال دہلی سوو نما نامہ بہرہ فراہ و بوندہا، و سب در خاندان سا ولی اللہ محدث گریفہ، و تحصیل علوم و سد حدیث از خدمت مولوی ساد عبدالعزیز ولد ارسد سا ولی اللہ مرحوم، کہ امروز نیکال سمعدی و تحقیقات کوس نیکای می رند، ساحہ و رسالہ احبار حدیث از مولانا حاصل کردہ، و دست ارادت در حدیث مولانا محمد الدین اورنگ آبادی مہالساہجہاں آبادی نظریں فادرہ داد، و محار طاری دگرہم، میل حسہ وعہ گسہ مس سجن حدیث بر سمن الدین فقر ہرزدہ تاکہ در ساہجہاں آباد رد، بر طرفہ اہل اس فی سرورد ہر گاہ در سہ نیکہار و نکصد و ودونک در لکھنؤ رف حل و عادات لہف سع ظاہری نمود، و در انجا فصائد مدح بطر و اب حب آرامگا، آصف الدولہ مرحوم، و دیگر اہر، میل حدیث رنگ جان و راحہ نکست رای، گہراند، صلاب بر گہر وارا انجا دارف ننگالہ رف، و مدایح اطم انجا نمود بخارہ زر گردند و فصائد عرا در مدح و اب گوردر مسٹر ہیل صاحب مہادر گہراندہ، بحال ملک السعرا سرفرار سند و از آنجاہ حدیث آباد رفہ، قصہ در ارف باب آصف حاہ ظام الملک اسامو، بدہ ہرار روہ صلہ مد و حسن اہی گسب گہراند باعای والی حدیث آباد، سعرا انجا نکار و بحالہ نا بر من آمدند و حو و، را در ہرمن سعہ و بدہہ گہراند، محمی والی سرور معروض داشت، و آن حوہر سانس گن رمرد بحال ملک السعرا بی مرحب کرد بر از از حدیث آباد عطف عیان بہ لکھنؤ نمود و اس از راحہ نکست رای اورا تساہرہ در صد روہہ براف خود کسند بر بد حد سال در عمر حمل و بہ سالگی بر باب بعضی ارر وارد کلکہ بود کہ درس نیکہار و ودو صد و ہسب ملک اہل در رسد و در کہ بلای انجا دفون گسب مولوی عبدالواسع کہ از فصلا ی لکھنؤ است، اس فطہ وطم کسند کہ نکمیء بلک عدد حال نارحس بری آمد «مر محمد الدین مہادی ہای» سجن دگر بعضہ گہہ

«خود گہف من روی داس «ن سعدی آحرار مام»

دگری نارحس ام کسند کہ اد اس اس است «مردس محسوف آمد آ

ار انجا کہ از اندای س ر سعولی خاطر سعرو سعری داس، دسگا کمال

بدا ساحہ بود

ناہای اکہراہل دکر، سب در ۸ ۵۱۲ (۱۷۹۳ع) در کاکہ وفات ناہہ است حاجیہ علاو بر اد ہای اکورہ صدر، راری کہ یکی از ساگردان سب است، در نارح و فاس می گوید (کتاب ۲۲۳ الف و ب) «مرد شمع برم عردان، آہ، حف» مولوی احسان اللہ ہمار می فرماد (ناہی)

در فارسی گویان، کسی خوب مقابلۀ او ندانست، علی الخصوص در قصیده

(نہ) افراہ عوام و حواص است، محتاج تعریف نیست مصنف دیوان فارسی و ہندی «
و الا، در گلشن سخن (۱۹۴ الف) می گوید « منب دہلوی، نامی بر میرالدین،
سلسلہ نسب او از حاکم اتحاد مادری سید حلال بخاری »۔

بر علامہ الدولہ اسرف علی خان، در تذکرہ السعرا (۳۶۲ الف) می و سید « منب
'مخلص از حواص مورون طبع است با و اب و رب عمادالملک نظام مخلص در
فرح آباد می باشد رام بدکرہ، ہمر علا الدولہ، را بارہا ادای مساعیرہ نامت مذکر
دست داده »

رلوی عبدالقادر حنف راموری، در روزنامہ خود (۱۶۲ الف و ب) گہمہ

است

« تاریخ ۲۷ جمادی الآخرہ سہ ۱۲۳۹ھ طاس ۲۸ فروری سہ ۱۸۲۴ع، از افات
ہہ بر نظام الدین مہمون سفید سدم اس بررگوار، فرزند بر میرالدین است کہ
ری از افرای حاکم ساد عبدالہر صاحب بود و دست ارادت محتاج نگاہ آفاق، در
کمال استقامت و مہذب اخلاق مولوی میرالدین اورنگ آبادی مولد و دہلی می مہرہ،
طاب را، دادہ عالمی را مرشد گشت۔ و بعد حیدری در لکھنؤ قرب برادر حسن رضا
خان و حیدر نگ خان ہم رسانید، خود را انا عسری وا عود، و اراں راہ برگشت،
و در رفاہ حیدر نگ خان، کاکہ آمد و در گشت سفر فارسی ہم می گہمہ مطلع او
خو دند از دور آن رس ما را
گلشن گہمہ « منب مر حدارا »

راں رد کہ و مہ است

و اس بررگار بر ار بد مہذب و سرب آزاد است آسان دہنگانی را
مہبود حاودانی می ندارد مرد سجدہ حمان دندہ فہمدہ و گرم و سرد روزگار
حسن است بحر و بر روی مرط و نگار محصل و سحس و وکالت و صاحب
سراوار بران اردو از سفرای کہہ س لکھنؤ است عرل وی

لسی ہہ ہمیں گل سے صا اوو صا سے ہم

لے عطار اوس کے س سے صا اور صا سے ہم

بر نامہ است و بالہر ای کہ گہمہ، بکو گہمہ سمارس حزل سر دُیود احرارونی
صاحب، مدنی کار محصل کوٹ فاسم صرف خاص حضور والای کہ آحر اسماع
کسان اراں کار کارہ کس گہمہ، نا کاری ہہ پر گہمہ مگرہ، کہ اہتمام آن ہہ کسان
ہال صاحب معلن است، ناف »

و عاسقی، در بشر عشق (۱۶۵۹ الف) گہمہ « منب، نام نا کس میر میرالدین
سید مسہدی براد و از اولاد امام ناصرالدین بود کہ میرارس در قصہ سونی ت
میرار حلال خاص و عام است نسبت سر ہنس بچار د واسطہ سید حلال بن سید عبد بر دین، (نامی)

دلروں سے ہا ہا ہائی ہو چکی
 مع سے وہاں انکے ٹکے ہے حوں
 فل بان ساری حدابی ہو چکی
 راب بھوڑی، حسریں دل میں مہت
 صلح کچھے، س لڑائی ہو چکی

نار دھم ار طعہ بابی، شمع رم سجدانی، آسہ دار محمودۃ معالی،
 ساعر رور و فوب، ادا بندی دفت، سح علام ہمدانی، مخلص بہ
 مصحفی (۱) است کہ در بھگی و مانت محی طرر مررا، و در

(۱) حس ۱۲۵ ب، طعہ ۴۱، گلر ۱۹ الف، لطف ۱۶۵،
 عقد ۸۵ ب، رصاص ۴۹ الف، بدکر ۸۲ ب، سہ ۱۴۸ ب، ناح ۴۲،
 کلدسہ ۲۵۰، طعہ ۳۵، سرا ۵۴، جدولہ ۱۴۱، سیم ۳۳، سح
 ۴۴، سیم ۴۱۶، وسان اودہ ۱۹، آحاب ۳۹، طور ۹۱، گل ۲۱۸،
 ارجاب ۲۸، فاموس ۲، ۲۱۶، عسکری ۲۲۹، حواہر ۲، ۵۵۵،
 باص ۴۵، اسرنگر ۱۸۲، علوم فارٹ ۷
 لا، در گلش سح (۹۱ ب) می گرد « مصحفی ار سرفای امر وہ اسب
 در دہلی »

مولوی عبدالقادر حنف رامپوری، در زور نامحہ (۴ الف) می نویسند
 « روری در محفل ساعر، کہ دران امام بھابہ مررا جعفر می بود، رفم مررا
 محمد حسن مخلص بھل و مصحفی و بر نصر دہلوی دران رم سر کردہ شمار می
 آمد و سح امام بھس اسح را دران امام زور افرونی و ناموری درس کار بود
 و بعد ازان بل زور الافاب مصلی مان مصحفی سد، کہ بھابہ آن بررگار روم نہ
 سر مردم درس « گلی کسی » بر بھاب دادی، و اصلاح اسار اکری ہم منکر
 اس ہمہ نارید ان سہ رد می گف کہ مولس ہم گلدہ اسب کہ مصل
 سادہان آاد اسب »

و مہجور، در اداح السعرا (۳۶ الف) کہہ ” اسم شریف آن سر حلقہ
 ساعران سح سح سح علام ہمدانی، مصحفی مخلص مراد اس ہمدان راحہ
 نارا کہ بان در بوصف آن ساعر ادر ان کہ سادہ “

در وفات مصحفی اخلاقی رو داده اسب کرم الدس در کلدسہ وسہ کہ
 ” وفات ارسکی کر نہ اک ران سال ہے “ حوں سال ۱۲۶۱ھ اسب لہا (امی)

بود، سار موده گاه گاه ران فصاحت بان را ہندی ہم آشنا می
ساحت، بالخصص در وقت اصلاح، چراکہ در ہندی ساگردان
سار مہم رساندہ بود علی الخصوص حلف الصدق او، دیر طام الدس،
ممنون تخلص مسماند و آن ہم صاحب (۲۱۱ الف) - روان است، و
میل بدر بر گوار، بلامدہ سار دارد گویند کہ دیر سعادت علی
سکس و سید مہر اللہ حال عبور سر از بلامدہ ممنون اند و بعضی
گویند: «ار ساگردان مدب» مہر حال سلسلہ واحد است اس حد
سعر اروسیت؛

ہم سے وہ خوشش، وہ الفت دور کی
آب کو سوچھی بہانت دور کی
سب کہ مجلس میں وہ تہ مجو خود آرائی بہا
آئہ، بست بدوار، تہاسائی بہا
مدعی اوس سے بچن سار سالوسی ہے
بہر تما کو یہاں مردہ ماوسی ہے
میری ہی طرح، جگر حوں ہے برا مدب سے
اے حبا، کس کی بچھے خواہس نابوسی ہے
مہمت عشق عت کرے ہیں مجھکو، منت
ہاں نہ سچ، ملیے سے حوناں کے نواک حوسی ہے
س حبا رور آرمائی ہو چکی

(نہ) ب، آن ناساہ ملک سخن کہ سدس مجلم خوب اسلوب
میرالدس نام بود، اراں بودس سال افعال «روب»
اما مصحفی در تاریخ وفات «ب کجا و رمرہ شاعری او» گمہ کہ ارو
۵۱۲ (۱۷۹۲ع) - سحر جی سود و لطف و ناصر درس خصوص ۶ ۵۱۲ (۱۷۹۱ع)
را معرفی کرد

سر حلقہ ریحہ گوناں لکھو ہمیں حوس فکراست و نس اس چند سحر
اروست :

سمجھے وہ صند حسہ مرے اضطراب کو
سبے میں جسکے، ٹوٹ کے سکاں رہگیا
سوحی نو دیکھ، ہر کو سبے سے کہنچ کر
کہا ہے: « میرے ہر کا سکاں رہگیا »
را حدنگ نگہ جس کے دل سے نار ہوا
ساں پیر بعاقل، وہ دلقگار ہوا
بصد کرنا ہوں جو اس در سے کہیں حاسکا
دل نہ کہا ہے: « بوجا، میں نو نہیں حاسکا »
کبھی اوس یار فانیں، حورحت آنا بدلے ہیں
ملے ہیں عطر نو، لکن کہ اسوس بلے ہیں
تاہوں میں آب ہنس ہنس نہ رہر گھولے ہیں
ہم سے ہی سحیا ہیں، جو ہم سے بولے ہیں
(۲۱۲ الف) دامن اوٹھا کے چلے ہو، مرے مرار سے عیش
حاک میں میں و ملگیا، کس سے اب احرار ہے؟
ہمکو ترسائے ہو کیا، ہم نہ ادا دکھلا کر؟
مہ جھانا نہ کرو، مہر حدا دکھلا کر
بہر فامب ہے، جو وہ سوح جھالے مہ کو
اسا دندار ہمیں رور حرا دکھلا کر
جو دیکھے ہے نفسے کو مرے، وہ نہ کہے ہے:
« سارا بدن اسان کا، چہرہ ہے ری کا »

ادا بندی و ارسال المل ثانی سور سهرس ادا سب رهینه اقسام سجن
کمال حوی فادر، و نظرس ساعری و سجنوری، کماحقه، داهی (۱) خود
ماهی ساگردان سار مهرسانده گویند که سس دیوان در سلك
نظم کسیده، (۲۱۱) اما رطب و ناس سار دارد و سمنه از توب
و خود طسعب او اس است که در انامکه وارد لکهنو لردیده،
آنوب دور دور میان حراب بود، و مردم سهر سها سحر طرر
دلستد او ساراله چون دند که کسی استت محالست نمی سود،
با حراب طرح حلات انداخته، سها او ولسکر لاندس بهابل سده،
و در اندک عرصه، خود هم سنا لردان سار مهرسانده، در
مساعره های لکهنو سحر معخواند، و ناسب سال سهمس راع و خاصم
سزبرده، آخر نام نامی خود مثل او، بلکه راده بر او، و حریده
سهرس و نام آوری ست بود عرصکه کمال رکواسب اکمون از
طمنه سحرای (۲) هندی نفوب و معلومات و کهن سالی و اصلاح الالده
معامات او هیچکس نرسد جدا او را سار رده دارد آنچه در

(نقشه) ردس رحل مصحفی در ۱۲۳ هـ (۸۱۳ ع) واقع شد اسد اسد لاهاب بی گ ند که
" در مان ۱۲۲ هـ (۱۸۵ ع) کے اوس حارب هوا "

و در ناح گمه که " در اواخر عسره رانه بعد مابن و الف قدم برا عدم
هاد " و هس سال را سمع و گل و فامس و عسکری و حواهر و ناص و لوم هارث و عره
عرفی کرد اند و آنچه اش رنگر گمه که سار سمنه رحلس در ۱۲۳ هـ روداده،
درست سب سمنه هم با ناح موافق دارد رد رده عرسی در گلدسته گرم الدس
نهای " اکسوان " که مرادف سب و نکم است، اکسوان که مرادف سی و نکم
است، و بدل اعداد ۱۲۴ اعداد ۱۲۲ هـ از سهر کاب درج شده

که الحانه عاله راور به سجنهای حاده دیوان را داراست و از الحمله
حهار محله، که صدر الدس محمد در ۱۲۱ هـ (۹۶ ع) پوشه، مهرساره اود و سحر
حاصر و فوره " نس کرده مان مصحفی " بر صفحه اول دارد

(۱) کدا و اعلا اس که " رانی خود " رجم

(۲) اصل " سارای "

اوست شعر را نکال صفائی و سبزی گفتم صاحب دیوان است
 « ریخی »، که بنای معروف حالا شهرت دارد، از احراج مزاج
 برآکت امسراج اوست و آن عبارت است از شعری که در آن فقط
 زبان و محاوره (۳۱۲) ساء سبه شود، و هر معامله که زبان را با زبان یا
 با مردان روی دهد، صرف زبان و بریر او باشد و بس، و هرگز
 هرگز لفظی و کلمه که بعلی و خصوصیت بریر مردان و حیوانان
 داشته باشد، در بناد عرصه طراح این طرز عجب همین حوش
 سلیقه است، و سوای او هر که گفته و ناگوید، مسجع اوست و
 « رساله نثر » در محاوره زبان ساء بر خوب نوشته است این چند
 شعر اوست:

(نقشه) آه کجای، تو آن حای هه اور نه کجای، تو حای حای هه
 و نه آوای، تو بوی حل رنگی ام من کجا نری ساق حای هه؟
 و زبان اردو « فرسامه » دارد، که مهران فرسامه است اول مقایسه را، که
 اسپ در آنجا خوب باشد، بوشه و نار حال و خطی را که زبان فصیح در سوداگران
 کم و بس گردد، باز رنگهای بسندید و ناپسندیده، باز طرز پرورش آن و قواعد حفظ
 صحت و امراض خوب، باز طرز استدلال بر مرض و تشخیص و تعیین قسمی از اسام
 آن مرض، باز معالجه و سواری هم نکوی داند، و حوی بد را سانسنگی آوردن
 و انداختن همه و در بحر ندارد « در ناص (ص ۳۹) هم اردو دیگر رفته است
 بداء عرس میگوید که حای آرو در « عراب الالعاب » بعد از ردیف فصلی
 سبیل را محاورات نکات و سه است چون این فصول در اکثر نسخ عراب الالعاب
 نایاب می شود، ازین جهت عامه ادبای هند با حقیقتی برده رساله رنگی را کانی
 وحدت درین موضوع سمرده اند بدو حوسنه در کتابخانه سرکار را و در
 نسخه خطی از عراب الالعاب آرو، که دارای این فصول مبهی می باشد، طبع کردم
 و رساله رنگی را، که در عهد بنده هم رساله وحدت درین موضوع بود، و عرض
 کردم بعد از محقق شدن این رساله مذکوره رجوع لفظه فصول آرو
 است، حتی که، باستفای مواضع حد، برت لاف هم برهان برت آرو است رنگی
 رحمت و کلمه ناکند قصد ناموری و شهرت کرد است عصر الله
 رنگی با رعایت ارباب مذکور در ۱۲۵۱ (۱۸۳۵ع) بمصر هشتاد سال خوب شد
 در کتابخانه طالع را و در دو مجلد خطی از دیوان ریخی این محفوظ است

مہدی ہے کہ مہر ہے خدا کا
 ہوا ہے نہ رنگ کب حیا کا
 باوار کو کھنچ، ہنس پڑے، واہ
 ہے مصحفی کسہ اس ادا کا
 بھنگے سے ترے، رنگ حیا اور بھی جمکا
 بانی میں، نگارن کف با اور بھی جمکا
 حوں حوں کہ برے منہ نہ ٹاں منہ کی بوندیں
 حوں لالہ بر، حسن ترا اور بھی جمکا
 دھوا بگیا حوں سرا سج سے بری
 کم مح نہ بانی حو ٹا، اور بھی جمکا
 کاعد کا ورو نہ پائے صورت
 لباس اسی پائے صورت
 چہرہ نہ نظر میں ٹھہرتی
 اللہ رہے، تری صفائے صورت

دواردہم ار طعنے بانی شمسوار عرصۂ سخیالی، سعادت نار
 حان، کہ سر طہماسب رنگ حان بورانی اسب و رنگن (۱) مخلص

(۱) طما ۴۴، مذکرہ ۳۵، ب ۱، ۲۷۸، سمہ ۷۷ الف
 طما ۳۳، سرا ۸۵، جدولہ ۱۴۵، گلسان ۲۶، سم ۲۳، سجن
 ۱۹۴، رور روس ۲۵۹، آحاب ۱۱، ۱۱۶، ۲۱۷، ۲۹۶، طور ۷۷
 حجابہ ۳، ۵۲۹، گل ۲۶۴، ناموس ۱، ۲۶۷، مذکرہ ریحی ۴
 مسکری ۲۳۷، حواہر ۱، ۳۴، اسرنگر ۲۸، بلوم ہارٹ ۴
 مولوی عبدالقادر حنف راوری، در رورنامہ خود (۶۹ الف) می فرماید
 «و سعادت ار حان رنگن اسب عہرس ار ہمداد در گہرسہ، لکن نکلا میں ہور
 شوخی و یوحاسب در اقسام سیر معیہ ولد دارد، و در ریحی ار بر سور و
 بر اسب اللہ حان و در ہرل ار صاحب مراں نالا دست اسب اس دو سب او ربارد
 کہ و مہ اسب»
 (نامی)

لیل شیرین گهمار، ناظم خوش نهر بر، معنول هر بریا و پیر، میان
فلندر محسن، که حرأب (۱) تخلص داسب شیرینی نهر بر و صفایی
بدش، مریه که داسب، مثل آفتاب بر همه روسن اسب عرص که
صاحب طرر اسب بهاب حای و عالم آسما گرسنه مردم چسبم،
بعارضه رول، مدب است که از حلیه بضر عاری نودید آنچه گفته
بود همه ناداسب، حالانکه کم از صد هزار شعر فصیح نگفته باشد
در هر مجلس و مجمع که روی امرا می شد، بسبب خوش نهر بری
او کسی نار سخن نمی یافت، و هرگز بر خاطرها نار نمی شد
دادام که رنده بود، معنول دلها و عمر بر امرا بوده صاحب عالم مررا
سلیمان سکوه بهادر، دام طله، اورا بسیار عمر بدیدند اسب ساگردان
بسمار بهرسانده، بر هر مساعره که می آمد، نصف مساعره بلکه
رناده از بلا مده او می شد و در بخوم و سمار نواری و علم مجلس

(۱) حسن ۳۱ الف، طما ۳۷، گلر ۳، ب، لطف ۷۳، بدکره
۲۲ الف، نهر ۱، ۵۵، سه ۲۳، ب، گلده ۱۴، طما ۵، ۲، سارا
۷۱، محضر ۸۵، جدول ۱۴۱، سیم ۳۲، سخن ۱۲، رور روس ۱۴۳،
آختاب ۲۳۶، طور ۲۲، حمابه ۲، ۲۱۸، گل ۲۴، انجاب ۲،
مارس ۱، ۱۶، عسکری ۲۲۵، حراهر ۲، ۲۸۲، باص ۳، اسرگر ۲۴۴،
لوم هارث ۳۵

بلا، در گلشن سخن (۲۹ الف) می گرد « حرأب دهلوی، اسب محی
امان اس حافظ امان، صاحب دران در بلا مررا حمز علی حسرت در علم
وسعی و سار نواری طرفه دسی دارد و در نظم شعر ربحه طعن لایم در لکهنو
ر فص آباد نگه راند »

ناغان اگر اهل بدکره، حرأب در ۱۴۲۵ (۱۸۱۱ع) وفات یافته است اما
در طما ۱۴۲۴ را معرفی کرد و همین سال از مادهای « بحر حه کال » ساگردانم،
و حسرت سگه بر وانه بری آمد حاشه کالی می گرد (دران ملی ۲۹۶، ب ۲۹۶
الف، حاسبه)

حسب تاریخین جو از هاف کال، گهت « ساعر و هان سیرس ران »
و روانه می گرد « کهر، حب نصف حرأب ه » (حمابه ۲، ۷)
که انجابه عالم رامور بح سخمای دواس را دارا است

لك بك چونك كے، کہے لگے وہ راب: «ہیں
 روك مت، جائے دے گھر ہمکو، نہ كچھ باب ہیں»
 ہاہہ میں ہاہہ ہے، ہر دوسہ میں لے سکے
 دست رس انی بھی ہرگز ہیں، ہہا! ہیں
 سمیں کروڑ جس لے مانے کی کھائیاں ہوں
 نہ سوج ہے، اب اوس سے اكونكر صفائیاں ہوں؟
 اوس سمگر سے ہمارے حو کسی لے بوجھا:
 «کوئی رنگیں بھی بے کوحے میں ہاں رہا ہے؟»
 بونچھ اك ناؤ سا کھا، چیں بھیں ہوکے وہیں
 گالی دیکر، نہ کہا اوس لے کہ «ہاں رہا ہے»
 حی سج کے نہ عس کا حمال حریدا
 اوس جس کو کھو، اہمے ہے نہ مال حریدا
 میں لے چاھا حو اوس کو، امے رنگیں
 مجھ سے ہر اك بدلمان ہوا
 طوطے خوڑی (ہے) (۱) کا کھا، حلو
 حی اگایا بلاے حان ہوا
 حب میں لے کہا کہ «مجھ کو ہم سے
 ملے کا ہے اسپاں بھلا»
 نکار وہ کھل کھلا کے، رنگیں
 بولے کہ «چہ حوس، چرا ما سدا»
 طمعة نالت

(۲۱۳ الف) اول سری دوسرے سخنوران طمعة نالت، شاعر فصاحت کردار،

(۱) اصل اس کلمہ را ندارد

سر پشکتے رہ گئے ساحل سے ہم، ماسد موح
اور اعسار اوس کو کشی میں ٹھا کر لے گئے
کل لك حسكى حر سب لوگ آ کر لے گئے
آج اوس سمار کو، داریے، اوٹھا کر لے گئے
کنا عصب ہے؟ اوس نے جس جس کے تئیں لکھے تھے خط
سامہ ر وہ مجھ سے سربامے ٹھا کر لے گئے

دوسہ پہ جو مہ بھرو، نو پھرو اس
لك ساؤ نو داسے ہمیں دو اس
گر نام سے عاتقی کے ہے سک نو، حان
نوکر، حاکر، علام، سمجھو اس

چاہ کی جنوں مری، آنکھ اوس کی شرمابی ہوئی
ساڑلی محاس میں سب لے، سخت رسوائی ہوئی

مجھی نماد کہ ایں شعر مسارع فہ است حرأ منگفت کہ
«ار من است» و افسوس منگفت کہ «ار من» چون طرر هردو نرب،
و وقوع سحر ار هردو ممکن، ناچار ناباع شہرب در اشعار حرأ
دوشہ سندہ و الله اعلم بالحق

دوم (۲۱۴ الف) ار طیفہ نالت، کہ حاک طیفش تاب فصاحت
سرتسہ (۱)، و عصر لطیفش مایہ بلاعت نالف یافہ، فصیح رمان بلع
دوران، میر شعری افسوس (۲) بود، کہ در معلومات فی و بدس

(۱) اصل «سردسہ»

(۲) جس ۱۶ الف، گلر ۱۸ الف، لطف ۷۷، مذکرہ ۸ ب،
نصر ۱، ۶۵، سقمہ ۲۳ الف، طماط ۲۳۴، سراجا ۲۱، حدولہ ۱۴،
مہم ۳۵، سخن ۳۹، رور روس ۵۸، طور ۱۲، حجابہ ۱، ۳۵۳،
سیر ۱، ۷۹، خاموس ۱، ۸۷، ارباب ۸۲، خواہی ۲، ۶۶۳، باص ۳۶،
اسپرنگر ۱۹۸، لوم ہارت ۳۸ (نامی)

یگانہ عصر خود بود تا رانم حروف سار دوسی داشت این
چند شعر اروست:

مرے اور اوس کے، جو بوجھو، ربط کیا کیا یکھہ بہا؟
پر دل اوس کا بھرگا اسا کہ گویا یکھہ بہا
عرو، وصل میں بھی ہم جو رو رو کے سوتے تھے
سو اندیشہ بہا رو رہی کا، اس دن کو روتے تھے
مارے، یکھہ حدیہ دل لے ہو ابر اوس کو کیا
اب جو آتا ہے، سو مردہ نہ سنا ہے مجھے
مہترے گھر کی طرف کر کے، یہ کہا بہا وہ شوح:
« اسطرف کو کوئی کھچے لے جاا ہے مجھے »

(۲۱۳-) حواش دندار حسکو ہو، نو انک بصویر نار
وہ ہر صورت کھچا مگواے اور دنکھا کرے
لنک میں حرب ردہ نہ نوحھا ہوں دوستو،
« حوصط ناون ہی کا مشاں ہو سو کا کرے »
عجب انداز سے کل برم حواں میں وہ آتا تھا
کہ دل ہی دل میں اوس پر رہی کوئی فرماں جاا بہا
ہاں بھونک دیا دل کو، وہاں سار کو بھڑکا
سالہ بھی مسامت ہے، یکھہ آگے لگائے کو
کسا کہوں، کسا حورو، بطرس ملا کر، لے گئے؟
دل سے موس کو مرے مجھ سے جدا کر لے گئے
کسا لگڑ بیٹھے (۱) حوتم مجھ سے، نو بدنامی گئی؟
جاا لوگ اوس کے اسالے سا کر لے گئے

ہمد کردید شاعران افسوس
گھم ار روی درد ساری
« رفت افسوس رس حہاں، افسوس! »

اس چند شعر از کلام اوست: (۵۱۲۲۴)
کما بولے لکھا بھا؟ حو ترے خط کے نہیں دیکھ
آسو لگے افسوس کی آنکھوں سے ٹکے
اوس کی صورت کے نہیں یاد دلا دیا ہے
ہسے ہسے مجھے نہ گل بو رلا دیا ہے
(۲۱۳) آنکھوں کے اساروں سے عیروں کو بلانا ہے
مان، جھوٹی نکھاس میں (۱) نو کسکو ڈرانا ہے؟
یکھ باب ہسے کر میں سکے، ہمارا حیف!
مدب میں ہم ملے بھی، نو عیروں کے گھر ملے
منہ بو دیکھلا دے درا، گو نہ ملا باب کرے
ہم کو سو و صل ہیں، حو ہس کے وہ الکا باب کرے
دیکھے ہی اوسے، حاضر ہوے مرحاے کو
وے ہی اشخاص، حو یہاں آتے ہیں سمجھاے کو

کس درجہ نکلی ہوئی، جاتے ہی نار کے
کما کما گھمٹ بھے ہمیں صبر و قرار کے؟
سوم ار طمقہ نالت، ناظم ماہر فن، کامل شیریں سخن، فاضل
عالی سرور، شاعر رنگین تحریر، عواص بحر و صاحب، صاحب
« دریای لطافت »، طرف نی ہما، حکیم انشاء اللہ جان اشا (۲) بودہ

(۱) اصل « و جی »

(۲) جس ۱۳ الف، گز ۱۱ الف، لطف ۳۵، کرہ ۹ ب، مر ۱، ۸، (نامی)

سین از همسران مهج وحه نانۀ کمی بداست - صاحب دیوان بوده است اکثر اقسام سین را بخوبی گفته اول ساگرد میر سور، و آخر رجوع میر حیدر علی حیران آورده، مشق کلام به محبگی رسانده با فخر سار دوسی و نکجهی داشت، چراکه در علم طب، خدمت مقصد رحمت، حضرت قبله و کعبۀ دو جهان، رندۀ علمای هندوستان، محمد زمانه، محدث نگانه، مسیحای وف، محدومی و اوسادی، حیات حکیم آغا محمد ناصر صاحب قبله، عمرالله دیوبند، سید بامدی داشت، و بنده و او مدتی همدرس بوده ایم و آخر با عاب و سمارس خان رفیع السان، مرزا فخرالدین احمد خان هادر، معفور و مرحوم (۱)، در سرکار حص مدار کمسیء انگریز هادر، نصعۀ شاعری و اردودانی توکر سده، مدتی در کلکتہ مانده، آخر هاجا نحل طبعی در گریست و نارخس است نارخ:

از جهان رفت میر سیر علی

کرد هر بر و هر جوان افسوس

بود افسوس چون نخلص او

(بنده) صاحب گلش سین (۱۲ ب) می گویند « افسوس » اسمی بر سر علی حلف مظفر علی خان، که داوود بونجانه و اب عالمه بود اصلی از ناریول است بالفعل از هم شخصیء میر حیدر علی حیران و برخس، مشق سین هاجا رسانده که رسانده که نخلص است

نامۀ اکر اهل مذکره، افسوس در ۱۲۲۴ (۹ ۱۸ ع) تمام کلکتہ وفات نامۀ است اما بل در کتاب خودس، که مذکرهء مساهل اهل سرق است بران انگلیسی، و در سع او در ناموس، که برجهء کتاب اوسب، رحلین را در ۶ ۱۸ ع (۱۲۲۱) سال داد و در دور روس گفته که « در اوایل مأنه باب عشر رحلین ازین دار نا نادر است » و این قول مسعر بر عدم اخلاص و لف است و در ناص هر دو نارخ بدون برحج مذکور است

(۱) در اصل سرده « دام اداله » بوده سالها وف نخلص کتاب این فوره فلرد سد، اما کاتب نسخا را و این جمله خط کشیده را هم نقل کرده است

و لطفه گوئی رنگن تر از باغ و بهار دیوان صمیمش که مرید

(هفه) آدمم بر احوال خدا آسا الله جان موصوف در صهرس کتب صرف و محور منطی و حکمت با «حدرا» خوانده خون سارده سال رسد، محصور بواب و بر المالك سحاح الدوله داخل حلسا سد دران و مت دیوان هندی بطور سود و بطور بوی فی اساد و دهب وار نام عوده رد، و باره از اشعار فارسی و عربی هم بر او را می داشت خون صورت مایع و هر بر دلحسب بافه رد، و در نام دربار احدی بحس نکلم او نمی رسد، رد عبات بندگان عالی و محسرد اهل دربار سد بعد حدی که بواب و بر موصوف فصا کرد، و دربار آصف الدوله مجلس ارادل سد، جان مبرور حدی لاسکر رات دوالفار الدوله را بحس سان مرحوم، و مدنی در بدل کهد، و بعد حد دور نار همای بدر بدلی ربه، با محمد نگ جان همدانی معر می بود و حد نار خود را بروی بوب و بنگ و برور رد، لکن خون حات مسعار با می بود، سلاب برگسب و در «حی گز» بر سر حرفی با بررا اسمعل نگ جان برادر راده محمد نگ همدانی در اماند، و کنار کسده بطرفس دیوید هرجه بران آمد، بها و دها مصافقه کرد جان و حرمت او را حدس گمان شد، والا در کسبه سدن او حای امل بود، بالخله ازان طرفها نار لکھنو آد، ندا از محصرمان حضور الدن مرسد راده آفان، صاحب عالم و سالمان، بررا سلمان سکو مهادر بود از سکه بر اول مزاج سب، ارا بها هم دح سده براسب، و رباب الماس علی جان مهادر گزید بعد حد دور بواب و بر المالك هندوسان، عین الدوله، بررا سمادب علی جان مهادر مادر حگ، دام اواله، او را در سلب هران خودن سر مهادر مرمود هر دو و مت سرنك طام با آتخاب می باشد

بد باری در حدس دارم او بر سفت بحال من از و مت ملاقات امور مدبول دارد در عالم آسا رسی فی بطور رمانه و در سر هندی موجد طرر ار و بگاه است آدمی که در صحت اوی رود، عدهای رمانه فراموس بکند بقلهای عجب و نصه های عرب ناد دارد، و از دن طبع خود بر می راشد لطاف او اگر شمار کرد آد، که انی خدا گانه مرید می توان کرد با انچه شعاعب و جلالت که در عرض روم ارو ماکور گسه، در م خود را کمر از بک طفل نامرد حساب بکند برای هرکن بوابی بر می آود اگر گاهی بخاطر س مگنود، با آدم باحر راهرو بگاه صورت طراف سری دهد در بصورت اگر طرف انی سکوب کرد، خبر و اگر شروع بدسام عود، می حاد، و او را بر سر عصب می آرد با آدم کم مرید ان معاله دارد، و هب هراری را می گزارد که سلاف لاسس حرف رند بواب بررا فاسم علی جان، بر و اب سالار حگ را، بر سر سغری دوروی حات عالی دلیل کرد و اسار در چهار رمان می گزید فارسی و ترکی و عربی و هندی عارات فی نقط در عربی مسمل بر مطالب مفروری حار حار ورن می بوسد، و هسر حد سور هین رمان عبر مهورا برسه رد از سغری معاصر من با اسای سرفرو می آرد و کسی که او را نه از (ناو)

است، که در نیکه فهمی و بدله سنجی یگانه روزگار، و بطراف

(شبه) شعبه ۲۸، ب، گلدسه ۱۷، طعاب ۲۱، سرابا ۱۳۳، حدوله ۱۴۱،
شمیم ۲۷، سخن ۵۲، مجمع ۶۹، آب حاب ۲۴۵، ۲۵۹، ۲۷۱، ۳۱۷،
طور ۹۶، گل ۲۸۳، حجاب ۱، ۴۶۷، انجاب ۳۱، سرالمصنف ۱، ۸۷،
فانوس ۱، ۱۱۱، عسکری ۲۹، خواهر ۲، ۵۴۵، مذکره ریحی ۲۰،
ناصر ۳۸، اشرنگر ۲۴، بلوم هارث ۴۵،

بر علاءالدوله، در ذکر السرا (۳۶۲ الف حاسبه) می فرماید: «بر ماشاء الله،
در طاب دسگاه واهی (داربد) و طاب علم مفتح و حوس طبع اند، و بوکر مدبر بواب
سجاع الدوله و در الممالک مبادر هسند سراسان، که حوان وحنه بدل ردیک راست،
با مواف مذکره فقیر اشرف علی حان آسا سب»

سوق را وری، در نیکله السرا (۴۱ الف) گفته: «بر اساء الله حان، اساء
مخلص، سر حکیم ماشاء الله حان، موطن ساهجبان آناد، اکون در بدلهه لکهنو
افامب دارد، و کرس سجوری می بوارد حوانی سب فانی، صاحب اسعداد کامل
در فون عربی و فارسی و هندی هاری تمام دارد حوس هرر بربره است که در
محرر می آید آزاد مسرب، آرد مذهب، وارسه، داور آزادان با صفای حمار
اروی ماند در ریمه گوبی، بطوری که دارد، عدل و ظفر خود ندارد دیواس
از سکه مداول سب، احضاج محو ر سب گاهی اشعار فارسی هم می گوید»

مثلا، در گلشن سخن (۱۶) و سه «اساء، اس بر اساء الله ولد حکیم
بر ماشاء الله مصدر مخلص است رافع حروف وی را در صهرس هکام دول بواب
بر محمد جعفر حان مبادر دیده بود و با والد اسان آشنا بود درس ولا مسجوع شده که
مرد مسند و محله حوینها مر سب گاهی سعری می گوید»

و صبح اخذ علی، در محو العراب (۶ ب) می گوید: سید اساء الله حان،
اساء مخلص، منهن حلف محو الدوله، سر آمد اطای ران، بر ماشاء الله، جعفری السب
محمی الموطن سب حدس ساه نور الله محمی در هندوستان مولد گسبه، و بر ماشاء الله
مخلاف بدر بررگوار سعبادر بلاس دنیا ورد در بنگاله علاجهای غامان ارر بطبور
رسد، و اکبر در میدان کارزار بس از دیگران داد شجاع داد عام بدش
حرا حگاه بود در عالم بدل، که عهد بواب فاسم علی حان بود، بس بواب و در الممالک،
بواب شجاع الدوله مرحوم آمد آن روزها با وصف برادری اساب، بورد فلی همراه
داسب سجاوین بدرجه بود که در حسب ار نام حابم ذکر کردن باعث حجاب سب
و دباب خود مرع پلاؤ و نان حو را ساوی می داسب، و همسه بر رین می حوا الله،
و سب رید دار بود آخرها حون رمانه را تکام با کسان دید، کمر را وا کرد، در
فرح آناد مسروی سد بواب مظفر جنگ حری بقدر ضرورت بواصح می کرد حد
سال است که در همان شهر حووار رحمت اسردی بوسب، و مراسین سر همان حابم (نامی)

که از فارسی و عربی و ترکی و هندی مجمع زبانها فادر و در همه آنها شعر خوب خوب دارد رافق شرف صحت او برسد، الا کلام هندی بسیار رسیده و خط ازان برداشته بی احتیاج دل نحو کلام فصاحت احاط اوست، و حان مهجور عامانه مالوف تمام نیکو فرجام او عجزش بحما ارشیت سال محاور بود بحاسه نویسیء مسند قرب و مصاحبت نواب مستطاب، گردون رکاب، معلى القاب نواب وررالمالك، یمین الدوله، ناظم الملک، سعادت علی حان بهادر، (۲۱۵ الف) معفور مرحوم، سرف امصار د است و حباب ممدوح هم از معری الیه بسیار مخطوط ماند فصائل و محامد آن عدیم المال از فصیلت و حکمت و طنات و عره بسیار اند، که زبان فلم از نباش فاصراست آخر، آخر، محبوس سده، حید سال کرسه بودند که همان مرض در گرسب حداس نامردا اس شعر اروسب:

گالی سیمی، ادا سیمی، حین حین سیمی

سب کچه سیمی، بر انک من کی من سیمی

(بقه) بروی الله در اریح فرح آباد (۱۴۲ ب) می گند « بر اسم الله حان ' ولد ارسد حکم ماسا الله حان ' دو سه بار وارد الله فرح آباد شد بخدران سری گف عربی، فارسی، ترکی، هندی، بجای، گالی، سو و حر آن و ب حلوس و اب سادت علی حان بر مسد و رارب سی و حیار زبان فصد گمه »
ما مان اگر اهل بدکر، اساد در سال ۱۲۳۳ هـ (۱۸۱۸ ع) وفات ناهه است ۱۱ لوم هارک، بار ماده سب سگمه بساط که « عربی وف بود اسامی می ناسد، رحلتی رادر ۱۲۳ هـ (۱۸۱۵ ع) حان دهد و هین سال در طقات و اصحاب احار کرد سد است اما اس ول ی بر غلط فهمی است فی الحقیقه اسامی اس تاریخ را منه گمه بود، حاجه صرع اول اس اب « سال اریح اور حان احل » بر اس دال است که اعداد « ح » را، که حان احل است، اراد ناند کرد
کاب حاد عالد را ور دو سمجهای حواد کاس را دارا سب کی ارها تاریخ ۱۱ دمهده سه ۱۲۴۱ هـ بر سب امر سگمه اعام ناهه است

ساحبه بود، همه اسمان سخن ثلواست ریختی هم سسار کهنه گویند

(بنه) خودی داند، و در محفل لفظ و مرکب عاراب و حسن و فصیح کلام خود از مصافحه می کند، و مایه آسانان خود بر او را سرآمد آسانان می شمارد، و چراغ سیرا بر محمد حسن قبل است چند سال پس ازین صحیفه رنجه گو را آندرز سوا می گوید و تارار کرد، که اگر صبر منداست، خود را مکسب همس و حر سوار کردن نامی اند بود دگر هیچ دلی و د که صفت آن سحر سید شرحی طول دارد الحاصل عجب کسی است حداس سلامت دارد !

عاشقی، در سر عس (۵۵ الف) بدل قبل بوسه « روری سعادت تار حان رگن هگام معاودت از آنکه و برای دندن رادم سرب آورد و عدالادگار مررای و صوف (صل) قسمه دان می فرود که و بی اشاء الله حان مرحوم، که از تاران مررای موصوف رد، و نا خودها راج و حوس طی هم می شد، در دوسه دور محوص و ال سار دوسه فقره، برنی نقطه لاس نموده، رفعت عررا و ل و سب صبح آن حون نا خودها ملاقات گردید، آن مرحوم از راه احاطت با مررا گفت که « دندی حه و م رفعت و سبم، و حه فقره های ی ناب فی نقطه هم رساندم ؟ حالا هدور بوسب که در جواب آن دم رنی و راسخ آن بر گزاری « انان فی الفور فلم برداستد و نفسری نقطه سور های فرآی، که آن معفور ارر بود و می خواندند، در عرصه نك سب اس نهات روانی و سلاست مهر از عارب سرائع الا اهام صلف سحر در آوردند »

مولوی عبدالقادر حنف را وری، در روزنامه خود (۳۹) سلسله سحر آنکه و، که دو آخر عهد بواب سعادت علی حان مهادر (۱۲۲۹ هـ) روداده، می گویند « حکیم مررا علی صاحب) تارم از آنکه بدل وی گرشب، دوباره آمده به مررا ساء الله حان صاحب گم د حکیم و حان صاحب و بر عداجلی، هر سه بر رگر از دندن بنده آمدند و وارس فرمردند برر دیگر بخدمت حان صاحب سفت شدم اگر حه وی بسعوساعری مسهور است، لکن ندانست ن من هم بسدی سدن محافی رسانید بر د که نکای زمانه اس درس کار او را توان گمب بران اردو و فارسی و عربی و انگله و ورنی و مرهثی و کسمبر و رکی و افغانی و لنجه آن قوم سخن گمی و در فارسی روان و بی تکلف خوب بوسی برانداری و شمسیر باری و سراری است بکرمی دانت رکائب آنکه اند همه داشت میان رندان سسار مان، و در خطه مساجحان شج صعان بود »

مبحور، در داج السعرا (۸ ب) بحر بر کرد « اسم سر نفس اسماء الله حان مهادر، ولد حکیم مررا ساء الله حان مصدر بخان، از روز طواهر و بواطن آراسه، و مبحور طواهر علم و هر سراسه و اب سادت علی حان مهادر « (نامی)

لکھنؤ بشو و نما نافه، مل اوساد حود، ساعر قصده گوست
 باوسکه در لکھنؤ بود، با حرأب و ساگرداش راع کلی داشته
 اکبر در کلام حود کمانه باومی نمود و لك مریه در مساعره
 مولوی مح الله، و نکار در مساعره سد مهرانه حان عور، که
 معالیه او طاهرا نا تحمل مریه گو و مررا علی لطیف و مررا معل سمعت
 و نه باطن با حرأب سده بو، رعمه ها غالب آمده سیکست فاش داده،
 و هوهای رکک بر روی هرک در مجمع کر (۲۱۵) خوانده، حی
 همه بررگواران دشمن او شده، حواسد که اورا بخان نکسد منثار اله
 در ازین معنی حر نافه، با وجود دهائی مطای پروا نکرد، و مسعد
 حکم بران سان و رح بران هردو بهد بالا حر محمد عاسی بصور
 و اسطه گردیده، با مررا معل سبب و اوسب ملاقات سد، و بطهر
 راع موقوف ماند عرصکه بران گریه دارد ناراهم هاب دوست

(نفسه) آید، اندکی از سباز و یکی از هزار است در انداز نسکا ساهراد
 مررا حوان مح، خطاب حانی اوه، لف به حسن فکران گردید و در عهد نواب
 آصف الدوله مهادر به بلده لکھنؤ عرب و امصار ارباب سرب سر فرمردند بعد ازان
 حبب حج به الله و رباب عات غالب رود، و ماودت برود در ولایت ابران
 بصور ادشا جهاه صبح علی ساه، روت و جسم عام و بر و اکرام ماند، و از
 آنجا اودت کرده، مقام حدرآباد محب و صدر حب نواب ولاد حکم این باب
 طام علاخان مهادر، والی حدرآباد، رسل راحه حدرآباد تمام کردند، و در هر مقام
 فصاد عمد در عرب و بوسف والیان آن ولایت بصف مریدند آخرس در
 نادان در سه ۱۲۲۴ (۱۸۴۳ع) لیل احاب داعی ح گفتند ارج و فاس از
 این افکار جامع الاورای است قطعه

طهر الله جان، آن سدی شد روده ل او در دهر ساعر

حر در حب رسده، گفت رصوان "را فجر نادان بود راس"

از همین سال وفات در آنجا ریک روه است و در فارس گفته که در
 ۱۲۴۱ وفات او و در الم ۶ ۱۲۶ هجری (۱۷۹۱ع) و رشم ۱۲۶
 (۱۷۳۳ع) باو سرد برود عرشی نارنج الم سرور عدم الملاح رافه است و
 در نارنج سیم مصحف کات نظر می آید

سمیم کا کل پہچان سے ہیں جو اونگہ گہ گہ
بھیس کے کہنے لگے: «اسکو سامب سو نگہ گہ گہ»

ناس و امید و شادی و عہ لے دھوم اوٹھائی سسے میں
آج بھی ہے خوب دھما دھم ہمار کٹھانی سسے میں
حصر دل نوک کے سدھارے، خوب جو ڈھونڈھا اسارے
ایک دھوان سا آہ کا اوٹھا، خاک نہ باقی سسے میں
چہارم اد طعنے ثالث، نلل خوش صدا، طوطیہ رنگیں ادا، حوس
فکر حان بوا، (۱) شاگرد بقاء اللہ حال نفاست دولش بدائوں، و خود در

(۱) طعاب ۴، گلر ۲۲، ب ۱، اظاف ۵۸، می ۲۹، ۲، سہ ۱۹۸، ب ۱، حدولہ ۱۴۴، سم ۳، سجن ۵۳۳، صبح ۵۳۹، آحاب ۲۴۳، فاموس ۲، ۲۶۶، اسرگر ۲-۲
سوی راوری، در نکات السعرا (۳۲ الف) می گرد «سج طہور اللہ
ولد فصلت و کلاب دسگاہ، مولوی دلال اللہ بدایونی کہ حال علوم عقلی و عمل بود،
خواسب فانی، حوس احادی و در فہوں سجوری ہایت رسا و ای، سلاسیہ
مصامیں و و رنگیں، محضہ بہ وا، ار شاگردان بقاء اللہ - ان سا ار لوف ساہراد
صاحب عالم حوان محبت، بحالاب حوس فکر حان سرب اسرار دارد سحر ہندی و فارسی
ہر دو خوب می گرد در ریحہ گریہی و دم ملو بہ ہماوی اسار - وود رد،
حضور صا در قصد گریہی نک ای زمان رنگاؤ دورا، ب دیراں ہدی ا عام رساندہ
ار حندی، میں اسعار فارسی می گد»

برولی اللہ فرح آباد، در تاریخ فرح آباد (۱۶۷ ب) می نویسند
«طہور اللہ محضہ بہ را، مرادس لہ بدایوں است احاد علم در امام انا ب لہ
لکھنو ار علمای آخا فرمودہ، و ناسعرا آخا ملارحابت سکین عودہ مالک ایران
رسدہ، در حضور فصیح علی سادہ فجر بار نافہ، مخاطب بہ «سعدیہ ہدی» گسب و فب
رجوع ایران دہار، وارد فرح آباد گردندہ در ہر نوع سحر فارسی از عمرل و
سوی و برم و درم خوب می گرد»

حکیم وحد اللہ، در مسحصر سر ہندوسان (ص ۹۳) می فراند «بوا حلیص،
طہور اللہ حان نام، ان مولوی دلال اللہ الصدیقی المحمدی، ار روسای بدایوں و
و رنگاں شہمدیہ جامع اوراں ہاا سب تعریف علوم و فہایت و وسعداری، و
بوصف علوی ہمت و مراد و ساعرا آن صاحب فصل و کرم، اگر ہزاراں مان کردہ (بای)

رسا، بصدہ و عرل ہردو سلاس مام گھنہ، صاحب دیوان است
 رسی فارسی منگفت نار بر مجہ راعب گردندہ، درس میں ہم نیکی از
 باداران عصر سند در سحر صہ « حقلہ حادریء » ہندی نظم دیکند
 روری دو داستان اراں دس راوم ہمہ خواندہ حق انیسب کہ کمال
 خوب اہم، و بہانت داد ساعری دادہ، سلاس سمار نمودہ، دہمیء
 نگاہ بی سمار بدا کردہ از سحرای حال کسی ہمراروی وہم
 خوب او بوسب اس حد سحر اروسب

کروں جو وصف صہم، طاف سناں مہیں
 ریاں کے چہم مہیں، جسم کے ریاں مہیں
 دیکھئے ہی اوس کو، چہرے پر محالی آہی
 رعفرای رنگ جو بھا، اوس میں لالی ادبی
 کھا بع نگہ حب برے ڈھائل کو عش آنا
 گونا کہ (۱) دم برع میں سحر کہ عش ادا
 کیا کہ جسے ہدم، کہ اویسے دیکھا کے ہم ہو
 ہر چند سمہالے رہے، ر دل کو عش ادا
 کرے و کیا ول، نہ حوں مہے جو دیکھا
 ٹھہرا نگا سامے، قابل کو عش آنا

(۱) در گلن سخن (۱۳ الف) گدہ « رواہ » اس میں راجہ ح و سہا، ا
 راجہ بن بہادر (ساگرد) لال سرب سیکہ راے در اا حار اسب در اا
 گہراہ گلاس سورس دارد »

ار ہر صرح سہم و سخن در ۱۲۲۸ (۱۸۱۳ ح) رواہ را ر ل در اا
 وہیں سال از « رواہ مرد صبح ۱۱ و اا مرد » کہ اا اا اا (۱۵) ۱۹۵
 طع ولان، لکھو) ہادی ہا اا در حہار، اا کہ ہا، در اا
 امال کرد رد اا ہا قول از صبح دور اسب
 (۱) ال « اا او » حار

دودہ از چند سال دہود الحیر است بعضی نوید کہ عزم رنارہ
عساب عالیہ نمودہ، از رامہ ایران رود، تا ہرمان اخلا دلارمب (۱)
حاصل کردہ، یکی از ہرمان درگاہ بند و بعضی کہ دندہ از اخلاہم
رحصہ شدہ، برارہ روف ہرسانہ، جلد او را بہرہ تمام
نگاہدارد اس شعر از کلام وصاحت دہان او ب:

ڈھلی ہیں دوہوں نہ تصویریں اک ساحے میں
ہوں کی سبکدلی، مہری سبب حالی کی
اب اسک تو کہاں کہ جو چاہوں ٹک ٹڑے
آنکھوں سے وہ لڑیہ، دکر، حوں ٹک ٹڑے
ہاں کھے حوس اسک کہ آنکھوں سے جھدہ ہر
نک وطر، آب چاہوں، تو حجوں ٹک ٹڑے

حلا آسا نک لرب اب چاہے دہانہ نابی
کہ سا کر، دے مہری حاب سے نہ دہام داسید نو
«اے، ووحط کو ہاں انا ہا ناہورہ بر می نو»
چل اپسے کام اک، اس کام سے۔ کا کام داسا نو»
ہوا، فاصدہ نو اسے روہ دہوں آب کرے ہیں

جو آپہی حوب ہیں، کنا دے الرام فاصدہ کو
(۲۱۶ الف) دحم از طمہ نالک، نور حبوب سکھد پروانہ
مخلص (۲)، سر راہدہی ہادر است ماعر حوس ہرہر، فکرس ہمار

(۱) اصل «ماہدب»

(۲) کلر ۲۵ الف، عقد ۲ الف، اکرد ۱۶ ب، ہر ۱۲، ۱۱
۳۱ الف، دھاب ۷، سم ۴، ہر ۸، نور ۱۲، حجاب
۶، ۲، ۱، ۱۵۱، اسر کر ۲، ۱ (نان)

عش لے ہمارے عسی کو اطہار کر دیا
 بہوش کیا ہوئے، اویسے ہوسار کر دیا
 صلح کر لے ہوئے، وہ بر سرِ حنک آہی گیا
 عسی کا سام ہی نہ تھے، اویسے سگ آہی ڈا
 حاک کا ڈھیر ہوا، بانوں ہی بانوں حل کر
 سمع کی گرم ربائی میں سگ آہی آکا
 کوہ الفت کا اوٹھانا میں سہل، اے سہل
 ہاں بہ فرہاد کا آخر نہ سگ آہی گیا

(۲۱۷ الف) ہضم اور طبعہ ثالث، موروں رنگیں خس، ساعر
 دلاور ہریر، سہاہ نصر، محصل نہ نصر (۱) است، کہ حالا در

(۱) دکر ۸۶، راص ۵۲، مر ۲، ۱-۲، ۱۹۵
 طبقات ۲۱۸، ۲، ۲۱۴، ۴، ۱۱۴ حد ۱۱، ۱۴۱، ۱۴۱
 ۴۵۹، سیم ۴، سحر ۵۲۲، صبح ۵۲۳، آج ۴، ۴، ۱۱۶
 حیرتہ ۲، ۲، ۱۶۶، ۱، گل ۲-۲، ۲، ۲۵۹، ۲، ۲۵۹
 ۲، ۶۶۷، ناص ۸۲، اسرنگر ۲۶۹

ار طبقات و موصوح می موند کہ سا نصر، چهار ما حج سال وار، و
 اس دکر، کہ در ۱۸۴۷ع اسلام رسید، اس جہاں ا انداز اہمال کرد
 و نام اس قول، اسرنگر رحلتی را در ۱۸۴۳ع (۱۲۵۹ھ) دکر کہ اسب ۱۱
 دکر ہای دیگر فوس را در ۱۲۵۴ھ (۱۸۳۸ع) معرفی می کند در کا احاطا
 رامور بل سجدہ خطہ از کتاب نصر محمود طب، کہ اس «گل رعا» رست
 ہر عبدالرحمن بن محمد بن سہیل رب نامہ ود و در آجراں جہاں بل ار
 ربان فارسی درج اسب، کہ در واد ارج «جراغ کلی» اسب ار
 ۱۲۵۴ ربی آ

در خصوص سہر سا نصر طرف اکہ، و اس انداز حب را و
 رور نامہ خود (۶۹ الف) می وند «ویدراں سر (دھا) سا ار ار
 آثار سہر رجبہ راں اردو ار جا اسب اکور اس و در کار سہر اسب
 و اس طلع وی (۱)

ششم ار طمعه، ثالث، سید عالی نسب، جامع علم و ادب، شاعر
میں، مہر سعادت علی سکس (۱) است، کہ تقریر فصاحت آئندش، ار
مدب (بعد) رب گوش اہل سخن، و محروس بلاغت آگندش، ار عرصہ
مدید، دہن سس ہر نو و کہیں بظاہر در بلندی ار مت نمود
(۲۱۶ ب) و باطن ار ندو و طرب مسعد و موروں نا وصف مدرب
کمال، و صفای مقال، و بلاس معنی نگاہ، کہ کم کسی را اس مراب
دست میدہد، گاہی رہاں صدق دان را، مثل دیگران، بدعوی خود
سمانی نکشودہ، و در میدان ہجا، سع لسان را بخون ہج ہم رسد
ہر گر والدہ ار مدب مدید مسی ریخہ دارد، ناکہ ار عرصہ بعد
کلامش پائہ یحسگی و اوسمادی رسدہ دفار مسودہ ہاش رادہ ر ار
دو دیوان افادہ نائسد نسب کم دماعی موحہ رند ہر شود ہر
چند ہمہ دوسمان و آسمایان نکات ہم سہ میدہد سادہ درس عرصہ
دیوان رند دادہ باشد چہ ار نکسال مرا نان دوسب صابق الافاب
سدہ است اس چاد سحر ار کلام اوست :

حال دل کہہے، نو ہمے وہ صہم رکما ہے
اور حو حپرہے، نو مشکل ہے کہ رم رکما ہے
کس کا کوچہ ہے نہ بار، مہیں معلوم ہمیں
خود بخود یہاں کے پہچے ہی قدم رکما ہے
کما حالک ہے صفائی بھلا ہم میں نار میں ا
خط بھی لکھا حو اوسے، نو خط عمار ہیں

(۱) تذکرہ ۱۹ ب، راص ۱۴ ب، بحر ۱، ۱۳۹، شمعہ ۲۹ ب،
طبقات ۳۶۱، سرانا ۳۵، حجابہ ۲، ۵، اشعر گری ۲۹۸
ر طوق طعاب و حجابہ، اکس ۱۸۴۸ ع (۱۲۶۵ م) بعد حاب بود

اسب مسطر (۱) مخلص داسب حوای وارسنه مراح، تقورندہ سر،
عاسق سبہ، سر حلقہ نلامدہ مصمحمی نودہ آخر آخر، قوب ساعری
سار مہرساندہ، مہررس مہات دردناک و نامرہ گردندہ سوا
مہر، علہ الرحما، و اوساد خود، کسی را درس ن مخاطر می
آورد ناکہ سبب محاص (۲۱۷) اوساد، هجومان حرأب و
اساء اللہ خان علائہ کردہ، روروی ہرناک مخواند درعن حوای و
خوس ساعری ار دنا نا مراد رف اس حد سعر اروس؛

حاجب مرے دل کی آرما دیکھ

طالم، کہیں بویہی دل لگا دیکھ

حاجب دیکھے ہے ما عبد مام، آج کی راب

بو بھی، اے ماہ، چھٹک حالب نام، آج کی راب

کل سب وصل کو بھر دیکھے راب کا ہو؟

ہوگئی باون ہی باون میں مام، آج کی راب

انک درا لے ادنی ہوئی ہے، بقصر معاف (۲)

بانی گر رہے، کہے ہو، علام آج کی راب

مسطر، ہے یہ سب شہر کہ انک رور سہا؟

(۱) تذکرہ ۷۸ الف، رصاص ۲ الف، ۲، ۲۱۶، سمہ ۱۶۱ ب،

طبقات ۲۹، سرا ۱۱، ۸۸، ۱۶۵، ۱۸۳، سم ۲۲۲، سخن ۵۵۷، طور

۹۶، اسیرگر ۲۶۳

ار طبقات اوم ی سود ک مطر در ۱۷۹۳ع (۸۱۲۸) سب ریح سالہ

ود، لہذا سال اولد وی سب سخن ۱۷۶۸ع (۸۱۱۸۲) می ناسد و ما ۸۱۲۹

(۱۷۹۳ع) کہ سال احسام تذکرہ سخن اسب، شد حباب نودہ، اماول ار ۸۱۲۲

(۱۸۱۶ع) کہ دور رصاص ما عام رسدہ، ارں حہاں رحلت کرد حاجتہ در

دراحدہ رصاص اصطلاح اواب ارو ذکر رفہ اسب

(۲) ہر «انک نہ عرض ہے، صاحب، مری بقصر معاف»

ساجدهاں آباد بر مسند سخن حا دارد گویند که درس فی سبب فوب
طبیعت و معمول شدن کلام در حصرت سلطانی، دام سرفه، کسی را
محاطر می آرد و دعویء ملک السعری دارد صاحب دیوانست و
ندیده گو شهرت اوسادش تمام شهر را فرا گرفته رافم اورانیده،
و به کلامش سیده، الاهیون لك شعر که بوسه می شود و احوال آن
آیچہ مسموع سیده تعلیم آمده است دروغ نگریدن راوانان و
طرفه (۱) برانست که آگاهیء فی و علم هیچ ندارد، و دماغ
برآسمان گویند که در سال گریسمه یار بلاس بسر خودس، که
گریخته بود، ناکهشتو آمده، در مساعره های میرزا فمرالدین احمد خان
مہادر حاضر می شد، و شعرخوانی میکرد اسعار قدیم، که خوانده،
حوب بودند، و غزلیهای طریقی، که میگفت، هرگز آن ناله نداسید، و
کسی بسند نکرد و الله عالم و سعری که رافم را ناداست،
اس سب:

چرائی چادر مہتاب سب میکس لے حجون یر

کثورا صبح دوڑا لے لگا حورسند گردون یر

ہشتم ار طیفۃ نالب، ساعر سبب کلام، میان نورالاسلام اودہ

(نہ) شب اب برے برے نہ خط رنجان کا ۹۱

یہ دو دکھو، لکھے نابوب روم خان اساء

عالمگیر اسب

بار سلسلہ سہر خود بطاری لکھدو، کہ در ۱۲۲۹ھ (۱۸۱۳ح) رودادہ، ی
گویند « روری در محفل مساعر، کہ دران امام بخاند میرزا جعفر می ود، رسم
میرزا محمد حسن فصل و مصحفی و بر نصیر دہلوی دران رزمی سرکرد بسماری آمدند
و سبب امام بخش ناسب را دران امام رور افرونی درسی کار بود « (۲ الف)

(۱) اصل « سرفه »

مارا ہے کوھکی لے سر اے نہ سہہ، آہ!
دل کو لگی ہے چوٹ، تو کا آدمی کرے؟
گررا میں اسی جاہ سے، نا خدا، ہمدیں
بٹھا کسی کے منہ کو نکا آدمی کرے

مہم ار طمعة نال، رب (۱) کہ مررا فاسم علی نام دانست ورگاں
اہل حطۃ (کسیر) (۲) بودید خود در ساھان آاد بولد سہہ،
ناکھٹو و فص آاد سو و نما نوب مسی سخن اول ار میان حرأب
ممود آخر بحسب، کہ اوساد حرأب بود، رجوع آوردہ، ارو
مہجرف سند مسی سخن نہ بھگی رسالہ، دیوان رب داد اساحر
عزل دیگر کلامیں سنار کم است، لاکہ نیست اس حد سہہ
اروسب:

خط وہ بھجے رب کا اکھا
نہ بھی اسے نص کا اکھا
حوان ہم ہوئے، نام خدا، نہ رب تو
گھٹا کے دیکھے ہے اب تک بھی میں حارس
چھٹ حارے کسی سے نہ ملاقات کسی کی
اللہ بگاڑے نہ سی باب کسی کی
دیوار گلر حان کا ساتھ مگر ٹا ہے
راہد، نا تو مجھکو، طوے میں ساح کیا ہے؟

دھم ار طمعة نال، عصمر علی حان عصمر کہ سہہ علام حسن

(۱) طما ۲، مذکر ۳۵ الف، میر ۱، ۲۷۵، سہہ ۳۷۳،
طما ۳۳۱، سرا ۱۸۳، ۲۷۳، سخن ۱۸۹، خطہ ۳، ۲۹۱، اشہر گہ
۲۸۳

(۲) اصل اس کلمہ را ندارد

نہ نو سسہ ہے، نہ سافی ہے، نہ حام آح کی راب
 آرو میں سجدے کی سر دے دے مارا، مسطر
 سر نہ کہا آف نہ لی، وہ آسانہ (۱) جھوڑ کر؟
 ہم سار کرو کر، صم، اور کسی کو
 سوگند لو، بھر چاہیں خو ہم اور کسی کو
 اعسار نو سب جھوٹے ہیں، کب تمکو کہا کچھ؟
 پوچھو نو، درا دیکھے مسم اور کسی کو
 میں لے خو کہا: «گھر مرے جلسے کو بی دم آ»
 نو ہنس کے کہا: «دعے نہ دم اور کسی کو»
 ہرگز ہوا طے نہ ساں محت
 دریش رہا محکو سا مرحلہ، ہر رور
 نہ سر پوست میں بھا، حائے راہ میں مارا
 وہاں سے خط کا خو فاصد حواب لکے چلے
 لك سر مو نہ نہ حال دل اتر سمجھے
 رلف سے پیری خدا، اوت کافر، سمجھے
 سمجھے سے کہا بھا وہ: «الذور سمجھے لون گا میں»
 حال روع میں ہوں میں، ابھی آکر سمجھے
 (۲۱۸ الف) دولت حسن ہے حسن ناس، نہ اوس سے ہے سوال
 «کچھ نہ لے اور نہ لے، مہم نو کر سمجھے»
 امید ہے کہ محکو خدا آدمی کرے
 م آدمی کرے، نو بھلا آدمی کرے

نو میں ہر ناندھہ کے، نا بوڑ کے ہر چھوڑوں گا
در نہ وحشت مری دیکھہ اوس نے کہا ہو کے نہ سک؛
» اس کے ہاتھوں سے میں اک رور نہ گھر چھوڑوں گا «

آج لے لو سب سے لادعوئے، کہ رور حشر کو

_____ ہو نہ فریادی کو بی داس مہارا کہہ چکر

اردھم ار طیفۃ نالت، سید مہر اللہ خان عبور (۱) کہ مثل آئسہ محو
صفای و صاف کو بی اسب اگرچہ خود ار بلا مدۃ مس و نمون
اسب، کہ (۲۱۹ الف) طرر انسان نلاسی اسب نا تراکت فارسنہ، اما
چون طمع لطیفس ار اصل سادہ سید و سادہ دوست افادہ، در سحر
ہم آن قدر سادگی را دوست مینارد کہ گاہی حال نلاس سمہو ہم
تمکید آئسہ سہ و نوشتہ، ہمہ بی تکلف اسب دیوانش فریب
دوہرار ب حواہد بود نا رافہ حروف سر رسنۃ تحت سناار
مصبوط و مسحکم دارد سان عمدگیء حادان آن عالی براد، ار شرح
مسعی است مر فتح علی خان مرحوم، عم او نوسہ اند، و خود ہم
ہمسہ معرر و مکرم بود اس حد شاعر اروسب:

کنا بوجھے ہے، راہد، نواب آہیں ہمارا؟

امان ہے اک کافر سدس ہمارا

گر گئے نام کو دیکھہ، سرو گلستان کھڑے

رہ گئے حال اوس کی (۲) دیکھہ، کک حرامان کھڑے

نوحہا نہ کہی اوس نے » کہ کا نام ہے ہرا «؟

» کون آتا ہے، کس واسطے، کا کام ہے ہرا «؟

(۱) ریاض ۴۱ الف

(۲) اصا ۱۱ ک

جان کرورہ هست (۱) اصل بررگانش کھسری، ار چند پشپ شرف اسلام
مسرف سده (۲۱۸) کلامش در برسگی و لطافت و صفای بدش
هم پہلوی مسطراسب، و خود ہم مثل سر حلقه جمع نلامده میان
حرأب ار بررر آن طرر اوسداد سسار می برادر عرصکه بہاب
سہرین کلام و خوش فکر است اس چند (شعر) اروسست:

کرون کنون نہ سارس نہ دریاں سے ؟
کہ ڈربا ہوں سلطان طوفاں سے
ملافات سے مہری یھکو نہ ہم
کہ اسان ملے ہیں اسان سے
سب ہر میں، انے اسکوں کا خوش
کئی ہانہ اوچا ہا طوفاں سے
نہ بوسہ ہم ادا ابھی پھرلو
میں گہرا، اچی، اسے احسان سے
رم کوئکر بکرے دل کو مہاری آوار ؟
اسے سارک سے گلے میں نہ کراری آوار
مرتے دم مار حو آنا، بو کہوں کنا اب، آہ
سداد صعب سے، دبی ہیں ساری آوار
اوس کے در سے نہ اوڑا حاک میری باد سا (۲)
کہیں گے: « بعد سا بار کا در چھوڑ دیا »
مجھے صداد کہے ہے: « تجھے گر چھوڑوں گا »

(۱) طعا ۳۸، ذکرہ ۵۴، ب ۲، ۲۸، سہ ۱۲،
طفا ۲۵۶، سرائنا ۲۶، سیم ۱۷۶، سجن ۳۵۱، طور ۵۵، خواہر
۷۶۲، ۲

(۲) کدا واسب « نادصا » اسب

معذور بود، و اگر اولاد مرزا فخر الدین احمد خان بہادر، المشہور
مرزا جعفر صاحب، دام اقبال، اسب حواری است بالناس و حاجت و
خوش بریر آراسہ، و ربور خلق و حلم براسہ، بہاب دکی و
کمال دہیں ہفت ہشت سال سادہ کہ سوو شعر دامن دلش بخود
کشندہ، اورا در فکر ریجہ مشغول ساحت حون طع آن عالی براد
ار اصل عالی بودہ، در عرصہ قلیل سخن را سائہ محگی رساندہ،
صفای تمام ندا نمودہ اکثر عربہای نامی و مشہور سلطان السعرا
مرزا محمد رفیع، و امیر نلعا میر محمد بی، و محمد فام صاحب، و ہا، و
حسب، و ثار را حواب گہہ، بخوی از عہدہ آہا برآمدہ، ناکہ
بعض مقام برس بر گواران رحمان حسہ کلامش سبار ناصفا و
مہاب اسب براکت فارسہ دارد، و ار ارشد ساگردان مرزا محمد
حسن خان (۲۲ الف) قیل است بر رافم کمال دہرانی و ہوارس
مہر مائد، و ار فدم مالوف بودہ، ناکہ عاصی ار مدب بمک رورودہ
و دست گرفتہ خاندان اوسب عمر سرہش محمدا بیچہل و نہج سال
رسندہ باشد (۱) اس حد شعر کلام صفا نظام آن محسن بدہ است:

بہ کون ہو ناس دل رار کی مگر سے آج؟

دھوان سا اوٹھے لگا بطرح جگر سے آج

حراح دل مصطر نہ ہے بمک افسان

(۱) سہ ۱۳۴ الف، طہاب ۳۴۶، سرا ۲۶۶، ۲۸۹، ۳۶۷،
سخن ۳۸۸، آجہاب ۳۴۵، رور روس ۵۶۱، طو ۸۱، گل ۳۴۲،
حاسہ، اسرگر ۲۷۷

در سقہ و طہاب، اسم در مرزا مرزا ہی ہوس وسہ اد، کہ
ملط محسن اسب و در حصوص وفاس در رور روس گہہ کہ « دو واسط ماہ
باب عر عمر عمرس بخسوف مرگ محسن گردند » اما صاحب گل رءا صراح
کہ کہ د ۵۱۲ (۵۱۸۵۸) ۱ او

جلس میں ہے وہ اروی حمدار منصل
 بلوار (۱) برسی ہے بلوار منصل
 وہاں نری چلی عمر پہ، اے نار، کٹاری
 مہاں رسک سے سننے کے ہوئی نار کٹاری
 حسوت کہ مجلس میں لا غیر لے بوسہ
 ب کا ہوئی وہ آب کی حو حوار کٹاری
 گو عمر کو گھر انے میں مہاں مے بھا
 سی لیجو کہ ماری سر بار کٹاری
 آنا ہے مہی جی میں، عور، اوس کی گلی میں
 گر رہے کہیں مار کے باحار کٹاری
 ہے حو وضع فلك میں دمہری
 اوسی عالی حباب کی سی ہے
 (۲۱۹) کا حالے، کون کون ہوئے نگہ ہلاک؟
 کوچیے میں اوس کے راب دوہائی ٹی رہی
 جاری ہوا نہ جسم کا سیلاب راب کو
 ڈوبا مام صبر کا اسباب راب کو

دواردہم ار طمۃ نالب، فمر حرج موٹ، حورسد فلك مروب،
 حوان صبح، حوس وکر فصیح، حباب معلی القاب، بواب افتحار الدولہ،
 معین الملك، مررا فمرالدین احمدخان بہادر، صولت حگك، دام طله و
 اقبالہ، اسب و فمر مخلص می نماید و آن حواہر رادۃ بواب
 سر قرار الدولہ مرحوم، کہ باب ورر، یعنی بواب آصف الدولہ

(۲۲ -) حلد آ پہنچ ابر کو لے، سائلہ رسا
 رباد مرے اسک کا لسكر هے کچھ نعر
 دل اور جگر میں آگ هے هراں کی مسعل
 عاسق کی سکل، عرب محمر هے کچھ نعر
 رباں نه شکوه مہں سح سار حای کا
 مہں کسہ (هوں) بری، اے سح، حانصای کا
 اوٹھا سکے کبھی سار نگاہ مور نه کوه
 حو اوس نه ساندہ یڑے مہری نابوائی کا
 لگاری آگ سی دل میں ممام محاس کے
 برا هو اس دل سوراں کی قصه حوائی کا
 دلوں کو دلی هے، حوں آسا، وه گردس جسم
 مجھے گلہ مہں کچھ دور آسمانی کا
 بد سادل کمہں نابوں میں اوس کی آکے، فمر
 بھروسا کچھ مہں اسے کی مہربانی کا
 اوس سئلہ محسر سے، فمر، دل نه لگاسا
 اس چہں سے بھر تو کسی عنوان نه رھگا
 اے عدلیت، جھجھے نرے سچا هیں ر
 مری طرح، برا نه ححجر گلو مہں
 حکم اوس گلی میں آے کا مدد سے هے مجھے
 حر نابوائی اب کوئی اساعدو مہں

بدانکہ اسمی ۛ چند کس از سعرا، کہ درس رسالہ صبط سده،
 بعضی از س مبرلہ اصل اند، چہ پای صحت محاورہ اردوی معلی
 ر مبرلہ اسمها محقق (شده، یعنی، میل مررا مجد رفیع، و مبر مجد

حالِ حیدہ دندانِ مہا، سحر سے آج
 کچھ ان دیوں پہ اوس سے چھا ہے وہ سمہر
 ہوا ہے مجھکو نہ بات، رحِ فمر سے آج
 دسب میں صرف ہوئی ہمت مجھ پر عث
 کب لگاتا ہے کسی صبد نہ وہ بر عث؟
 اعمار کی نظر میں مجھے حوار مہ کرو
 گہر نک بو مرے چلے کی تکرار مت کرو
 رسوائی ہوگی، دوسو، بارار حس میں
 طاہر بو اوس کا مجھکو حرادار مہ کرو
 حب نک وہ خود سہاس مہیں، ب ہی نک ہے حر
 عملت کے حواب سے اوسے سدار مہ کرو
 مصرف میں اپنے لاؤ اسے بھی حیا کے ساتھ
 صانع رمیں نہ حوں مرا ہر مار مہ کرو
 اے آہ سعلہ رور و اے اسک حو چکاں ا
 اسیا کسی پہ رار دل رار مہ کرو
 میں برے ہی آگے حان دوں گا
 سو پس بکر پاس مجھکو
 آب دم بع بار، آ حلد
 کرسی ہے مام پاس مجھکو
 کر ڈالسا حوں میں اپسا کب کا؟
 ہوسا نہ سرا حو پاس مجھکو
 آمد شد پس، دم حنجر ہے مجھ بعیر
 حیا حیاں میں مرگ سے بدتر ہے مجھ بعیر

مؤلف این کتاب که نکاتاً مخلص میگردارد، و خود را کمر از همه می شمارد، میخواست که چند شعر از کلام خود هم بمقاصای نامی تحفه که سر مخلص اوست، آخر همه درجها بگارد اما چون ناسد نام و شهرت درس من نسبت و بود، لهذا هیچ نه نویسد، صرف شعرهای امثله، که درس رساله درج شده، اکثراً بمود محمی داده، که عرصه بعد و مدت مدید سری گردیده، که حمزه سطر این دهاله، و گرده تصور این رساله، بر صفحه و خود نقش گرفته، سب برد خاطر و نسبت نال، که بوحوه شعی لاحق حال من عربت مال مانده، در محل بطل افاده بود و درس بطل، که سالها سال بسر آمده هرگز طبعیت موحه شد که سطر نای بردارد، نا آن را بجوی که منظور بود، در سب سارد، که دوسی از دوسان مهر، مسمی بسج رمضان علی صاحب، سلمه رده، از ناشیدگان لکهنو، کمر همت بسته، بقلش برداشته، و سعی تمام در ماه دیحجه این سال آن را تمام ساحید الحمد لله علی امامه، و السكر علی التوفیق بادنامه

قطعه ناریخ

صد سکر که امام ربوت رساله
واضح شد ازان جمله فواید بلاعت
ناریخ تمامس طلب کرد چو نکتا
فی العور حرد گفت که «دسور فصاحت»

نهی، و مر را جان جانان مطهر بخلص، و میر درد، و فایه، و سور، و نایی بررگان، که مسطور اند، سایر فصاحت کلام خودها و شهره و اعتبار، که ایشان را درس من حاصل شده است، و دوست و دشمن (۲۲۱ الف) معر نکال گردیده، آنها فرع و الادر هر قصه و نلده و نرته مورویان بسار بدا شده اند و می شوند، و موافق معلومات حوش و طمع مدام در زبان خودها همه شعرها می گویند و گفته اند لکن خون مدار رنجه بر زبان خاص ساهمهان آباد است، همین جهت اشعار و کلام همان اشخاص، که در دهلی نا در لکهنو نشو و نما یافته، و محاوره و زبان در صحب شعرای مذکور تحقیق نموده، بانه اعتبار رسیده اند، مقبول و معسر است و بس هر چند شعرای فصاحت فاضل و عالم من باشند، اما کلام ایشان مطلق مقبول نیست، و برای دیگر هرگز سید نباید سید، چه زبان دان و صاحب محاوره نبیند

و سعی مر را جان جانان، که درس مقام نویسه شدند، سببش نیست که آن آفات چرخ فصاحت، و یراعظم فلك بالاعب، بیشتر فارسی می گف، و رنجه همبدر که برای اصلاح بعضی از ساگردان او بکار آید، نا تکدام حناے دیگر، بغلت میفرمود اما کلام شر او، که سراسر سید بود، همه شعرا ناوسادی او مفر بودند، و درسیء کلام خود را اصلاح و تصحیح او مسلم و موافق مداسند بلکه ابعاد جمیع از محققین همین است، که نایء نای رنجه بطور فارسی اول حباب ایشان است، حناچه درین مقدمه هم ناں معنی اشاره شده و دیگران همه منسج و مقلد او هستند هر کف در اوسادی و رادائی او (۲۲۱ ب) هرگز شك نیست

اساریہ

۱۔ انحصار

احسان اللہ (مولوی) — مہار	۱
احسن الدس خان — بان	آرو (محمد الدین) ۷، ۷۱
احمد خان غالب جنگ (نواب) ۱۵، ۱۶	آرو حالی ۴۴
۷۶، ۵۱	آرو (سراج الدس علی خان) ۱۵
احمد شاہ بادشاہ ۶۴، ۶۵	۲۳، ۳۶، ۴۴، ۹۷
احمد شاہ درانی ۱۵	آراد ۷
احمد علی (شسیح) ۱۰	آسی ۲۴
احمد علی خان (حافظ) ۱۶	اسفندہ (حکیم رضا علی) ۵۲
احمد علی خان (سید) ۲	آسندہ (عمر شاہ خان رامپوری)
احمد علی خان (نواب سید) ۸۵	۴۴
احمد ناز خان (نواب) ۴۵	آصف شاہ، نظام الملک (نواب) ۹۱
احتر لوی (جبریل سرڈنوڈ) ۹	آصف الدولہ (وریر الممالک، نواب)
اسفند ناز ۸	۶، ۲۳، ۲۵، ۵۲، ۷۹، ۹۱، ۱۵
اسمعیل سنگ خان (مرزا) ۱۵	۱۲، ۱۹
اشترنگر ۶۳، ۷۵، ۸۵، ۹۴، ۱۱۳	ابوالخیر (مرزا) ۷۲
اشرف علی خان — مہار	ابوالمصور خان ۶۴۔
اسرف علی خان (میر علاء الدولہ)	ابر (محمد میر) ۳۸، ۵۸، ۵۹، ۶
۲۳، ۶۴، ۹۱، ۱۴	احمد علی بن سید احمد علی خان
افر اسباب ۴۳	۲، ۱۲۵

ت

تکب رائے مہادر (۱۰ ماراحہ) ۷۹
۹۱ ۸۷

ح

حان خانان (مررا) - مطہر
حرأب (مسان فلندر بحس) ۴۴
۵۲ ۵۳ ۷۲ ۷۳ ۹۹ ۱۱۱
۱۱۸ ۱۱۷ ۱۱۵ ۱۱۹
حسوب سہ گھہ - روانہ
جعفر صادق (امام) ۸۹
جعفر علی (مررا) - حسوب
حلال بخاری (سند) ۹
حوان تحت (مررا) ۱۹

ح

حاند (سہ ح) ۱۸
حاندہ ۹۱
حدولال (راحہ) ۱۹

ح

حام (سہ طہور الدس) ۷۲ ۶۱ ۷۷

۷۱ ۴۱

حافظ سہراری ۲۴

حسوب (مررا جعفر علی) ۷۲ ۷۳
۱۲۱ ۱۱۷

حس (سند) ۸۵ ۲

حس (مر) - بحلی

حس علی (مر) - بحلی

حس رضا خان (نواب) ۹

الحسین، علاء السلام (اناعبداللہ) ۸

حسین (مر) - بحلی

حسین (مر) - نسکین

حسین فلی خان - عاشقی

حسنت (محمد علی) ۶۱

حمزہ مارہروی (شاہ محمد) ۱۶ ۴۳

۸۳ ۶۴

حدرنگ ۹۱ ۱۹

حدر علی (مر) - حیران

حیران (مر حدر علی) ۷۸ ۹

۱۲

حیرت (وام الدس) ۲۳ ۶۴ ۸۳

ح

حافی ۶

افسوس (میر سید علی) ۷۸، ۱۱
 ۱۲، ۱۳
 الماس علی حان ۱۵
 امام محسن (مسح) — ناسح
 امامی هروی ۸۵
 امام (حافظ) ۹۹
 امام الله ۸۷
 امر سید گنج ۷۷

انشاء الله جان، انسا (حکم) ۵۲، ۹۶
 ۳، ۱، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳

اورنگ زیب — عالمگیر

ف
 باقر (آء)، ١٦، ١٧
 نسبت سبكه -- ساط
 ٨٢، ٨١، ٨
 ١٢١، ١٠٨
 بلوم هارث ٦١، ٦٢، ٦٣، ٦٤
 ساء الدس مجد نهشيد (حواحه)

۶۱ اعلان

سليمان شکوہ سہادر (صاحب عالم،

مسردا ۱۵۹۹

سودا (مرزا محمد رفیع) ۶، ۷، ۱۳

— — — — —
 '22 '21 '2 '19 '18 '17 10

622 623 624 625 626 627 628

— — — — —
'27 '22 '21 '79 '01 '78 '70

۱۳۳ ۱۲۱ ۶۱ ۶ ۶۹۳ ۸

سور (ماه مجد و صر) ۵۰، ۵۱، ۵۲

١٥٣ ١٥٤ ١٥٥ ١٥٦ ١٥٧ ١٥٨ ١٥٩

123 1 2

— سدھراب ۳۴

س

شہزادان — حیران

سہ ماہ عالم نادر شاہ ۳۷، ۶۵

سہ ماہِ رائے (راحدہ) ۶۵، ۶۶

شجاع الدولہ (واب) ۱۱۵ ۱۶۴

1 5 '1 ~ '77 '70

شعانی ۱۷

سمس الدس (مهر) ۹۱

خان آرو - آرو

حوس مکر خان - نوا

ن

دارا ۳۳

دبائی ۶۱، ۴۴

درد (خواجہ ۳۶) ۳۷، ۳۸، ۳۷

۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶

۱۲۳

دلیل اللہ بدایونی (مولوی) ۱۸

دیوانہ (سرپ سکھہ) ۷۸، ۷۹

۱۱۱

د

دامی ۱۶

رائصاحب ۸۳

رستم ۳۳

رضا علی (حکیم) - آسفیہ

رضوان ۳۳

روب (مرزا فاسم علی) ۱۱۷

روصان علی (سیح) ۱۲۵

رنگیں (سعادت ناز خان) ۹۶

۱۹۷، ۹۸، ۹۹

د

داری ۵۱

ر س الدین احمد - محمد محسن

س

سالار جنگ (نواب) ۸۵، ۱۰

سبب (مرزا دہل) ۱۹

سراج الدین علی خان - آرو

سرب سکھہ - دیوانہ

روزار الدولہ (نواب) ۵۲، ۱۲

سعادت اللہ عمار ۸۷

سعادت علی (دیر) - سکین

سعادت علی خان مہادر (نواب

وریر الممک یمین الدولہ

ساطم الملک) ۱۰، ۱۱، ۱۲

سعادت ناز خان - رنگیں

سعدی ۲۵

سعدیہ ہند - نوا

سلطان السعرا - سودا

سلیمان ۱۷

سلمی ۲۵

۱۹، ۱۱۹، ۱۲

ف

فارسیان ۷، ۱۷

فتح علی خان (میر) ۱۱۹

فتح علی شاہ ۸، ۱۹

فخر الدین (مولوی) ۸۹، ۹۱

فخر الدین احمد خان بہادر (مرزا)

۲، ۹۳، ۲، ۱۱۳، ۱۲، ۱۲۱

فدوی لاهوری ۷، ۷۷

فردوس آزادنگاہ — محمد شاہ

فردوسی ۶

فرہار (کوهکن) ۳۱، ۳۳، ۳۶

۸۳، ۱۱۳، ۱۱۷

فرہار بمبیدی (شاہ) ۶۳

فغان (اترغ علی خان) ۶۴، ۶۵

۶۶، ۶۷، ۱

فر ۹۱

وصف اللہ خان ۶۶

و

فارسیہ ۹۱

فاسم علی (مرزا) — رفیع

فاسم علی خان (نواب) ۳، ۱۰، ۱۵

فاسم (ولام الدین علی) ۱۶، ۳۳

۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰

۹۹، ۱۲۱، ۱۲۳

فیل (مرزا محمد حسن) ۳، ۶، ۹

۱۱۴، ۱۲۱

مدرستہ اللہ رام پوری (مواوی) —

سوق

فاندر محسن — حراب

فمر (فمر الدین احمد خان بہادر)

۲، ۷۷، ۱۱۳، ۱۲، ۱۲۱، ۱۲۳

فمر الدین (میر) — مس

فمر الدین احمد خان بہادر، صولت

حنگ (نواب امجد الدولہ، معین

الملک) — فمر

فمر علی (مرزا) ۲۴

وام الدین علی (سیح) — فاسم

۳۳، ۷، ۸۳، ۸۷، ۱۲۲

ک

کریم الدین ۶۱، ۷، ۷۷، ۹۳، ۹۴

عسی (سہار رکی الدس) ۶۳، ۶۲
عصد بردی (سند) ۹
علاء الدولہ (میر) — اسرف علی خان
علی، علما السلام ۸۲

علی (حکیم مرزا) ۱۶
علی فلی (مرزا) — بدم
علی محمد خان (نواب) ۱۶
عتمده الملک مہاراجہ ۲۳
عناست حسن خان — دہچور
مدلب ۳۶، ۳۷
عنسی، علما السلام (مصحح) ۲۸
۳۶، ۳۷، ۷۳، ۸۸

ع

عاری الدس خان (نواب وریر) ۸۳
عافل (مرزا دہل) ۱۹، ۲۶
عصر علی خان عصر ۱۱۷
علام حسن (میر) حسن
علام حسن — صاحبک
علام حسن خان کروڑہ ۱۱۷
علام ہمدانی (مصحح) — دہچمی
عنور (دہر اللہ خان) ۹۲

طہور اللہ — نوا

طہور الدس — حام

طہوری ۱۷

ع

ماشعی (حسن فلی خان) ۱۱۵، ۱۳۷
۱۶، ۱۹، ۸۳، ۷۳
عالمگیر (اورنگ رب) ۳۶
عالمگیر بابی ۸۳
عادلخی (میر) — نانان
عبدالرحمن (میر) ۱۱۳
عبدالعزیز (میر) ۹۱، ۹۹
عبدالعلی (میر) ۱۶

عبدالقادر چیف رام پوری (مواوی)

۱۶، ۲۳، ۳۷، ۹، ۹۳، ۹۶، ۱۶، ۱۱۳

عبدالواسع (مواوی) ۹۱

عبدالودود صاحب (فاصلی) ۷۲

عرب ۱۱

عرسی ۷، ۷۲، ۹۳، ۹۷، ۱۹

عرفی براری (ملا) ۶، ۱۵، ۱۷

۱۷

مجد شاه (فردوس آرامگاه) ۶، ۷، ۸ مرزا علی — لطف	مجد شاه (فردوس آرامگاه) ۶، ۷، ۸
مرزا دعل — سست	مجد سفع (مرزا) ۱۵
مسکین ۸	مجد عاسق — تصور
مسیح — عسی	مجد علی — چشم
مصطفی (شیخ علام همدانی) ۱۶	مجد علی (میر) — دادر
۱۸، ۵۸، ۶۹، ۷، ۷۴، ۷۷، ۸۵	مجد علی خان ۳۳
۸۶، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۶، ۹۷، ۱۰۱	مجد فاجر، مکین (مرزا) ۸
۱۱۳، ۱۱۵	مجد فام — فام
مصدر — ماساء الله خان	مجد محسن (رس الدین احمد) ۳۳
مضمون ۷۱	مجد محسن (میر) — بجلی
مظفر جنگ (نواب) ۱۴	مجد میر — ایر
مظفر علی خان ۱۲	مجد ناصر (خواجہ) — عادل
مظفر (مرزا خان خانان) ۷، ۷، ۷	مجد هاسم ۳۳
۳۳، ۶۸، ۸۳، ۱۲۳	مجدی (میر) ۶۳، ۵۸
مکند لال — مدوی	مجد نار خان (نواب) ۳۵
ملك السعرا — سودا	مردان علی خان — ۵، ۵
منار (احسان الله) ۹۱	مرزا — سودا
منون (نظام الدین) ۱۹، ۱۹۲	مرزا جعفر — خرد الدین احمد خان
۱۱۹	مهادر
مب (میر الدین) ۸۹، ۹۹، ۹۱	مرزا حاجی — ۵۵
۹۲، ۱۱۲، ۱۱۹	
ط ۱، الاسلام ۱۱۳، ۱۱۵	

۳۷، ۵۱، ۵۸، ۶۱، ۶۳، ۶۵، ۷۰

۷۲، ۷۶، ۷۹، ۸۰، ۸۳، ۸۵، ۹۰

۹۳، ۹۹، ۱۰۰

محمد الدولہ ۸۷

محمود — فوس

محمد اللہ (مولوی) ۱۹

محمد، صلی اللہ علیہ وسلم ۱

محمد (ولا) ۲۵، ۲۶

محمد اکرم ۴۴

محمد اداں خان — نثار

محمد باور (حکیم آغا) ۱۲

محمد بگ خان ۵۰

محمد بقی — دہر

محمد جعفر خان (دہر) ۱۴

محمد حس خان (مرزا) — بدل

محمد حس — بدوی

محمد حس (میر) — ملی

محمد حس (دہر) — کلم

محمد حس (دہر) — کلم

محمد رحم ۸۵

محمد رفیع (مرزا) — سودا

محمد راہد دہلوی (سند) ۵۱

کلم ۷۷

کمال ۹۹

کدی انگر مرہادر ۱۲

کوکہ خان — فغان

کوہکن — فرہاد

کھتری ۱۱۸

گ

گلش (سہ) ۳۶

گھسٹا (سہ) — عسی

ل

لطف (مرزا علی) ۱۹

لطف اللہ (حافظ) ۸

لطف علی حمدری ۲۴

لی ۲۵

م

مناشاء اللہ خان، مصدر ۱، ۶، ۱۰

۱۷

مسلا (مردان علی خان) ۱۵، ۲۳

ولی - دہی -	ہوسدار ۸
ولی اللہ (سہ) ۹۱	
ولی اللہ (دہر) ۱۶، ۵۱، ۷۶، ۷۷، ۷۸	ی
۸	ناہوب رفیع خان ۱۱۴
	محبی امان - حرأت
۸	نعمت ۲
ہال صاحب (کپتان) ۹	نہیں (انعام اللہ خان) ۶۸، ۶۹
ہسٹن (ہسٹن) ۹۱	نکا (احمد علی) ۱۲۵
ہوس (مرزا دہی) ۱۲۱	نوسب، عالم السلام ۱۸، ۲

۲ - مصائب

۱	ب
اکبر آباد ۲۳، ۲۴، ۷۷، ۷۸، ۸۳	ساجدہ خواجہ دہر سر ۳۸
اکھاڑہ دہم ۲۴	بداؤن ۸، ۱۱، ۱۹
الہ آباد ۶۵	روح ۱۴، ۹
اسلم ساڑہ آسار ۱۶، ۱۷	بللی خانہ ۷
امروہہ ۹۰	لم کڈھ ۹۳
اودھ ۶۵	سگالہ ۳، ۸۱، ۹۱، ۱۴
ایران ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۱۱	نوبدل کھنڈ ۵
	سار ۶۵، ۷۹

خات (میر) ۹۳	۱۱۶، ۱۱۸
محمد جان (نواب - وائسار الدولہ)	مہولال لکھنوی راری
میرزا (۱۵)	مہجور (حساب حسین خان) ۲۴
بدیم (میرزا علی ملی) ۶۶، ۶۵	۳۸، ۸۵، ۹۳، ۱۶
نشاط ۷	مہدی علی خان ۸۷
نصر اللہ خان ۱۶ ۴۳	مہر اللہ خان (سید) عور
نصیر دھاری (میر سہ) ۱۱۳، ۱۱۳	مہربان خان ۱۶، ۱۵
۱۱۴	ہاں حاجی محلی
نظام ۹	میر (محمد بھی) ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵
نظام الدین (میر) - ۲۰	۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲
نظام علی خان ۸۳	۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱
نظری ۲۶	۴۵، ۵۱، ۵۲، ۵۸، ۷۷، ۹۱
نوا (طہور اللہ) ۱۱، ۹، ۱۱، ۱۱	۱۱۵، ۱۲۱، ۱۲۵
نوارس (نوارس حسین خان، سرف)	میرن، مراد گو ۸
میرزا حالی (۵۲)	

و

نوارس علی خان ۸۵	نامی ۷۱
نور الاسلام - منظر	ناسح ۹۳، ۱۱۱، ۱۱۴
نور اللہ (سہ) ۴	ناصر الدین (امام) ۹

و

وادی ۸۴	نثار (محمد امان خان) ۸۷، ۸۸، ۸۹
وحد اللہ (حکیم) ۱۰۸	۱۲۱

فراہع ۳
میدھار ۳

کتابخانه آصفیه ۱۶

کتابخانه راه و ر ۱۶ ۲۳ ۳۸

١٨٠ ١٢٠ ١٢٣ ١٢ ١٦٨ ١٥١ ١٣٥

113 11 2 699 692 690

کتابخانه محمود آزاد ۲۴

112 ip mas

1944-45

1 2 1 9 1 9 6 2 2 5 5

کتابت نامہ ۹

J

لاهور ۴۴

۱۲۳ ۱۱۸ ۱۷ ۱۱۵ ۱۶

٢٠ ٢٦ ٣٨ ٥١ ٥٢ ٦١ ٧٢

١٩ ١٨٩ ١٨٥ ١٨ ١٢٩ ١٢٨ ١٢٣

١٩١ ١٩٢ ١٩٣ ١٩٤ ١٩٥ ١٩٦ ١٩٧ ١٩٨ ١٩٩ ٢٠٠

6113 6111 619 61A 617

120 6123 6112 6111

۳۱ (ورد)

ع

۱۹ سال سال

170 73 72 (4) -17 + 12

25 477

روح آباد ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹

1 A 1 2

قصص آزاد ۷۸، ۹۹، ۱۱۷



۱۵ فاف (کوه)

سب اللہ — کعبہ

ب

نشدہ — عظیم آباد

پنجاب ۳

ب

برکات درواریہ ۳۸

ح

جامع رھلی ۸۷

جمال مال ۳

حجون ۱۱، ۱۱۳

حجے نگر ۱۵

ح

حاجد نور ۳۳

ح

حیدرآباد ۹۱، ۹

د

دارالخلاہ — شاہنہاں آباد

دریائے سور ۳

دلی — دھلی

دوآلہ ۷، ۹

دھلی ۱۴، ۱۵، ۲۴، ۳۱، ۳۳، ۳۶

۳۷، ۴۵، ۶۱، ۶۳، ۶۵، ۷۷، ۷۹

۷۹، ۸۳، ۸۵، ۸۷، ۹۱، ۹۳، ۱۰۵

۱۱۳، ۱۲۳ (نور ملاحظہ)

شاہنہاں آباد

د

شاہاکہ ۳

د

دائیں در ۱۶، ۲۴، ۳۸، ۴۳، ۱۰۵

۴۶، ۵۱، ۷۷، ۷۹، ۸۵، ۹۴

۹۷، ۹۹، ۱۰۲، ۱۰۷، ۱۱۳

س

سٹیشن (محله) ۲۴

سوئی بت ۹، ۹۱

بھاگا - ہندی

خاص ۲۳ ۴۳ ۵۸ ۶۱ ۶۴

۷۹ ۸۰ ۸۲ ۸۳ ۸۵ ۸۷

۸۹ ۹۳ ۹۴ ۹۶ ۹۷ ۹۹ ۱۰۱

۱۱۳ ۱۱۴

خاص ۲۵

ب

بھالی ۳

ب

سارخ ادب اردو ۱۴ ۲۳ ۳۶

۴۱ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۸

۸۲ ۸۵ ۸۹ ۹۳ ۹۴ ۹۹ ۱۰۱

سارخ جدولہ ۱۴ ۲۳ ۳۶ ۳۸

۵۰ ۵۸ ۶۳ ۶۶ ۶۹ ۷۱ ۷۲

۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵

سارخ روح آباد ۱۶ ۵۱ ۵۲ ۵۳

۱۸ ۱۹

سارخ محلی ۱۶ ۶۸

ناری - عری

مذکرہ - مذکرہ ہندی

مذکرہ رجحہ گوانا گردری ۱۴

۲۲ ۳۶ ۴۳ ۵۰ ۶۱ ۶۴ ۶۸

۷۲ ۷۳ ۷۴ ۸۲

مذکرہ رجحہ ۱۴ ۱۵

مذکرہ اعرا ۲۳ ۶۴ ۶۹ ۷۱

مذکرہ عرای میر حسن ۱۴ ۲۲

۳۶ ۴۳ ۵۰ ۵۸ ۶۱ ۶۴ ۶۸

۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۸۰

۸۲ ۸۵ ۸۷ ۸۹ ۹۳ ۹۴ ۹۹ ۱۰۱

۱۳

مذکرہ کاسی ۹۱

مذکرہ کالان راہ ور ۱۴

مذکرہ مساهیر سرن ۱۲

مذکرہ میر - نکات الشعرا

مذکرہ ہندی ۱۴ ۲۲ ۳۶ ۴۳

۵۰ ۵۸ ۶۱ ۶۴ ۶۸ ۶۹ ۷۱

۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۸۰

۸۲ ۸۵ ۸۷ ۸۹ ۹۳ ۹۴ ۹۹ ۱۰۱

۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸

۱۱۹ ۱۲۰

رکی ۱

مہار جہ - الاحرار ۳۶

دیوان دب (رسمه) ۹	دیوان سسکی ۱۱۲
دیوان دب (فارسی) ۹	دیوان حرأب ۹۹، ۷۲
دیوان دب ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۳۸	دیوان سام ۷
دیوان نثار ۸۷	دیوان حسن ۸۵
دیوان نصیر ۱۱۳، ۱۱۴	دیوان درد (رسمه) ۳۸، ۳۷
دیوان نوا ۱۸	۳۹، ۴۲
دیوان ولی ۷	دیوان درد (فارسی) ۳۸
دیوان نهس ۶۸، ۶۹	دیوان رف ۱۱۷
دیوان نجه دب ۲۶	دیوان رنگن (رسمه) ۹۷

ن

- کر دب ۲۴

د

رساله احارب حادث ۹۱	دیوان عسقی ۶۲
رساله دب در محاوره زبان نسا ۹۷	دیوان عور ۱۱۹
دور روس ۵۱، ۷۲، ۷۴	دیوان نعان ۶۳، ۶۴، ۶۵
۷۹، ۸۹، ۹۶، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۲	دیوان فایم ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷
۱۰۱، ۱۱، ۱۲۱	۳۸
دورامحا ۱۶، ۲۳، ۳۷، ۹۹، ۱۹۳	دیوان کمال ۹۹
۹۶، ۱۰۶، ۱۱۳	دیوان مصحفی ۹۴
رئاس (المصحفا) ۹۳، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳	دیوان مومن ۹۲

۵

حوالہ کنس ۱۱۴ ۲۳ ۳۶ ۳۳
۵۱ ۵۸ ۶۱ ۶۲ ۶۴ ۶۶ ۶۸
۷۷ ۷۸ ۸۲ ۸۲ ۸۵ ۸۷
۹۳ ۹۴ ۹۶ ۹۹ ۱۰۱ ۱۰۴ ۱۰۷
۱۱۳ ۱۱۸

2

محمدان سعوا ۱۴ ۲۲ ۳۶ ۱۳
۶ ۱۴ ۶۸ ۷ ۱۴ ۸۲

حسن — لکڑی ۱۶
حسن المین ۱۶
حسنه حندری ۱۱۱

5

حرسه العاوم ٨٢، ٨٩، ١١٣

در المصنفین ۱، ۱، ۱، ۱

۱۱۵، ۱۱۹
 ریحانه ۱۵، ۱۵، ۲۳، ۲۴، ۲۶
 ۳، ۳۶، ۳۷
 ریحانی ۹۷

س

سکار نامه (دشوی) ۲۶

سمع الحسن ۳۶، ۳۳، ۸۹، ۹۳، ۹۴
 ۱، ۱

سمم سخن ۱۵، ۲۳، ۳۶، ۳۸، ۴۳

۵، ۵۸، ۶، ۶۲، ۶۴، ۶۶، ۶۸، ۷۱

۷۲، ۷۳، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۸۲، ۸۳

۸۵، ۸۷، ۸۹، ۹۳، ۹۶، ۹۹، ۱، ۱

۱، ۱، ۸، ۱، ۱، ۱، ۱، ۱، ۱، ۱، ۱، ۱، ۱

۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۸

سینه — گلشن و حار

ص

صح گلشن ۶۴، ۸۲، ۸، ۱۱۳

صدرا ۵، ۱

ط

طبقات السعرا (طیبا) ۱۵، ۲۲

۳۶، ۴۳، ۵۸، ۶، ۶۲، ۶۸، ۷۲

۷۲، ۷۳، ۸۲، ۸۵، ۸۷، ۹۳

ز

زبان (رساله) ۳۳

س

سحر السان ۸۵

سخن سعرا ۱۵، ۲۳، ۳۶، ۴۳، ۵۰

۵۸، ۶۱، ۶۲، ۶۴، ۶۶، ۶۸، ۷۲

۷۲، ۷۳، ۷۶، ۷۷، ۷۹، ۸۲، ۸۳

۸۵، ۸۷، ۸۹، ۹۶، ۹۹، ۱، ۱

۱، ۱، ۸، ۱، ۱، ۱، ۱، ۱، ۱، ۱، ۱، ۱

۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۲۱

سرايا سخن ۱۵، ۲۳، ۳۶، ۴۳، ۵۰

۶۴، ۶۸، ۷۲، ۷۳، ۷۶، ۷۷، ۷۹

۸۵، ۸۷، ۸۹، ۹۳، ۹۶، ۹۹، ۱، ۱

۱، ۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۷

۱۲۱، ۱۱۸

۱۸، ۱۵

اشاريه: كتب و االس

۱۴۷

گلشن هند ۱۴، ۲۲، ۳۶، ۴۳ | ۱۱۷، ۱۱۸
 ۵، ۵۱، ۵۸، ۶، ۶۱، ۶۲، ۶۴ | محمود الرس ۶۴، ۶۶، ۸۲، ۸۳
 ۶۸، ۷۲، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰ | ۸۹، ۱۱۳
 ۸۲، ۸۵، ۸۹، ۹۳، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۰۴ | مختصر سفر هندوستان ۱۴، ۲۳
 ۱۰۹، ۱۰۸ | ۹۹، ۱۰۸
 گل کندی ۹۳ | محسن العرائف ۳۸، ۴۰

محسن نکات ۱۴، ۲۲، ۳۶، ۴۳
 ۵، ۶، ۶۴، ۶۸، ۷۰، ۷۲، ۸۲
 دلائل السعرا ۲۴، ۳۸، ۶۸، ۸۵
 ۹۳، ۱۰۶

مآلات السعرا ۲۳، ۳۶، ۶۴، ۸۳
 مهندسه کلاب دیر ۲۳، ۲۴

مهندسه و نواب دیر ۲۳

مهندسه نکات السعرا ۴۴

موازی ۴

و

ناله - رد ۳۶، ۳۷، ۳۸
 نالاج الافکار ۱۴، ۲۳، ۳۶، ۴۳
 ۹۳، ۹۴، ۹۵ | ۸۲، ۸۸، ۷۷، ۷۸، ۸۲
 شمسی عسقی ۱۵، ۳۷، ۶۵، ۸۳
 ۱۰۶، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۵

ل

لطف -- گلشن هند
 لیلی محزون ۷۷

م

مشویء ابر ۵۸

مشویء عکار ناده -- عکار ناده

مشویء طباریء هولی -- طاریء هولی

مشویات دیر ۲۳

مجموع القاس ۲۳، ۳۶

مجموعه نعر ۱۴، ۲۳، ۳۶، ۴۴، ۵۰

۵۸، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۸، ۷۰

۷۲، ۷۴، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۸۲

۸۵، ۸۷، ۹۶، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۳

۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۵

گلسار ابراهيم ۱۴، ۲۲، ۳۶، ۳۳،
۵، ۵۸، ۶، ۶۲، ۶۴، ۶۶، ۶۸
۷، ۷۲، ۷۴، ۷۶، ۷۸، ۸۰، ۸۲،
۸۵، ۸۹، ۹۳، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۳،
۱۱، ۱۸

گٹس سچ ۱۵ '۲۳' ۳۷ '۴۳' ۵۱
۵۸ '۶۱' ۶۳ '۶۵' ۶۶ '۶۸' ۷۰
۷۲ '۷۴' ۷۶ '۷۹' ۸۰ '۸۳' ۸۵
۹۰ '۹۳' ۹۹ '۱۰۲' ۱۰۴ '۱۰۶' ۱۱۱
گٹس گھمار ۱۰۴ '۱۰۶' ۱۰۷ '۱۰۸' ۱۱۱

کتاب ادب — دیوان ادب
کتاب حسرت ۳
کتاب حس — دیوان حس
کتاب داری ۹۱
کتاب ورا — دیوان ورا
کتاب سور — دیوان سور
کتاب معان — دیوان معان
کتاب فائز — دیوان فائز
کتاب مر — دیوان مر
کتاب ناسخ ۱۱۱
کتاب انصاف — دیوان انصاف

ک

کردری — مذکره ریحہ دوساں
گل — گل راء

تصحیح و استدراک

— — —

(اس صحب نامے میں ماورد رعبہ کی رہ ولی علماں جو نادی سال سے چھہ میں
آجانی میں، رک کر دی گئی میں اور سے حاسہ مراد لانا ہے)

صفحہ	عاط	صحیح
ص ۱ سط ۸	سرب او، نالی	سرب ار تعالیٰ،
۵ ۵	دوہ	دوہ
۱۲ ۱	حمیں	حمیں
<p>حمیں (اصل میں حمیں ہی ہے لیکن ہوا حاحے کوئی اسلافط حر محزل الاوسط ہر حر نیکہ حمیں کو ساط فہمی سے کاتب حمیں لکھہ سکھا ہے، اور ہے یہی وہ محزل الاوسط، اس بنا ر ہی رائے میں میں کے اندر حمیں لکھا حاحے)</p>		
۱۳ ۱	نقط	نقط
<p>نقط (اصل میں نقط ہی ہے مگر وہ ضبط کی تصحیف ماموم ہوئی ہے)</p>		
۲۱ ۱	اب	آب
۲۳ ۱	حر آ	حصوئاً
۱۲۳ ۱	حرکت دوم (۱) اسب	بحرکت دوم اسب
۳۵ ۱	اسب	طعب
۲۳ ۱		
<p>(اصنافہ کرو) و احد لدعلی ہاسمی در محزل المراتب (۱۶۳ ب) گفہہ «حواہہ ہر دود، رحمہ اللہ علیہ، وی سر حاب حواہہ محمد باصر اسب ساسلہ اسبان بحصوب مہاء الدین نقسندہ، فلدس سرہ، مرسلہ نادرین مرسلہ سبح سہ اللہ گاشن اسب کہ آبدہ</p>		

اتصارکده کتب و الاسه

۱۴۸

۸

نعمی --- مجموعه نعمی

تکات السعرا ۱۴ ۲۲ ۲۳ ۳۶

۳۳ ۳۴ ۶ ۶۸ ۷ ۷۳

و

واردات ۳۷

۳۶

۱	۹	۱۸	۱۶	۱۵	۳	۲	۵
۲۳	۲۳	۱۸	۱۵	۱۳	۱۲	۱۱	

صفحہ	علاط	صحیح
۹۳	محی	محی
۸		
۹۳	محی	محی
۵		
۹۴	الامدس	الامدس (مگر اصل میں فلاس ہی ہے)
۸		
۹۸	طوطاے	طوطے (مگر اصل میں طوطے ہی ہے)
۱۵		
۹۹	محی	(اصافہ کرو) تاریخ م و ناب اردو ۷
۵		
۱	محی	(اصافہ کرو) عسکری ۲، ۸، تاریخ ہر
۵		اردو ۸۵، داسان تاریخ اردو ۱۳
۱۳		(اصافہ کرو) نوسان اودھ ۱۱۱
۳		
۱۳		() تاریخ ہر اردو ۹۷
۴		
۱۴		() تاریخ داسان اردو ۱۵۳
۵		
۱۸	محصر	محصر
۱۸		
۱۱۹	صفای	صفائی
۷		

تصحیح ذیل

ادبوں	ادبوں	۲	۱
۲			
۱۳	راع	۴	
۲۵	نصص	۷	
۵۲	رحہ	۷	
۵۷	۲، ۹۲	۴	ح
۵۸	سہ ہجری	۵	
۱۱۶	Dictionary	۱۳	و

صحنه	عاط	صحیح
		د کرس در حرف کاف خواهد آمد در دهلی لاکه در تمام هندوستان بطور خود نداشت ملکی و در صورت ابدان و شاهی بود خانه حلقان کمال اسماع و فروری داسه خداس سامررد دیوان هندی و او مسطور است حاجب بان است و زبان فارسی در دیوان رب داد لکن نسبت هرح و مرح دهلی که دران وب ر داده بود، حد سفر که ارگمه اسان بدست آمده بود، الف سیدند فد اسان را ربار جوده مهاب شهاب برگانه محال نارمند بدول ی فرمودند «
سمه	شه	۳۵ ۳
هو ۱۳	هوگا	۵۷ ۱۵
(اضافه کرو) رساں اوده ۹۶، تاریخ موبات اردو ۸۵		۵۸ ۳ح
(دو) وفای ابوالعلائی در کلمه الارہیں (ص ۱۷۱ ۱۷۸، مطاع معنی، گاء، ۱۳۵) ذکر فصلی ارسا رکن الدین عسی آورد و در خصوص وفای کلمه که عسی رور نکسته بود طبر عظم ماء حمادی الاولی سال یکم رار و دو صد و سه هجرى در عظم آباد فوت شد «		۶۳ ۸ح
مخنده	مخود	۶۵ ۳ح
	(۱)	۸۳ ۳
(اضافه کرو) تاریخ موبات اردو ۵۴		۸۵ ۳ح
۳ ود	۱ ود	۹ ۲۱ح
ودنگر	ردنگس	۹۱ ۱ح